



خواتین کے لئے

دستی نثر

محترمہ ساجدہ بتول

پرنسپل مدرسۃ البنات گلشن زہرا

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98116

نام کتاب	درس قرآن
مؤلفہ	محترمہ ساجدہ بتول
پہلی بار	فروری 2007ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
طابع	محمد شفیق مجاہد
ہدیہ	=/300 روپے
صفحات	576

ملنے کا پتہ

**شبیر برادریز**

اردو بازار لاہور



إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

﴿سورة الاحزاب آیت 56﴾



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ



# انتساب

ازواج النبی اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

کے نام

خاکِ پائے بتول

ساجدہ بتول

# نذیر عقیدت

بمضور سیدۃ النساء العالمین

حضرت فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا

خاکِ پائے بتول

ساجدہ بتول

# فہرست

۴۷	وسیلہ شرک نہیں		<b>پہلا درس</b>
۴۹	وہابی دیوبندی ایک ہیں	۲۵	<b>تصور توحید</b>
۵۰	حضور حاکم ہیں	۲۶	درس کا موضوع
	<b>دوسرا درس</b>	۳۰	مشرک کون ہے
۵۹	<b>بندگی</b>	۳۳	شرک کی اقسام
۶۰	اللہ کی بندگی	۳۴	مشرکین کے بارے قرآنی حکم
۶۰	خالص اللہ ہی کی عبادت	۳۵	نذاشرک نہیں
۶۱	نماز کی فرضیت	۳۶	صحابہ کا عمل
۶۲	خالص عبادت کی مثال	۳۹	دین سے دور
۶۲	قرب خداوندی کا ذریعہ	۴۰	توحید کا معنی
۶۳	نماز کی ادائیگی کا	۴۱	توحید کا اعلان
۶۴	عبادت کے فوائد	۴۲	وحدانیت کا ذکر
۶۵	امت رسول	۴۴	اللہ بھی رسول بھی
۶۶	حضور کا ارشاد		اللہ نے دوسروں
۶۷	بے نمازی کے لئے وعید	۴۴	کے بارے فرمایا
	غیر اسلامی رسمیں مالک	۴۶	حقیقی رازق اللہ ہے



۸۲	اللہ کا بندوں پر حق	۶۸	حقیقی کے سامنے نہیں جھکتیں
۸۳	اللہ کا خیال	۶۹	مقام بندگی کیا ہے؟
۸۳	دل کو مرکز انوار نہاد	۶۹	عبد ہونا افضل ہے
۸۵	نوافل کے ذریعے قرب خدا	۷۰	خالص بندگی کونسی ہے
۸۶	ذکر بھی کرو و رو بھی پڑھو	۷۱	قرب کیسے حاصل ہو
۸۷	آخری بات	۷۱	اعمال کا دار و مدار
	<b>تیسرا درس</b>	۷۲	ایک اور حدیث ہے
۸۸	<b>اطاعت رسول</b>	۷۳	عبادت میں اخلاص
۸۹	خطبہ	۷۳	اللہ کو کیسے پکاریں
	اللہ اور رسول سے منہ نہ پھیرو	۷۵	عمل رضائے الہی کیلئے کرو
۹۲	خوف کی وجہ سے اطاعت	۷۶	عبادت کی حفاظت
۹۳	اطاعت محبت سے ہو	۷۷	خیرات کرنا ایسا عمل ہے
۹۳	اللہ کی اطاعت کیسے ہو سکتی	۷۸	تلاوت قرآن کرتی رہو
۹۶	منافقین کی تردید	۷۹	آنکھوں کی بندگی
۹۷	میرے محبوب کو دیکھو	۷۹	امام غزالی کا قول
۹۹	یہ حکم خدا ہے	۸۰	احکام الہی کی پابندی
۱۰۰	جہاں سے نماز چھوڑو		روحانی بندگی کیسے کریں
	اطاعت اور عبادت ضروری ہے	۸۰	بندگی کیا ہے

۱۴۸	اللہ کے سوا مددگار	۱۰۲	اطاعت رسول قرب خدا کا ذریعہ
۱۵۲	اللہ کی حمد	۱۰۳	حدیث مبارکہ
۱۵۶	منافق اللہ کی عزت نہیں کرتے	۱۰۴	ایمان والوں کیلئے حکم
	<b>چوتھا درس</b>	۱۰۴	ہم ایمان والے ہیں
۱۵۹	<b>فضائل تبلیغ</b>	۱۰۷	حضور کی حاکمیت
۱۶۰	خطبہ	۱۰۹	ترک سنت حرام ہے
۱۶۴	نیکی کی راہ اختیار کرو	۱۰۹	اللہ اور رسول کا حکم
۱۶۶	بہترین اُمت		اطاعت رسول سے کس
۱۶۹	تبلیغ فرض کفایہ ہے	۱۱۲	نے منہ پھیرا
۱۷۰	تبلیغ حکم قرآن ہے	۱۱۴	رسول کی اطاعت
۱۷۰	اپنے گھر کو درست کر لو	۱۲۱	یہ بہتان ہے
۱۷۱	انبیاء نے اپنوں کو تبلیغ فرمائی	۱۲۱	اہل سنت کا عقیدہ
۱۷۱	آج کے مبلغ	۱۲۷	اللہ کی عطا نبی کی عطا
۱۷۲	اگر تم سچے ہو	۱۳۲	اللہ کے ساتھ حضور کا ذکر
۱۷۳	خواجہ اجمیری نے تبلیغ فرمائی	۱۳۴	محبوب اور محبت
۱۷۹	نیکی اور بھلائی کے کام	۱۳۵	واقعہ معراج اور قرب خدا
۱۸۱	برائی کے کام	۱۳۶	میدان محشر کا منظر
۱۸۲	تبلیغ احسن عمل ہے	۱۳۷	اللہ اور رسول ساتھ ساتھ

۲۰۰	حضور جانتے ہیں	۱۸۳	حدیث مبارکہ
۲۰۱	قومِ عاد کا واقعہ	۱۸۴	اپنا احتساب ضروری ہے
۲۰۲	ایک اللہ کو پوجیں	۱۸۴	تبلیغ کی فضیلت
۲۰۳	زمانے کا دستور		ہماری دعائیں کیوں
۲۰۴	شراب و کباب کا دلدادہ	۱۸۵	قبول نہیں ہوتیں
۲۰۴	مہینہ یونہی گزر گیا	۱۸۶	قرآن و سنت پر عمل کرنا ہوگا
۲۰۴	ظاہر طور پر دعا قبول ہوگی	۱۸۸	پانچ خصوصیات
۲۰۵	قومِ عاد خوش ہوگئی	۱۸۸	مطالعہ ضروری ہے
۲۰۶	انسان ک فطرت	۱۹۰	تبلیغ کیسے ہو
۲۰۷	رحمت آرہی تھی	۱۹۰	آخری بات
۲۰۷	سیاہ بادل چھا گیا		<b>پانچواں درس</b>
۲۰۸	سورۃ الحاقہ میں ذکر	۱۹۵	<b>سورۃ الفجر کے احکام</b>
۲۰۸	قومِ عاد تباہ ہوگی	۱۹۶	خطبہ
۲۰۹	قومِ ثمود کا واقعہ	۱۹۷	والفجر سے کیا مراد ہے
۲۱۰	ثمود میں نبی بھیجا	۱۹۷	دس محرم کے خاص واقعات
۲۱۱	حضرت صالح کو جھٹلایا	۱۹۸	اللہ اور مخلوق
۲۱۲	اونٹنی برآمد ہوئی	۱۹۸	عقلمند تسلیم کرتے ہیں
۲۱۳	اللہ کی نشانی	۱۹۹	قومِ عاد کے ساتھ کیا گیا

۲۴۷	حضرت ابوطالب کی آغوش	۲۱۳	اقرار بن سالف کا ظلم
۲۵۵	یتیم کے ساتھ حسن سلوک	۲۱۴	سورۃ بنی اسرائیل میں بیان
۲۵۶	سائل کے ساتھ حسن سلوک	۲۱۵	زلزلے کا عذاب
۲۵۷	اوپر والا ہاتھ بہتر ہے	۲۱۶	مردوں سے خطاب
	حضور بہت زیادہ عطا	۲۱۸	جو نعمتوں پر شکر نہ کرے
۲۵۷	فرمانے والے	۲۱۹	آزمائش پر شکر کر
۲۵۸	نعمت کا چرچا کرو	۲۲۰	یتیم و مسکین کے حقوق
۲۶۰	حضور کا چرچا اللہ نے فرمایا		

## چھٹا درس

### سورۃ الضحیٰ

	<b>ساتواں درس</b>	۲۳۰	
۲۶۲	درود شریف کی فضیلت	۲۳۱	خطبہ
۲۶۳	خطبہ	۲۳۲	وحی نہ آنے کی وجہ
۲۶۴	فضیلتِ درود میں احادیث	۲۳۶	زمانے کو برانہ کہو
۲۶۶	رحمتیں حاصل ہوتی ہیں	۲۴۲	اللہ محبوب کو راضی کرے گا
۲۶۷	اللہ کو راضی کرنے کا نسخہ	۲۴۳	حضور امت کیلئے مہربان
	درود حضور سماعت	۲۴۴	قیامت کے دن
۲۶۸	فرماتے ہیں	۲۴۵	حضور معاف کروا رہے ہیں
۲۶۹	بروزِ قیامت نور ہوگا	۲۴۶	آغوشِ رحمت میں جگہ دی
۲۶۹	پریشانیوں کا علاج	۲۴۷	حضرت ابوطالب کی کفالت

۲۸۲	دنیا میں بھی آخرت میں بھی	۲۷۰	یہ پریشانی میں کیا کریں
۲۸۳	آل پاک درود میں شامل ہے	۲۷۱	دُعا محبوب رہتی ہے
	<b>آٹھواں درس</b>	۲۷۱	حجاب ختم ہو جاتا ہے
۲۸۴	<b>مرج البحرین</b>	۲۷۲	درود پاک نفاق ختم کرتا ہے
۲۸۵	خطبہ	۲۷۳	حضرت حوا کا حق مہر
۲۸۶	جو انان جنت کے سردار	۲۷۳	قربت حاصل کیسے ہوگی
	حسین سرداران	۲۷۴	یہ خیال غلط ہے
۲۸۷	جو انان جنت	۲۷۵	یہ جہالت ہے
۲۸۸	تمام جنتی جوان ہوں گے	۲۷۵	شیطانی ہتھکنڈے
۲۸۸	حدیث پاک		حضور کی زیارت نہ
۲۸۹	حدیث کی شرح	۲۷۶	کر سکے گا
۲۹۰	ایک اور حدیث پاک	۲۷۷	حضور کی قربت
۲۹۱	حدیث شریف		حضور کی شفاعت
۲۹۳	شان حسین	۲۷۹	فرمائیں گے
۲۹۳	شان حسن	۲۷۹	فرشتے لکھ لیتے ہیں
۲۹۴	جس نے انہیں غضبناک کیا		فرشتے گھیرے میں
۲۹۵	اس نے خدا کو غضبناک کیا	۲۸۰	لے لیتے ہیں
۲۹۵	حسین سے محبت کرو	۲۸۱	سوحا جنتیں پوری ہوتی ہیں

	حضرت خدیجہؓ سے		مقامِ حسنین عمر فاروق
۳۱۱	نکاح کی برکت	۲۹۶	کی نظر میں
	حضرت صفیہؓ کے	۲۹۷	حضرت عمر کو جلال آگیا
۳۱۱	نکاح کی برکت	۲۹۸	حسین کا احترام
۳۱۲	ام حبیبہؓ کا نکاح	۳۰۰	اگر ہم چاہتے ہیں
۳۱۲	حضرت جویریہؓ کا نکاح		<b>نواں درس</b>
۳۱۲	حضرت میمونہؓ کا نکاح	۳۰۱	عظمتِ امہات المومنین
۳۱۳	حضرت زینبؓ بنت جحش	۳۰۲	خطبہ
۳۱۳	دوسری شادی کا مسئلہ	۳۰۳	مسلمانوں کی مائیں
۳۱۴	عظیم ماؤں کا ذکر	۳۰۴	ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہیے
۳۱۵	حضرت ابوطالبؓ مومن تھے	۳۰۴	مومن کا فرض
۳۱۶	ایمان کو چھپایا	۳۰۵	انفرادی شان و عظمت
۳۱۶	خطبہ نکاح اعلانِ ایمان	۳۰۵	ازوانِ نبی کے لئے انعام
۳۱۷	مشرک کا ذبیحہ حرام ہے		ازواجِ رسول کی
۳۱۷	غم کا سال	۳۰۶	ایک اور خصوصیت
۳۱۸	حضرت خدیجہؓ کا ایثار	۳۰۷	اللہ اور رسول کی لعنت
۳۱۹	حضرت خدیجہؓ کی سہیلیاں	۳۰۸	ازواجِ رسول کا مقام
۳۱۹	دنیا و آخرت میں بیوی	۳۰۹	اعتراض کا جواب

۳۳۹	حضور جانتے ہیں	۳۲۱	حضور اور عائشہؓ
۳۳۹	فرشتے ہر جگہ موجود ہیں	۳۲۳	مشکل حل فرمادینے والیاں
۳۲۱	کراما کاتبین	۳۲۳	ام المؤمنین حضرت حفصہؓ
	فرشتوں سے زیادہ		<b>دسواں درس</b>
۳۲۱	کوئی مخلوق نہیں	۳۲۶	فرشتے اور ان کے امور
۳۲۲	فرشتوں کے امور	۳۲۷	خطبہ
۳۲۲	عبادتِ خداوندی	۳۲۸	فرشتوں پر ایمان لانا
۳۲۲	تین باتیں	۳۲۸	حدیث پاک میں ہے
۳۲۲	عظمتِ جبرائیل	۳۲۹	قرآن میں فرشتوں کا ذکر
۳۲۵	جبریل حضور کے وزیر	۳۳۱	نسلِ آدم کی خصوصیت
۳۲۷	قرآن میں جبریل کا ذکر		فرشتے مغفرت
۳۲۷	حضرت جبریل کی ہیبت	۳۳۳	طلب کرتے ہیں
۳۲۸	چھ سو پروں کے مالک		فرشتے مومن تہ
۳۲۹	موتیوں کے پر	۳۳۵	محبت کرتے ہیں
۳۲۹	موتیوں کی پٹی	۳۳۶	نور کی مخلوق
۳۵۰	جبریل کا سراپا	۳۳۷	سب سے اعلیٰ نور
۳۵۰	جبریل کا روحانی تعارف	۳۳۸	نورِ عزت سے تخلیق
۳۵۰	جبریل کی فضیلت	۳۳۸	ملائکہ کی تعداد

	۳۵۱	عرش کاندھے پر	حضور کی جبریل سے گفتگو
۳۶۴	۳۵۳	لوح محفوظ پیشانی پر	جبریل حضور کا خادم
۳۶۵	۳۵۳	بارگاہ رسالت کا ادب	دعاؤں کا نگران
۳۶۵	۳۵۴	اسرائیل کی ڈیوٹی	فرشتے رور ہے ہیں
۳۶۶	۳۵۵	حضرت اسرائیل کی تسبیح	انسان بے خوف ہے
۳۶۷		پہلا سجدہ گزار	اللہ کے خوف سے
۳۶۷	۳۵۵	حضرت عزرائیل	رور ہے ہیں
۳۶۸		کافر کو مار پڑتی ہے	جبریل سب سے پہلے
۳۶۹	۳۵۶	مومن پر رحمت	حساب دیں گے
۳۷۰	۳۵۶	منفرد شان و عظمت	جبریل اہل بیت کے خادم ہیں
۳۷۰	۳۵۷	جبریل واپس ہو گئے	میکائیل کہنے کی وجہ
۳۷۱	۳۵۸	میکائیل کی واپسی	حضرت میکائیل
۳۷۱	۳۵۸	زمین کو جواب	حضور کی بارگاہ میں
۳۷۳	۳۵۹	ملک الموت روزانہ آتا ہے	فرشتے غزوة بدر میں
۳۷۳	۳۶۱	مومنوں پر رحمت	حضرت میکائیل کی گواہی
۳۷۴	۳۶۲	حضرت ابراہیم کے لئے بشارت	حضرت اسرائیل
۳۷۵	۳۶۲	کفار کی روہیں کیسے قبض کرتے ہو	حضرت اسرائیل کا سراپا
۳۷۵	۳۶۳	حضرت ابراہیم بیہوش ہو گئے	حضرت اسرائیل کی آواز



۳۹۷	شانِ نزول	۳۷۸	عزرائیل اور موسیٰ
۳۹۸	اہل بیت کون ہیں؟	۳۷۹	ملک الموت بارگاہِ الہی میں
۴۰۰	آیت مہلبہ	۳۸۱	بارگاہِ نبوت کا احترام
۴۰۱	مہلبہ میں چاروں نفوس قدسیہ	۳۸۲	اللہ کو ملنے کا اشتیاق ہے
۴۰۳	جو اہلبیت کے حق میں بہتر ہو		سیدہ فاطمہ کی روح
۴۰۴	امتی کا کیا حق ہے	۳۸۳	اللہ نے قبض کی
۴۰۵	رسول کا گھرانہ	۳۸۵	بارش کا فرشتہ
۴۰۵	قرآن حکم دیتا ہے	۳۸۵	حضور جانتے ہیں
۴۰۵	بہت سے لوگ	۳۸۶	بادلوں کا فرشتہ
۴۰۶	ابوبکر صدیق اور محبت اہلبیت	۳۸۸	صحابی دربارِ رسول میں
۴۰۶	غلامی کا حق ادا کر دیا	۳۸۸	رحمت نہیں ملتی
۴۰۷	انبیاء اور محبت اہل بیت	۳۸۹	رعد تسبیح کرتا ہے
۴۰۸	رجس کو دور کر دیا	۳۹۰	رعد کی حقیقت
۴۰۸	دوسرا خاصہ		<b>گیارہواں درس</b>
۴۱۰	اہلبیت کی تیسری خصوصیت	۳۹۲	عظمت اہل بیت اطہار
۴۱۱	چوتھی خصوصیت	۳۹۳	خطبہ
۴۱۱	قرآن اور اہلبیت ساتھ ساتھ	۳۹۴	یہ آیت ازواج و اولاد کے لئے
۴۱۲	اہلبیت سفینہ نوح	۳۹۵	خطبہ حجۃ الوداع
۴۱۳	ایک اور خصوصیت	۳۹۶	وہ شخص گمراہ ہے

۴۲۳	اہلبیت کو اونچا مقام دو	۴۱۳	محبت عمر سے بڑھتی ہے
۴۲۴	اہلبیت کے لئے صدقہ نہیں	۴۱۴	اہل بیت کی دوستی
۴۲۵	سیدزکوٰۃ نہیں لے سکتا	۴۱۴	محبت اہلبیت جنت کا راستہ
۴۲۶	ایک اور خصوصیت	۴۱۵	شہادت کی موت
۴۲۸	آل سے محبت کرنا فرض ہے	۴۱۶	شہادت وہ بھی ہے
	<b>بارہواں درس</b>	۴۱۶	دشمن اہلبیت جہمی ہے
۴۲۹	<b>منافقین کا انجام</b>	۴۱۷	یہ بھی آل کا خاصہ ہے
۴۳۰	خطبہ	۴۱۷	بریرہ کا واقعہ
۴۳۰	ہر چیز کا جوڑا بنایا	۴۱۸	حضور کا خطبہ
۴۳۰	منافق کون ہوتا ہے	۴۱۸	مجھے فخر نہیں
۴۳۴	منافق کی پہچان	۴۱۹	پہلے شفاعت اہلبیت کی ہوگی
۴۳۶	مومن کی پہچان	۴۲۰	یہ بھی خصوصیت ہے
۴۴۱	ایمان والا کون		حسین رسول
۴۴۵	حضور قاسم ہیں	۴۲۰	کے کاندھوں پر
۴۵۶	منافقین کی مسجد		حضور کھڑے ہو کر
۴۵۷	منافقین کی شرارت	۴۲۱	استقبال کرتے ہیں
۴۵۸	منافقین کی پلاننگ	۴۲۲	ہم صحابہ کو مانتے ہیں
۴۵۹	منافقین کی دعوت	۴۲۳	خارجیوں سے بچو

۴۸۷	ولی کی شان	۴۶۰	مسجد گرانے کا حکم
۴۸۸	گائے کی خصوصیت	۴۶۵	منافقین کا عقیدہ
۴۹۰	ہمارا عقیدہ	۴۶۸	نبی کا کام
۴۹۳	ولیوں کا کتاب جنتی	۴۷۰	سچی توبہ کر لو
۴۹۵	ولی کا وسیلہ	۴۷۱	منافق کی نشانی
۴۹۷	سوقل کرنے والا		<b>تیرھواں درس</b>
	<b>چودھواں درس</b>		<b>شان اولیاء</b>
۵۰۱	<b>موت کی یاد</b>	۴۷۳	<b>و ایصال ثواب</b>
۵۰۲	خطبہ	۴۷۴	خطبہ
۵۰۳	موت موت میں فرق	۴۷۴	مکمل ضابطہ حیات
۵۰۴	ہرجان کو موت	۴۷۶	صراطِ مستقیم
۵۰۵	اللہ کے پیاروں کی موت	۴۷۶	انعام یافتہ کون
۵۰۶	حضور زندہ ہیں	۴۷۹	بچوں کے ساتھ ہو جاؤ
۵۰۶	موت کے بعد زندگی	۴۸۰	شہید زندہ ہے
۵۰۷	موت کہیں بھی آسکتی ہے	۴۸۱	صالحین کون ہیں
۵۰۸	موت کو یاد کیا کرو	۴۸۲	پاکیزہ زندگی
۵۰۸	موت کو اکثر یاد کرو	۴۸۵	ولیوں کی راہ صراطِ مستقیم ہے
۵۱۰	اگر موت کو یاد رکھیں	۴۸۶	اللہ نے اختیارات دیئے

۵۲۳	موت سے پہلے موت	۵۱۰	موت برحق ہے
۵۲۶	منافق کی موت	۵۱۲	رحمتِ الہی کا ذکر
۵۲۷	جب مومن فوت ہوتا ہے	۵۱۳	نیکیوں کی چاہت
۵۲۷	اللہ والوں کی موت	۵۱۳	موت کی یاد گناہوں کو مٹاتی
۵۲۸	وصالِ خواجہ اجمیری	۵۱۴	جسے موت یاد نہیں
۵۲۹	موت کی دو اقسام	۵۱۴	دانا شخص کی نشانی
	<b>پندرہواں درس</b>	۵۱۵	موت نصیحت ہے
۵۳۱	<b>قیامت کا دن</b>	۵۱۵	حضرت عیسیٰ کا واقعہ
۵۳۲	خطبہ	۵۱۶	جانور موٹے نہ ہوتے
۵۳۲	قیامت کا دن	۵۱۶	شہداء کے ساتھ ہوگا
۵۳۳	قیامت کب آئے گی	۵۱۷	دل کی سختی کا علاج
۵۳۵	جب آسمان پھٹے گیا تو کیا ہوگا	۵۱۸	قبر ہر روز یاد کرتی ہے
۵۳۵	اللہ کی نشانی	۵۱۹	قبرسات مرتبہ آواز دیتی ہے
۵۳۶	پہلے حضور تشریف لائیں گے	۵۲۰	فرشتوں کی آواز
۵۳۷	سورہ تکویر پڑھا کرو	۵۲۲	حضرت عیسیٰ موت کا ذکر
۵۳۷	سورج سیاہ ہو جائے گا	۵۲۲	امام حسن کی محفل
۵۳۹	صور کیا ہے	۵۲۳	آخرت کی آسانی
۵۴۰	پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے	۵۲۳	لذت سے پانی نہ پیو

۵۲۰	قیامت دور نہیں	۵۲۳	فرشتوں کی ہیبت
۵۲۰	فرمانِ رسول ہے	۵۲۳	قیامت کو جھٹلانے والا
۵۶۱	سورج ایک میل کے فاصلہ پر	۵۲۴	دیدارِ الہی سے محروم
۵۶۲	مومنین سجدہ کریں گے	۵۲۵	محشر کا دن
۵۶۲	حضور کی رحمت کام آئے گی	۵۲۷	مومن مسکرائیں گے
۵۶۳	سب بارگاہِ رسالت میں	۵۲۹	دیدارِ الہی کی خوشی
۵۶۴	اللہ حضور کی رضا چاہتا ہے	۵۲۹	دو جنتیں
۵۶۴	حمد کا پرچم حضور کے ہاتھ میں	۵۵۰	جنت انعام ہے
۵۶۵	یہ اللہ کا انعام ہے	۵۵۰	افسردہ چہروں والے
۵۶۶	حضور کا کرم ہوگا	۵۵۱	یہ یوں ہو سکتا ہے
۵۶۷	ہماری بھی ذمہ داری ہے	۵۵۲	جہنمیوں کا کھانا
	وما علینا الا البلاغ المبین	۵۵۴	قیامت میں دو گروہ
		۵۵۵	قیامت کے دن کیا ہوگا
		۵۵۶	زمین کا حال کیا ہوگا
			میدانِ عرفات
		۵۵۷	میدانِ قیامت
		۵۵۸	اعمال نامہ ملے گا
		۵۵۹	موت نہ ملے گی

# دیباچہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اپنے پیارے محبوب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مجھے ہمت عطا فرمائی کہ میں اسلامی بہنوں اور اپنی اصلاح کے لئے درس قرآن کا یہ مجموعہ تالیف کر سکی۔

اس سے قبل میں نے خواتین اسلام کے لئے ”خواتین کی محفل میلاد“ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جسے الحمد للہ اسلامی بہنوں نے بہت پزیرائی بخشی اسی پزیرائی کو دیکھتے ہوئے میرا حوصلہ بڑھا اور میں نے خواتین کے لئے درس قرآن اور خواتین کے لئے درس حدیث کے عنوان سے دو کتابیں تصنیف کرنے کا کام شروع کر دیا یہ کام بہت اہم اور نہایت ذمہ داری کا کام تھا میں نے بہت سی کتب کا مطالعہ کیا اور ان سے اہم حوالہ جات جمع کرتی رہی۔

پیاری بہنو! میں نے جن موضوعات کو ان کتب میں بیان کیا ہے وہ

اس عہد کی اہم ضرورت ہیں بالخصوص عقائد اہل سنت کے حوالہ سے اس دور میں بہت زیادہ سوالات اٹھائے جاتے ہیں میں نے کوشش کی ہے کہ ان سوالات کے جوابات بھی دے دیئے جائیں اور اپنے عقیدہ کی حقانیت کو قرآن و احادیث کی روشنی میں ثابت کیا جائے تاکہ ہماری وہ بہنیں جو اسلامی کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتیں ان تک درس کے ذریعہ اور محافل کے ذریعے پیغام پہنچایا جاسکے۔

آج کا دور میڈیا کا دور ہے اور یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اہل سنت کے مخالف فرقوں نے ہر میدان میں اپنے غلط اور باطل عقیدوں کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کر رکھا ہے بالخصوص خواتین کے لئے درس قرآن کے عنوان سے محافل کا انعقاد اور ان محافل میں قرآن کریم کی آڑ میں اہل سنت کے عقائد کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اہل سنت و جماعت کے عقائد قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اور اہل سنت کا عقیدہ محض رسوم پر مبنی ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

درس قرآن میں یہ مبلغات توحید کی آڑ میں اللہ کے پیارے محبوب حضور سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہونے والی عظمت و شان کا انکار کرتی ہیں اور میلاد مصطفیٰ کے خلاف زہرا گلتی ہیں اور بڑے بیٹھے بیٹھے انداز میں اہل سنت خواتین کو

اپنے جال میں پھانس لیتی ہیں۔ درسِ قرآن اور قرآن خوانی کے حوالہ سے جمع ہونے والی اہل سنت خواتین اپنی سادگی اور بھولپن کی وجہ سے ان کے جال میں آ جاتی ہیں میلاد اور ایصالِ ثواب کی محافل کی بجائے قرآن خوانی اور درسِ قرآن کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اہل سنت کی محافل میں نعت خوانی کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اس لئے یہ مبلغات خواتین کو درسِ قرآن کی طرف راغب کر لیتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ نعت و منقبت کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے اور مبلغہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر اپنے عقیدے کی اشاعت شروع کر دیتی ہے ان کا توڑ یہی ہے کہ اہل سنت و جماعت کی پڑھی لکھی خواتین اور مدارسِ عربیہ سے فارغ التحصیل ہونے والی طالبات اپنے علاقہ میں محافلِ میلاد میں درسِ قرآن اور درسِ حدیث کا سلسلہ شروع کریں تاکہ یہ بد عقیدہ مبلغات اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

اس بات سے کوئی اسلامی بہن انکار نہیں کر سکتی کہ ہمیں اسلام کے بنیادی، اصولی اور ضروری مسائل سے اُس حد تک آگاہی نہیں جو کہ ایک مسلمان عورت کو ہونی چاہیے اس لئے یہ بات الہتائی اہم ہے کہ ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں مسائلِ ضروریہ سے بھی آگاہ ہوں اور اپنے سچے عقیدے سے بھی واقف ہوں تاکہ اگر کوئی بد عقیدہ مبلغہ کسی بھی محفل میں اپنے عقیدہ کی نشر و اشاعت کرنا چاہے تو اسے دلائل سے روک سکیں۔

یہ کتاب لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ اسلامی بہنیں قرآن و حدیث کے



احکامات سے بھی واقفیت حاصل کریں اور اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا فریضہ بھی سرانجام دے سکیں۔

میں نے اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدہ اہل سنت کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے امید ہے کہ اسلامی بہنیں میری پہلی کتاب ”خواتین کی محفل میلاد“ کی طرح اس کتاب کو بھی پزیرائی بخشیں گی۔  
فی الحقیقت یہ میرے والد گرامی حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تصرف ہے کہ میں تحریر کے دشوار گزار مراحل طے کر سکی۔

اسلامی بہنوں سے میری التجا ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو میری رہنمائی فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اُسے درست کر دیا جائے۔  
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی چادرِ تطہیر کے صدقہ سے میرے گناہوں کو معاف فرمائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

ساجدہ بنت

دین قرآن

صور و رسم

## خُطْبَةٌ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

أِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## درس کا موضوع

پیارے اسلامی بہنو ! آج مسلمانوں میں تصورِ توحید مختلف

ازدہائیوں سے پیش کیا جا رہا ہے، آج کا درس قرآن اسی حوالہ سے ہے اور اس

میں یہی بتایا جائے گا کہ کیا حق ہے کیا باطل ہے ؟

کیا سچ ہے کیا جھوٹ ہے ؟

کیا صحیح ہے کیا غلط ہے ؟

آج فتوؤں کی بھرمار ہے کوئی مسلمان قرآن خوانی کروائے یا فاتحہ

دلوائے تو اسے مشرک کہہ دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہدیہ نعت پیش

کرتے تو اسے مشرک قرار دے دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ کہہ کر ندا

دے اُسے بھی مشرک قرار دے دیا جاتا ہے۔

پہلے شرک کے حوالہ سے ایک بات کر کے اپنے موضوع کی طرف

آتی ہوں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ☆

اللّٰهُ الصَّمَدُ ☆ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوَلَدْ ☆ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ

كُفُوًا اَحَدٌ ☆ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ .

میری عزیز محترم اسلامی بہنو ! میں نے آپ کے سامنے سورۃ

الاحلاص تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے

اپنی توحید بیان فرمائی ہے۔

سورة الاخلاص میں قرآن پاک کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور یہ  
 سورة مبارکہ نماز میں بھی دوسری صورتوں سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اس کی  
 وجہ یہ بھی ہے کہ اس مبارک سورة کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔  
 اس سورة کے فضائل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

ان اللہ جزء القرآن ثلاثہ. اجزاء فجعل قل هو  
 اللہ احد جزاً من اجزاء القرآن.

﴿مسلم شریف فضائل قرآن، حدیث نمبر ۱۷۸۴﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے تین حصے کئے اور سورة قل هو اللہ  
 احد. ان میں سے ایک ہے۔

یعنی سورة الاخلاص قرآن پاک کا تیسرا حصہ ہے اسی لئے محدثین  
 بیان فرماتے ہیں مرتبہ سورة الاخلاص پڑھنے سے مکمل قرآن پاک پڑھے  
 ہوئے کا ثواب ملتا ہے۔

عزیز بہنو ! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

اے محبوب ! آپ فرمادیں گے اللہ ایک ہے

عزیز بہنو ! یہی توحید ہے۔

اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے۔

اس کا کوئی شریک نہیں۔

اس کا کوئی سا جھے وار نہیں۔

اُس کا کوئی پائنتز نہیں۔

وہ واحد ہے اُس کی کوئی مثال نہیں۔

اُس کی کوئی نظیر نہیں۔

وہ خیالات سے ماورئی ہے اُس کی ذات کا احاطہ ہماری فہم نہیں کر

سکتی اُس کا ادراک ہماری آنکھیں نہیں کر سکتیں۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ

وہ پاک ہے۔ وہ ذات ہر عیب سے منزہ ہے۔ کوئی اُس کا شریک

بنے یا کسی کو سمجھے وہ مشرک ہے۔

## اہلسنت کا عقیدہ

عزیز بہنو ! ہمارا اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد

ہے و احد ہے اُحد ہے صمد ہے۔

آج ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ سنی مشرک ہیں وہ نبیوں، ولیوں کو

اللہ کا شریک سمجھتے ہیں۔

پیاری بہنو ! یہ اعتراض لغو ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے

چنانچہ آج کے اس درس میں یہی بات ہوگی کہ توحید کسے کہتے ہیں؟ تصورِ توحید کیا ہے اور توحید کو ماننے والے کون ہیں؟

جو لوگ اپنے آپ کو موحّد کہتے ہیں اور اہلسنت وجماعت کو مشرکین کی جماعت کہتے ہیں ان کا اپنا عقیدہ توحید کے بارے میں کیا ہے؟

## مُشْرک کون ہے

پیاری بہنو!

سب سے پہلے میں قرآن سے اُن کا ذکر کرتی ہوں جو مشرکین ہیں اور بیان کروں گی کہ اللہ تعالیٰ مشرکین کے بارے میں کیا حکم دیتا ہے اس سے پہلے ایک وہابی مصنفہ جمیلہ شاہین مغل کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں، اس خاتون نے ”التوحید“ کے نام سے ہی ایک کتاب لکھی ہے۔ کتاب کیا ہے؟ شرک و بدعت اور کفر و ضلالت کے فتوؤں کا ڈھیر ہے جس میں اس خاتون نے شرک شرک کی رُٹ لگائی ہوئی ہے۔

اس کتاب ”التوحید“ کی اکثر باتیں کتاب ”تقویۃ الایمان“ جو اسماعیل دہلوی کی لکھی ہوئی ہے اور کتاب ”التوحید“ جو ابن عبد الوہاب نجدی کی لکھی ہوئی ہے سے لی گئی ہیں۔

گویا کہ جمیلہ شاہین مغل نے محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کا اُگلا ہوا نکلنے کی کوشش کی ہے اور حیرانگی والی بات یہ ہے کہ قرآن

پاک کا غلط ترجمہ کر کے پشیمان نہیں ہوتی بلکہ ابلیس کی طرح اکڑتے ہوئے  
من مانا ترجمہ کرتی جاتی ہے اس کی کتاب کے چند اقتباسات پیش کرتی  
ہوں۔

التوحید کے صفحہ نمبر ۱۲۳ پر جمیلہ آیت اور اُس کا ترجمہ یوں لکھتی

ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ

وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.

ترجمہ !

جس کے دل کو مردہ کرنا ہو اس کے دل پر میں

غصہ سے مہر لگا دیتا ہوں اس کو میرے نبی بھی نہیں سنا

سکتے۔

﴿التوحید صفحہ ۱۲۳﴾

میں سوال کرتی ہوں جمیلاں بی بی سے کہ ایمانداری کے ساتھ

بتاؤ کہ جو تو نے ترجمہ کیا ہے وہ قرآن پاک کی اسی آیت کا ترجمہ ہے؟

اگر تیرا جواب ہاں میں ہے تو یہ انتہائی ظالمانہ اقرار ہوگا کیونکہ اللہ

تبارک و تعالیٰ کے کلام پاک کو اپنی رائے کے تابع کرنا انتہائی ذلالت اور

گمراہی ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس نے قرآن میں رد و بدل کیا اُس نے گفر کیا اور ایک دوسری



حدیث پاک میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔  
جو قرآن پاک کے ترجمے، تفسیر میں اپنی رائے ٹھونستا ہے اس پر  
قرآن لعنت کرتا ہے۔

اس نے اپنی کتاب میں شرک شرک کی رٹ لگا رکھی ہے چنانچہ صفحہ  
نمبر ۶۴ پر یوں تحریر کیا ہے۔

شہر شہر، قریہ قریہ، بستی بستی، جس طرح شرک و  
بدعت کی مشینیں نصب ہو چکی ہیں۔

﴿التوحید صفحہ ۶۴﴾

شرک کی فیکٹریاں شہروں میں دیہات میں،  
شاہراہوں پر اس کثرت سے کھل گئیں ہیں کہ ان کا  
وجود ملک و ملت کے لئے سوہانِ رُوح بن گیا ہے۔  
میناروں سے توحید کی بجائے شرک کی  
صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔

﴿التوحید صفحہ ۷۹﴾

پیارے بہنو! میں نے آپ کی خدمت میں وہابیوں کی ایک مبلغہ  
کے دو اقتباسات پیش کیے ہیں، ان میں اُس نے اہلسنت کے مدارس و  
اہلسنت کی مساجد اور اولیائے کرام کے مبارک آستانوں کو شرک کے ٹھکانے  
قرار دیا ہے۔ اور وہابیوں کے عقیدے کے مطابق اہلسنت کی مساجد کے

میناروں سے توحید کی بجائے شرک کی صدا میں بلند ہوتی ہیں۔

پیاری بہنو ! وہابیوں کا خیال ہے کہ اہلسنت کی مساجد اور مدارس میں شرک کی تعلیم دی جاتی ہے اور ہماری مسجدیں شرک کے گڑھ ہیں۔ اب میں اپنی بھولی بھالی سنی مسلمان بہنوں سے سوال کرتی ہوں کہ تم کتنی سادہ ہو کہ ان کے درس قرآن میں جا کر ان سے شرک جیسی بدترین گالی سن کر بھی انہیں اچھا سمجھتی ہو۔

پیاری بہنو ! ان کو اہلسنت کا عقیدہ شرک اور بدعت نظر آتا ہے حالانکہ ہم اہلسنت و جماعت شرک کے خلاف ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں خود کو شریک سمجھے یا کسی کو شریک سمجھے اُسے دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اب میں آپ کو شرک کی اقسام سے آگاہ کرتی ہوں۔

## شرک کی اقسام

عزیز بہنو ! شرک کی دو اقسام ہیں۔

ایک شرک فی الذات

دوسرا شرک فی الصفات

شرک فی الذات یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات میں کسی

دوسرے کو شریک کیا جائے۔

شُرک فی الصفات یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات میں دوسرے کو شریک مانا جائے۔

## مشرکین کے بارے میں حکم قرآنی

اللہ تعالیٰ مُشرکین کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ

نَجَسٌ.

اے ایمان والو! بے شک مشرک نرے ناپاک ہیں۔

﴿سورة التوبة آیت ۳۸﴾

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ارشاد فرمایا کہ مشرک

ناپاک ہیں اس سال کے بعد یہ بیت اللہ کے قریب نہ آنے پائیں۔

میں سوال کرتی ہوں کہ یہ وہابی اور وہابین سنیوں کو مشرک بھی کہتے

ہو اور انہیں مسجد حرام میں جانے سے روکتے بھی نہیں بلکہ تمام ارکان حج انہیں

﴿مشرک سنیوں﴾ کے ساتھ مل کر ادا کرتے ہیں۔

جس حجرِ اسود کو سنیوں نے چوما اسی کو تم بھی چومتے ہو۔

اگر تم میں کچھ غیرت ہے تو اپنی جماعت کے وڈیرے مولویوں سے

مطالبہ کرو کہ آئندہ حج کے موقع پر کوئی سنی ﴿مشرک﴾ مسجد حرام میں داخل

نہ ہونے پائے۔

شہزادہ عبداللہ کی خیرات پر پلنے والے مولویوں سے کہو کہ وہ حکومت سعودیہ سے یہ بات منوائیں کہ کسی سُنی کو بیت اللہ شریف کے قریب نہ جانے دیا جائے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا واضح اعلان ہے کہ مشرکوں کو اس سال کے بعد کبھی بھی قیامت تک مسجد حرام میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اگر تم یہ مطالبہ نہ کرو گی تو یقیناً اللہ کے حکم کے خلاف کرو گی۔

## ندا شرک نہیں

پیاری بہنو ! وہابی کہتے ہیں جو یا رسول اللہ کہتا ہے وہ مشرک

جس نے یا علی کہا وہ مشرک

جس نے یا غوث کہا وہ مشرک

جس نے یا معین کہا وہ مشرک

جس نے حضور کا میلاد کروایا وہ مشرک

جس نے بزرگوں کی فاتحہ دلائی وہ مشرک

جس نے غوث پاک کی گیارہویں کی کھیر پکائی وہ مشرک

یوں معلوم ہوتا ہے ان کا وظیفہ ہی مشرک ہے اور تسبیح کے ہر دانہ پر

مُشْرک مُشْرک کا ورد کرتے ہیں۔

﴿خطباتِ چشتیہ دوم ص ۲۰﴾

پیاری بہنو ! ندا شرک نہیں ہے کیونکہ اللہ کی عطا سے انبیاء، رسول

فرشتے اور اُس کے مقرب بندے اُس کی عطا سے مددگار ہیں،  
قرآن کہتا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ  
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ.  
بیشک اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک  
مومن مددگار ہیں۔

﴿سورة التحريم آیت ۴﴾

## صحابہ کا عمل

پیاری بہنو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا کہہ کر پکارنا درست ہے  
اور صحابہ کرام بعد از وصال نبوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے تھے جیسا  
کہ بخاری کی کتاب الادب المفرد میں یہ حدیث موجود ہے حضرت عبداللہ  
ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا تو انہیں کہا گیا کہ آپ سب سے پیاری  
شخصیت کا نام لیں۔

انہوں نے کہا ”یا محمد“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے ہی اُن کا پاؤں  
ٹھیک ہو گیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کا سن ہو جانا اور  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اُن کا اپنی محبوب ہستی کو یا محمد

کہہ کر پکارنا حیاتِ انبیاء اور نداءِ یارسول اللہ کے برعکس عقیدہ رکھنے والوں کو اپنے عقیدہ کی موت نظر آتا تھا اور پھر یہ روایت اُن کے امام بخاری کی کتاب میں موجود ہو تو اس سے بڑھ کر اُن کے عقیدہ پر ضرب کاری اور کیا ہو سکتی تھی۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا.

اور مُشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مُسلمان نہ ہو

جائیں۔

ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا.

اور مُشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔

﴿البقرة آیت ۲۲۰﴾

اب ان سے سوال کرتی ہوں کہ یارسول اللہ کہنے والے کو مُشرک

کہنے والو! سُنیوں سے رشتہ داری کیوں کرتے ہو؟

موجودہ عورت کو مُشرک مرد کے ساتھ نکاح کرنے سے قرآن روک

رہا ہے تو تم کیوں نہیں رُک رہے۔

کدھر جاتے ہیں وہ اُن کی کدھر توحید جاتی ہے

جہنم زار ہے اُن کی جدھر توحید جاتی ہے

نہیں توحید یہ صائم جو پیارے مصطفیٰ لائے  
یہ وہ توحید ہے جس پر رہیں ابلیس کے سائے  
عزیز بہنو! توحید کے نام پر پاکستان کو شکرستان بنانے کی کوششیں

جاری ہیں۔

قرآن پاک میں ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ.

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

﴿سورة الانعام آیت ۱۰۶﴾

سورة الحجر میں اللہ فرماتا ہے۔

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ.

تو اعلانیہ کہہ دو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں

سے منہ پھیر لو۔

پیارے بہنو! کبھی وہابیوں نے سنیوں کا بائیکاٹ کیا ہے؟ جن

سنیوں کے ساتھ یہ رہتے ہیں رشتہ داریاں قائم کرتے ہیں ان کے ساتھ

کھاتے پیتے بھی ہیں اور مشرک مشرک کی رٹ بھی لگاتے ہیں۔

بتائیں اگر سنیوں کو مشرک سمجھتے ہیں تو مشرکوں کے ساتھ رشتہ

داریاں کیوں کرتے ہیں ان کے ساتھ کھاتے پیتے کیوں ہیں کیونکہ قرآن

نے تو مشرکوں کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنے سے منع فرمایا ہے قرآن تو

مشرکوں سے منہ پھیرنے کا حکم دے رہا ہے ان کی یہ دورنگی بتا رہی ہے کہ یہ منافق ہیں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ.

بے شک مُشرکوں سے اللہ اور اُس کا رسول بیزار ہے۔

﴿سورة التوبة آیت ۳﴾

اے قربانی کی کھالیں سُنّیوں سے مانگنے والو! اے شہدا کیلئے چندہ جمع کرنے والو! بیزار ہونا قطع تعلق کرنا ہے، تم سُنّیوں کے ساتھ تعلق کیوں قائم رکھتے ہو؟

قرآنِ پاک میں ہے۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً.

اور مُشرکوں سے ہر وقت قتال کرو۔

کیا ان آیات پر وہابی عمل کرتے ہیں؟

فتنے جگا کے دہر میں آگ لگا کے شہر میں  
منبر پہ آ کے کہہ دیا کہ فتنہ باز ہم نہیں

## دین سے دُور

پیاری بہنو! شرک شرک کی رٹ لگانے والے کتنے آگے بڑھ



چکے ہیں کہ نہ دین کی خبر رہی نہ ایمان کی نہ اللہ کے احکامات کی حالانکہ توحید تو ہمیں اللہ کا راستہ بتاتی ہے لیکن انہوں نے توحید کی آڑ میں مسلمانوں پر شریکے حملے روار کھے ہوئے ہیں۔

## توحید کا معنی

پیاری بہنو! توحید کا معنی ہے اللہ کو ایک ماننا۔

توحید کا معنی ہے کہ اللہ کو یکتا جاننا۔

توحید کا معنی ہے کہ اللہ کو اکیلا سمجھنا۔

عزیز بہنو! میں کہتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی شراکت سے پاک و منزہ ہے اُس کا کوئی شریک نہیں جو کسی کو اللہ کا شریک ماننا ہے وہ یقیناً مُشرک ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. اللہ ایک ہے۔

اللَّهُ الصَّمَدُ. اللہ بے نیاز ہے لایحتاج ہے۔ ایسا بے نیاز ہے کہ

ہر حاجت مند اُس کا سائل اور محتاج ہے اور اُسے کسی کی احتیاج نہیں ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ اُسے کسی نے جنا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. نہ اُس کا کوئی کفو ہے اور نہ جوڑ ہے۔

## توحید کا اعلان

پیاری بہنو ! یہ ہے قرآن پاک کی سورۃ اخلاص جو میں نے آپ کے سامنے دورانِ خطبہ تلاوت کی اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا بیان فرمایا !

اس میں اللہ نے فرمایا ! هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ یعنی وہ اللہ ایک ہے۔  
یہ نہیں فرمایا ! قُلْ هُوَ الْخَالِقُ الْاَحَدُ۔ کہہ دیں خالق ایک

ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! زازق ایک ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! رحیم ایک ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! کریم ایک ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! مُشْكَلُ كَشَا ايك ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! ذاتا ایک ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! حاجت روا ایک ہے۔

یہ نہیں فرمایا ! غوث ایک ہے۔

بلکہ فرمایا ! قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اے محبوب ! تم فرما دو اللہ ایک

ہے۔ یعنی معبود ایک ہے، لائقِ عبادت ایک ہے، پوجا کرنے کے قابل ایک

ہے۔

چنانچہ پروردگار ارشاد فرماتا ہے۔

وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ مَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

اور اسی لئے کہ وہ جان لیں کہ معبود ایک ہی ہے۔

﴿سورة ابراہیم آیت ۵۲﴾

## وحدانیت کا ذکر

عزیز بہنو ! جہاں وحدانیت کا ذکر آیا ہے وہ الہ ہونے کا ذکر آیا

ہے چنانچہ سورۃ النحل میں ارشاد ہوتا ہے۔

أَنَّ مَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

وہ تو ایک ہی معبود ہے۔

سورۃ الکہف میں ارشاد ہوتا ہے۔

أَنَّ مَا هُوَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

پیاری بہنو ! جہاں اللہ نے اپنی الوہیت کا بیان فرمایا۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی معبودیت کا ذکر فرمایا۔ وہاں واحد کا لفظ

استعمال فرما کر یہ ثابت فرمایا کہ جب الوہیت کی بات ہوگی تو اپنی وحدانیت

کا ذکر کروں گا کہ پتہ چل جائے کہ

میرے علاوہ کوئی اللہ نہیں۔

میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

میرے سوا کوئی اللہ نہیں۔

لیکن اللہ نے یہ کہیں نہیں فرمایا،

میرے سوا رازق نہیں

میرے سوا خالق نہیں

میرے سوا کریم نہیں

بلکہ آئیں قرآن کا مطالعہ کریں سورۃ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاللَّهُ خَيْرٌ رَّاٰزِقِينَ.

اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے۔

یعنی رزق دینے والے اور بھی ہیں اللہ سب سے بہتر رازق ہے۔

اسی لئے کہ دوسرے اُس کی عطا سے رزق دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی کی عطا سے

رزق نہیں دیتا بلکہ وہ بالذات رازق ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيْمٌ.

بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان ہے۔

﴿سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳﴾

اور سورۃ التوبہ میں اپنے محبوب کے بارے میں ارشاد فرما رہا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ

عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ  
رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

﴿سورة التوبة آیت ۱۲۸﴾

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں  
وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے  
تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے اور مسلمانوں  
پر بہت مہربان ہیں۔

## اللہ بھی رسول بھی

پتہ چلا ! قرآن بتا رہا ہے اللہ بھی رؤف ورحیم ہے۔

قرآن بتا رہا ہے رسول بھی رؤف ورحیم ہے۔

اب اگر کوئی جاہل کہے کہ رؤف ورحیم صرف اللہ ہی ہے رسول کو

رؤف ورحیم کہنا شرک ہے تو کیا اس کا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے ؟

نہیں ! نہیں ! وہ قرآن کا مخالف ہے۔

## اللہ نے کریم دوسروں کے بارے میں بھی فرمایا

پیاری بہنو! میں کہتی ہوں ! اگر ان وہابیوں نے صحیح طور پر قرآن

پاک پڑھا ہوتا اور سمجھا ہوتا تو انہیں ہر بات میں شرک نظر نہ آتا۔

اللہ اپنے بارے فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ.

﴿سورة الانفطار آیت ۶﴾

اور رسول کے بارے میں فرماتا ہے۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ.

﴿سورة التکویر آیت ۱۹﴾

اور رزق کے بارے میں فرماتا ہے۔

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ.

﴿سورة نور آیت ۲۶﴾

اور عرش کے بارے میں فرماتا ہے۔

إِلَٰهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

﴿سورة المؤمنون آیت ۱۱۶﴾

اور جوڑوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ.

﴿سورة الشعراء آیت ۷﴾

خزانوں کے مکانوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

وَكَنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ.

﴿سورة الشعراء آیت ۵۸﴾

خط کے بارے میں فرماتا ہے۔

إِنِّي أَلْقَى إِلَيْ كِتَابٍ كَرِيمٍ.

﴿سورة النمل آیت ۲۹﴾

تو پتہ چلا ! اللہ کریم ہے۔

رسول کریم ہے۔

عرش کریم ہے۔

جوڑے کریم ہیں۔

مکان کریم ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط کریم ہے تو اب بتاؤ کہ کیا یہ سب

شُرک ہے۔

## حقیقی رازق اللہ ہے

پیاری بہنو! حقیقی رازق اللہ ہے اور وہ مسبب الاسباب ہے اُس

نے کائنات کا نظام چلانے کے لئے اپنی مخلوق کو اختیارات عطا فرما رکھے

ہیں جیسا کہ انبیاء و رسل اور فرشتوں کے اختیارات قرآن پاک سے ثابت

ہیں۔

پیاری بہنو! فی الحقیقت رازق بھی وہی ہے خالق و مالک بھی وہی

ہے جو بھی رزق دیتا ہے حقیقت میں وہی دیتا ہے۔

## وسیلہ شرک نہیں

پیاری بہنو ! اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دیتا ہے حقیقت میں دینے والا وہی ہے، درمیان میں وسیلے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں کہ وسیلے کہ بغیر کچھ نہیں ملتا۔

ان لوگوں کا عقیدہ ہے وسیلہ شرک ہے۔

میں کہتی ہوں ہمیں ہر وقت وسائل و اسباب کی ضرورت رہتی ہے اور یہ وسائل و اسباب مخلوق کے ذریعہ ہی حاصل ہوتے ہیں مثلاً ہمیں اگر ہم نے کھانا حاصل کرنا ہے تو گھر کے کسی نہ کسی فرد سے طلب کرنا پڑے گا اور جس سے وہ کھانا طلب کیا جائے گا وہ کھانے اور ہمارے درمیان وسیلہ ہوگا۔  
پیاری بہنو ! اسی طرح اسباب کی ضرورت ہمہ وقت رہتی ہے اگر ہم نے اپنے مکان کی چھت پر جانا ہے تو اس کے لئے سیڑھی ایک سبب ہے۔

اگر ہم نے سفر پر جانا ہے تو سواری کی ضرورت ہے اور وہ سواری ہمارا وسیلہ ہے۔

اگر مال کی ضرورت ہے تو ہمیں والدین بہن بھائی یا شوہر سے لینا ہوگا تو مال کے لئے یہ سب ہمارا وسیلہ ہیں۔

اگر ہم بیمار ہیں تو ہمیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے اور ڈاکٹر سے دوائی لینا



بھی وسیلہ ہے۔

اگر کوئی کچھری میں کیس وغیرہ ہو جائے تو اس کے لئے وکیل کی ضرورت ہے تو وکیل ہمارا وسیلہ ہے۔

اگر ہم نے کوئی ڈگری حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے سکول و کالج کی تعلیم اساتذہ سے حاصل کرتے ہیں اور یہ علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں اساتذہ کے وسیلے کی ضرورت ہے۔

پیاری بہنو! یہ چند مثالیں میں نے آپ کے سامنے پیش کیں یہ ہماری روزمرہ کے معمولات میں شامل ہے کہ ہم وسائل و اسباب کے ذریعے ہی زندگی بسر کرتے ہیں اب اگر کوئی ان اسباب کو اللہ تعالیٰ کی توحید سے متصادم قرار دے تو اس کی عقل پر ماتم ہی کیا جائے گا۔

پیاری بہنو! یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے کیا ایسا کہنا اللہ کی شان کے منافی نہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ اللہ ”صاحب“ ہے ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کو صاحب نہیں کہا جاسکتا جبکہ ”تقویۃ الایمان“ میں دہلوی نے جابجا اللہ صاحب لکھا ہے ﴿استغفر اللہ﴾

انہیں وہابیوں نے سُجَّانِ الَّذِی کا ترجمہ کیا ہے۔

”پاک ہے وہ شخص“

میں سوال کرتی ہوں۔ کیا اللہ شخصوں کہنا تمہاری توحید ہے؟

یہی وہابی قرآن پاک کے ترجمہ میں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مکر کرتا ہے

کیا یہ توحید ہے؟

## وہابی دیوبندی ایک ہی ہیں

پیاری بہنو!

آج دیوبندی کہتے ہیں ہم سُنی ہیں ہم وہابی نہیں میں ثابت کر سکتی

ہوں کہ وہابی اور دیوبندی ایک ہی ٹولہ ہے۔ دونوں اسماعیل دہلوی کو اور ابن

الوہاب نجدی کو ماننے والے ہیں ہر دیوبندی کا عقیدہ وہابیوں جیسا ہے فروغی

مسائل میں خواہ اختلاف ہو گا لیکن عقائد میں وہابی دیوبندی ایک ہیں اور

ایک جیسے ہی ان کے عقائد ہیں۔

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ.

لعنت ہو اللہ کی جھوٹ بولنے والے پر۔

﴿سورة آل عمران آیت ۶۱﴾

اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ مجھے بتاؤ کیا یہ توحید

ہے؟

مسلمانوں کو مشرک مشرک کہتے رہنا توحید ہے۔

یا رسول اللہ کہنے کے بارے میں کہتے ہیں جس نے یا رسول اللہ کہا

وہ مشرک ہے۔

کیا اشرف تھانوی مشرک ہے اسی نے نشر الطیب کے صفحہ نمبر ۱۹۴ پر

یا رسول اللہ کہا۔

اس نے امداد المشتاق کے صفحہ نمبر ۵۰ پر یا رسول اللہ کہا۔

کیا صدیق حسن بھوپالی مشرک ہے۔

اس نے الشمامہ العنبر یہ کے صفحہ نمبر ۷۴ پر یا رسول اللہ لکھا۔

کیا امداد اللہ مہاجر کی مشرک ہے؟ اس نے فیصلہ مفت مسئلہ میں

یا رسول اللہ لکھا۔

کیا وحید الزماں وہابی مشرک ہے اُس نے ہدیۃ المہدی میں

یا رسول اللہ کہا۔ کیا یا سے ندا کرنا مشرک ہے قصائد قاسمی کے صفحہ نمبر ۲۴ پر قاسم

نانوتوی نے خطاب کیا۔

شہاب ثاقب میں دیوبندی مولوی نے کہا!

”یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔“

﴿الشہابِ ثاقبِ صفحہ ۶۵﴾

حضور حاکم ہیں

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

﴿سورة النساء آیت ۶۵﴾

اے لوگو ! تم اُس وقت تک ایمان میں کامل نہیں ہو گے جب تک  
میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم نہ مان لو۔  
پیاری بہنو ! مومنین کے تو حاکم حضور ہیں اور حاکم صاحب اختیار  
ہوتا ہے اور نفع و نقصان کا ملک بھی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا !  
النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ .

﴿سورة الاحزاب آیت ۶﴾

یہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کی جانوں کے بھی مالک  
ہیں۔

پتہ چلا ! حضور مشرکوں کے مالک نہیں ہیں مومنین کے مالک  
ہیں۔

حضور مشرکوں کے مختار نہیں ہیں لیکن مومنین کے مختار ہیں۔

یہ لوگ مشرکین کے حق میں آنے والی آیات سے اپنا مقصد حاصل  
کرتے ہیں حالانکہ کفار و مشرکین کے حق میں آنے والی آیات کو مومنین پر  
چسپاں کرنے والے کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس نے ارشاد  
فرمایا کہ ایسا شخص انتہائی بد بخت ہے جو کفار و مشرکین کے لئے آنے والی  
آیات مومنین پر چسپاں کرتا ہے۔

محترم اسلامی بہنو ! شرک شرک کی رٹ لگا دینا ہی توحید کے  
تقاضے پورے نہیں کرتا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود برحق ماننا اور اسی کی

عطا سے اُس کے نبیوں و لیوں شہدا کی عظمتوں کو ماننا توحید ہے اس لئے  
علاءِ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جس وِج ہووے توہینِ رسولِ صائم

اسیں ایسی توحیدِ نوں من دے نہیں

پیاری بہنو! ہر نبی درس توحید دیتا رہا انبیائے کرام کو توحید کا درس  
دینے کی یاداش میں شہید کہا گیا اور آج کے ملعونین نے انہیں انبیائے کرام  
کو غیر اللہ کہنا شروع کر دیا۔

عزیز بہنو! قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا اختیار  
دینے کے حوالہ سے ارشادات فرمائے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کے اختیارات کا ذکر  
فرمایا جبکہ بتوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے اگر کوئی یہ کہے کہ  
بتاؤ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہاں اپنے ولیوں کے اختیارات کا  
ذکر فرمایا تو میں قرآن ہی سے ثابت کرتی ہوں۔

اب آخر پر ایک واقعہ قرآن پاک سے پیش کر کے اجازت چاہوں  
گی اللہ کے پیارے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے دربار میں  
اعلان کیا کہ ملکہ بلقیس کا تخت حاضر کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ

قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ .

وہ بولا ﴿وزیر آصف بر خیا﴾ جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ حضور میں تخت کو حاضر کر دوں گا ایک پل گزرنے سے پہلے۔

عزیز بہنو! پھر کیا ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام نے لے کر جھپکنے

کے بعد دیکھا۔

فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ

کہ تخت اُن کے قریب رکھا ہوا ہے۔

عزیز بہنو ! حضرت سلیمان علیہ السلام چاہتے تو تخت خود بھی

لا سکتے تھے جن کی بادشاہی کائنات میں ہو اُن کی طاقت کا مقابلہ کون کر سکتا

ہے لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام خود تخت نہیں لائے کیونکہ بادشاہت اسی کو

کہتے ہیں کہ خدمت کے لئے غلام کام کرے ارے جب حضرت سلیمان علیہ

السلام کا وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کا صحابی حضرت سلیمان علیہ السلام کا

غلام پلک جھپکنے سے پہلے تخت لا سکتا ہے تو سلیمان علیہ السلام کے آقا بلکہ

ساری کائنات کے آقا حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ اور آپ کے غلام بھی چاہیں تو

اُن کے چاہنے سے وہ سب کچھ ہو سکتا ہے جو وہ چاہتے ہوں۔

عزیز بہنو! پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا !

قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي

کہا یہ تو میرے رب کے فضل سے ہے۔

عزیز بہنو! یہ ہے تو حید کہ مجازاً تو تخت آصف بن برخیا لے کر آئے اور ہزاروں میل دوسے سے ایک پل بھر میں لے آئے لیکن درحقیقت اس تخت کو اللہ تعالیٰ ہی لایا اُس کی منشا اور مرضی کے مطابق ہی اور اسے ہی توحید کہتے ہیں۔

آج کے موحد جانے کہیں کا نام تو حید رکھے ہیں کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا صرف اللہ، کوئی نبی ولی نہیں صرف اللہ، قرآن پاک سے ایک اور دلیل دیتی ہوں کہ اللہ بھی مددگار ہے اُس کے بندے بھی مددگار ہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ

بے شک اللہ بھی تمہارا مددگار ہے اُس کے رسول بھی مددگار ہیں اور مومنین بھی مددگار ہیں۔

عزیز بہنو! اب بھی کوئی کہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی مددگار ماننا شرک ہے تو اپنے ایمان کا علاج کرائے کیونکہ قرآن تو بتا رہا ہے کہ اللہ کے ساتھ رسول اور ولی بھی مددگار ہوتے ہیں یہی نہیں اس نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ مسلمانوں کی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اب وہابیوں کا عقیدہ کدھر کا رخ کرے گا پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اللہ نے دو گروہ بنائے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ جو حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ دین کی خاطر ہجرت کر کے مکہ

سے مدینہ طیبہ آئے اور انصار وہ ہیں جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی کیونکہ انصار ہے نصر سے اور نصر کا معنی مدد کرنا ہے  
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

اور جب تمہارے پاس اللہ کی مدد آئے،

تو انصار ہوئے مدد کرنے والے

مہاجرین ہوئے مدد لینے والے

اگر وہابیوں بے شعوروں کے نزدیک در پردہ یہ مہاجرین کو مشرک کہہ رہے ہیں اور انصار دلوں کا انکار کر رہے ہیں۔

اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ دونوں کی شان بیان فرما رہا ہے۔

وَالسَّابِقُونَ الْأَوْلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

عزیز بہنو! قرآن قرآن کی رٹ لگا کر قوم کو گمراہ کرنے والے خود

نہ قرآن کو مانتے ہیں نہ قرآن پر عمل پیرا ہوتے ہیں بتوں والی آیات نبیوں

ولیوں پر چسپاں کرنا تو حید نہیں اور نہ ہی تو حید کا کوئی کام ہے بلکہ یہ وہ شیطانی

فعل ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! ابن عبدالوہاب نجدی کے اس غلیظ پودے ایمان لیوا

پھول کھل رہے ہیں اور اس کی آبیاری بھی یہودی و نصرانی کر رہے ہیں یہ

پھول ظاہری طور پر تو خوشنما نظر آتے ہیں لیکن جب کوئی انہیں سونگھتا ہے تو



کفر و شرک کی بُو سے ایمان خراب کر لیتا ہے

یہ بھی توحید کا علم دار بنتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کے انکار کے اقوال سے سامعین کے اذہان و قلوب کو گمراہ کر رہا ہے کبھی وسیلہ کا انکار کر دیتا ہے۔

اس کے نزدیک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک پیغمبر ہی تھے جنہوں نے اللہ کا پیغام دیا اور وفات پا گئے یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا بھی منکر ہے اور اولیاء اللہ کا گستاخ بھی ہے۔

آج کل مولوی طارق جمیل وہابی بھی میڈیا پر نظر آ رہا ہے اس کے خطابات میں بھی محبت رسول اور اولیاء اللہ کے خلاف زہر ہوتا ہے ظاہراً انداز نہایت سادہ لیکن درحقیقت یہ نہایت چالاک ہے جو توحید کی آڑ لے کر لوگوں میں اس ابلیسی مشن کو پھیلانے میں مصروف ہے جو اس ابلیس نے توہین حضرت آدم سے شروع کیا تھا۔

عزیز بہنو! ابلیس کیا موحد نہیں تھا

وہ اللہ کی ذات کو کبھی مانتا تھا۔

اُس کے معبود برحق ہونے کو بھی مانتا تھا۔

اُس کے ہونے کا قاتل تھا لیکن غلطی یہ ہوئی کہ اُس نے اللہ کے

پیارے نبی کی تعظیم سے انکار کر دیا اور ابلیس شیطان بن گیا۔

پنہ چلا خواہ پکا موحد ہو اللہ کو ماننے والا ہو اگر اُس کے دل میں اللہ

کے پیاروں کا بغض ہوا تو اللہ اُسے نہ صرف جنت سے نکال دیتا ہے بلکہ اعزازی طور پر لعنت کا طوق بھی اُس کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔

رسول اللہ اور اُن کے پیاروں کی آبرو کے منکر و اب بھی سمجھ جاؤ اور توحید کا اصل پہلو جان لو! توحید کے بارے میں جان لو کہ توحید کیا ہے۔

توحید اللہ کے معبود برحق واحد و یکتا ہونے کو کہتے ہیں ولیوں کی گستاخی کرنے کو توحید نہیں کہتے یہ توحید حقیقی نہیں ابلیسی توحید ہے اللہ تعالیٰ ایسے موحّدوں کے شریانہ عتقہ' ند سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین  
دُعا ہے اللہ تعالیٰ طارق جمیل اور جمیلاں مغل کو ہدایت نصیب فرمائے اور انہیں دین کی صحیح معنوں میں تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نورِ قرآن سے روشنی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

دو سے قرآن

بہتر

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَمَا خَلَقْتُ الْإِنْسَ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

میری نہایت ہی واجب الاحترام اسلامی بہنو! آج کا درس حدیث

کا موضوع عبادت اور بندگی ہے۔

بندگی ربّ دوعالم کی ہمیشہ چاہئے

ہم کو اللہ کی عبادت میں ہی رہنا چاہئے

## اللہ کی بندگی

پیاری بہنو! ہم سب کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے محض اپنی عبادت کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ.

﴿سورة الذاریات آیت ۵۶﴾

پیاری بہنو! حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادت کو ہی اسلام قرار دیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔  
”الا سلام ان تعبد اللہ.“

﴿بخاری شریف صفحہ ۱۲﴾

## خالص اللہ ہی کی عبادت

اسلام یہ ہے کہ خالص اللہ ہی کی عبادت کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشادِ عالیہ سے واضح ہوا کہ ایمان یہی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت و بندگی کی جائے اور ہر آن مالک و معبودِ حقیقی کو یاد کیا جائے، ہر لمحہ اُس سے مدد مانگی جائے۔ آج اسی حوالہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامینِ عالیہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔  
دعا ہے اللہ تعالیٰ حق و سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بندگی ایقان ہے عرفان ہے  
 بندگی ایمان کی پہچان ہے  
 پیاری بہنو رب کی کر لو بندگی  
 آخرت کی اچھی ہوگی زندگی

## نماز کی فرضیت

پیاری بہنو !

نماز اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے قرآن پاک میں بے شمار مقامات پر اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہی بات ہمیں احادیث مبارکہ سے بھی ملتی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے زیادہ تاکید نماز ادا کرنے کی فرمائی ہے۔ اور بے شمار احادیث مقدسہ ہیں جن میں بے نمازیوں کیلئے وعید کی گئی ہے۔

پیاری بہنو! نماز تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز میں ہی انسان سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

معراج مومنین ہے ساجد فقط نماز  
 حق سے قریب ہوتا ہے بندہ نماز میں

## خالص عبادت کی مثال

حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک روز سردی کے موسم میں پتے گر رہے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے اور ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑ کر ہلائیں اور ان ٹہنیوں سے پتے گرنے لگے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

”ابو ذر! جب بندہ خالص اللہ تعالیٰ کیلئے نماز

پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس

درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔“

سبحان اللہ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی افادیت

کیلئے کتنی اچھی مثال دے کر اپنے امتیوں کو سمجھایا ہے۔

## قربِ خداوندی کا ذریعہ

عزیز بہنو! ہمیں بھی خداوند تعالیٰ حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے اس فرمانِ مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز

عبادتِ خداوندی ہے اور حصولِ قربِ خداوندی کا ذریعہ ہے آج ہم لوگ

غفلت سے کام لیتے ہوئے نماز ادا نہیں کرتے۔

گھر کے کاموں میں مصروف ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے نماز میں کوتاہی کر جاتے ہیں۔ آج مسلمان پریشانی کا شکار اسی واسطے ہیں کہ قرآن و حدیث کو بھلا چکے ہیں۔ ٹی وی اور کیبل دیکھتے ہوئے ہمیں وقت کا احساس نہیں ہوتا اور جونہی اذان کی آواز کان میں آتی ہے تو فوراً ہمیں کام یاد آ جاتے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو یہ صرف ہم بہانہ بازی کرتے ہیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں جب ہم سے ان بہانوں کی پرسش کی جائے گی۔ نماز کی ادائیگی ہر مسلمان کا پہلا فرض ہے۔

## نماز کی ادائیگی کا اہتمام

پیاری بہنو!

اگر ہم بزرگان دین کی زندگی کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ انہوں نے نماز کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں کی بلکہ ہمارے مجاہدین جنگ میں لڑتے لڑتے جب نماز کا وقت ہوتا تو قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی شروع کر دیتے۔ اور اسی جذبہ کی وجہ سے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ فتوحات سے نواز دیتے۔ آج ہم اپنی برائیوں کو معاشرے کے کھاتے میں ڈال کر اپنے آپ سے فریب کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بے نمازی سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور برکت اٹھالیتا



ہے۔ کیونکہ بے نمازی شیطان کا دوست ہوتا ہے۔

## عبادت کے فوائد

میری پیاری بہنو! نماز تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے لئے رحمت سمیٹنے کیلئے عطا فرمائی ہے۔ نماز مومن کو سکون و قرار عطا کرتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نماز ہمیں مصائب و آلام سے چھٹکارا دیتی ہے۔ اس لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت کے وقت خصوصی طور پر نماز ادا فرماتے۔

## امت رسول

آئیں حدیث مبارکہ سماعت فرمائیں۔

كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذا خزنه

امر فترع الى الصلوة.

ترجمہ! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی کوئی

سخت امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہو

جاتے۔

پیاری بہنو! جب نبیوں کے امام کا یہ اسوہ مبارکہ ہے تو پھر ہم کوئی

گنتی ہیں کہ نماز ادا نہ کریں۔ آج مسلمانوں پر طرح طرح کی مصیبتوں کے

پہاڑ کیوں ٹوٹ رہے ہیں اس لئے کہ ہم نے احکام رسول کو ترک کر کے شیطان کی پیروی شروع کر دی ہے۔

## حضور کا ارشاد

عزیز بہنو! ہم بڑے فخر سے یہ بات بتاتی ہیں کہ ہم نے تین سو اقساط ڈرامے کی دیکھیں ہیں اور کوئی بھی قسط مس نہیں کی لیکن کبھی یہ غور نہیں کیا کہ اس دوران ہم نے کتنی نمازیں ترک کر دیں، ہم نے کتنی نمازیں چھوڑ دیں اور فرض کی ادائیگی نہ کرنے پر اللہ اور رسول کتنے ناراض ہوئے ہیں۔ آئیں بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد هممت ان آمر بحطب ثم آمر بالصلوة فیوذن لها ثم آمر رجلا فیوم الناس ثم اخالف الی رجال فاخرق علیہم یوذن بیوتہم۔

ترجمہ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کو جمع کرنے کا حکم دوں

پھر نماز کیلئے کہوں اس لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان کے بے نمازیوں کی طرف جاؤں اور انہیں گھروں سمیت جلا دوں۔

﴿بخاری شریف کتاب الاذان صفحہ ۳۴۲ واللؤلؤ والمرجان صفحہ ۱۵۱﴾

## بے نمازی کیلئے وعید

عزیز بہنو! اندازہ کریں نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسا سخت حکم ارشاد فرمایا ہے۔ آج ہمیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ نماز کے ترک کرنے سے اللہ اور رسول ہم سے ناراض ہو رہے ہیں اذانیں ہوتی رہتی ہیں نماز کا وقت گزرتا رہتا ہے اور ہمیں کچھ فکر نہیں ہوتی کہ ہم نے فرض ادا کرنا ہے حالانکہ نماز وہ فرض ہے جس کا سوال سب سے پہلے ہوگا ہماری بے خبری ہمیں جہنم کی طرف لے جا رہی ہے وہ جہنم جس کی گرمی ہماری اس دنیا کی تیز ترین آگ سے ستر گنا زیادہ ہے وہ جہنم جس سے انبیاء پناہ مانگتے رہے اولیاء پناہ مانگتے رہے اللہ کے برگزیدہ لوگ پناہ مانگتے رہے ہم اُس جہنم سے بے خوف ہیں ہمیں جان لینا چاہئے کہ جہنم سے نجات کے لئے نماز کی پابندی اشد ضروری ہے ایک اور بات یہ کہ ہم نماز کسی کیلئے نہیں پڑھتے بلکہ یہ تو اپنے لئے ہی پڑھی جاتی ہے نماز پڑھنے سے

کئی امور سدھرتے ہیں۔

انسان پریشانیوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

دکھ درد ختم ہو جاتے ہیں۔

غموں سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

دل کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

روح کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

نماز پڑھنے کے بعد بندے کا جسم پر سکون ہو جاتا ہے۔

نمازی کا قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

## غیر اسلامی رسمیں

پیاری بہنو! نماز ترک کرنے والوں کو طرح طرح کے وسوسے

گھیرے رہتے ہیں۔

شیطان بُری سوچوں میں اُلجھائے رکھتا ہے۔

پریشانیاں اور روحانی جسمانی بیماریاں ڈیرے جما لیتی ہیں

ان پریشانیوں کے حل کے لئے اللہ کے آگے جھکنے کی بجائے

شکوے شکایت شروع کر دیتی ہیں اللہ سے مدد مانگنے کی بجائے بعض نام نہاد

پیروں فقیروں کے پاس بھاگتی ہیں۔

جا کر منت سماجت کرتی ہیں کہ بابا جی کوئی ایسا تعویذ دیں کہ ہمارا

شوہر ہم سے نہ لڑے۔

ہمارا کاروبار ٹھیک ہو جائے۔

ہمارے بچے بدتمیزی نہ کریں۔

ہمارا کاروبار ختم ہو رہا ہے۔

خرچہ زیادہ آمدن بالکل نہیں ہے۔

گھر میں پریشانیاں ہیں۔

اور وہ پیر صاحب کو روپے دے کر خوش کرتی رہتی ہیں۔ ہم کہتے

ہیں کہ ان جعلی پیروں فقیروں کے پاس نہ جاؤ بزرگانِ دین سے رابطہ کرو

جنہیں تمہارے مال و دولت سے رغبت نہ ہو وہ اللہ کی رضا کے لئے تمہارے

لئے دعا کریں تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

## ہم مالکِ حقیقی کے آگے نہیں جھکتیں

پیاری بہنو!

ہماری نیچر یہ بن چکی ہے کہ ہم مالکِ حقیقی کے آگے سر تسلیم خم

نہیں کرتیں یہ بات نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ غیر اسلامی ہے۔ اگر ہم اللہ

تعالیٰ کی بندگی کی طرف توجہ دیں اور اسی سے اپنے دکھوں کا مداوا طلب

کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہم پر خصوصی رحمتیں نازل فرمائے گا۔

## مقامِ بندگی کیا ہے

اسلامی بہنو! بندگی کا مقام اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بھی عبد کا لفظ استعمال فرمایا۔ جیسا کہ قرآن پاک کے پندرہویں پارے میں ارشاد ہوتا ہے!

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلَةً

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص کو رات کے حصہ میں سیر کرائی۔“

﴿سورة بنی اسرائیل آیت ۱﴾

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

تَبْرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ

﴿سورة فرقان آیت ۱﴾

## عبد ہونا افضل ہے

معلوم ہوا عبد ہونا ہی انسان کی معراج ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فرماتے ہیں ناموں میں بھی سب سے اچھا نام عبد اللہ ہے۔ یا عبد الرحمان ہے۔

﴿الحديث﴾

## خالص بندگی کوئی ہے

خالص بندگی وہی ہوتی ہے جس میں ریا نہ ہو۔

خالص بندگی وہ ہوتی ہے جس میں اخلاص ہو۔

اگر بندگی میں ریا آ جائے تو وہ بندگی نہیں رہتی۔

اللہ کے نیک بندوں نے بندگی کی جو توضیح فرمائی ہے اس میں پہلی

بات ہی اخلاص ہے جب انسان اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے تو

اسے اللہ اپنا بندہ مقرب بندہ بنا لیتا ہے اور اپنے بندے کو اس قدر عطا فرماتا

ہے کہ اُسے کسی شے کی حاجت نہیں رہتی آج ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم اپنے

مالکِ حقیقی اللہ عزوجل کی بندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گی تاکہ ہم

سے ہمارا رب راضی ہو جائے۔ کیونکہ بندگی ہی بندے کے کمال کا باعث

ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمائے سعادت میں فرماتے

ہیں۔ آدمی کی سعادت کا ذریعہ خدا کی معرفت اور عبادت ہے۔ بندگی اور

عبادت آدمی کے واسطے سعادت ہے۔ اور بندہ جب مرے گا تو اسے خدا ہی

سے سروکار ہوگا۔

﴿ کیمائے سعادت صفحہ ۸۳ ﴾

## قرب کیسے حاصل ہو

پیاری بہنو! ہم اس اُلجھن کا شکار رہتی ہیں کہ اللہ کی بندگی کیسے ہو سکتی ہے اُس کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے ہم اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ہم اُس کا قرب حاصل کر سکیں ایسی بات سوچنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُوری کا باعث ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت پیار فرماتا ہے اُس کی رحمت اپنے بندوں کو اپنے دامن میں لینے کے لئے تیار رہتی ہے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حق بندگی ادا کریں آئیں بندگی کے موضوع کے حوالہ سے حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔ کہ بندگی کیسے ہو سکتی ہے۔

## اعمال کا دار و مدار

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کیلئے

وہی نیت کرے۔

﴿بخاری شریف﴾

عزیز بہنو! معلوم ہوا کہ نیت ضروری ہے ہر عبادت کریں جو

عمل کریں اُس میں اللہ کی رضا شامل ہو تو یقیناً وہ عبادت اور وہ نیک عمل اللہ



کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کرے گا۔ اگر نیت ہی بہتر نہ ہو تو بندگی بھی نہیں ہو سکتی۔

## ایک اور حدیث ہے

پیاری بہنو! نیت اور اخلاص کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگایا جاسکتا ہے جو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا! قیامت کے دن پہلے شہید کا فیصلہ ہوگا۔ اسے

لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کا اقرار

کروا کے فرمائے گا تو نے میرے لئے کیا عمل کیا؟

شہید عرض کرے گا تیری راہ میں جہاد کرتے

ہوئے شہید ہو گیا رب فرمائے گا۔ تو جھوٹا ہے تو نے

اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے۔

پھر حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھیٹ کر

دوزخ میں ڈال دیا جائے پھر وہ جس نے علم سیکھا

سکھایا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا اپنی نعمتوں کا

اقرار کروا کے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میرے لئے  
کیا عمل کیا؟

وہ عرض کرے گا علم سیکھا سکھایا اور تیری راہ  
میں قرآن پڑھا۔

رب فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے علم  
سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے اس لئے قرآن پڑھا کہ  
تجھے قاری کہا جائے۔ پھر حکم ہوگا اسے اسندھے منہ  
گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

پھر وہ جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور خوب  
مال عطا کیا لایا جائے گا۔ اپنی نعمتوں کا اقرار کروانے  
کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میرے لئے کیا کیا  
۔ وہ عرض کرے گا میں نے ان تمام جگہوں میں تیرے  
لئے خرچ کیا جہاں خرچ کرنا تجھے پیارا تھا۔

رب فرمائے گا تو نے یہ سخاوت اس لئے کی تھی  
کہ تجھے سخی کہا جائے۔ پھر حکم ہوگا اسے دوزخ  
میں پھینک دیا جائے۔

﴿مسلم شریف﴾

## عبادت میں اخلاص ہو

عزیز بہنو! یہ وہ شہید اور قاری اور مال دار تھے۔ جن کے اعمال میں اخلاص نہ تھا۔ اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے عظیم ترین اعمال کو بھی قبول نہ فرمایا اس لئے ضروری ہے کہ ہم خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کریں آج ہمارا حال یہ ہے کہ اگر کوئی مصیبت آجائے اگر کوئی پریشانی آجائے اگر مال میں کمی آجائے یا کوئی بھی پریشانی آجائے تو ہم وظیفے پوچھتی ہیں اور اپنی خواہشات کے تابع ہو کر نمازیں بھی پڑھتی ہیں وظیفے بھی کرتی ہیں اللہ کو بھی پکارتی ہیں لیکن یہ نہیں جانتیں کہ ایسا کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

## اللہ کو کیسے پکاریں

پیری بہنو!

میں یہ نہیں کہتی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو پریشانی میں نہ پکارو یا وظائف وغیرہ نہ کرو لیکن یہ ضرور کہوں گی کہ اللہ کو خلوص دل سے پکارو اللہ کو پکارنا ہے تو اس کی بندگی کا حق ادا کر کے پکارو۔

اللہ کو پکارنا ہے تو دوسوسوں کو اپنے دلوں سے نکال کو پکارو

اللہ کو پکارنا ہے تو عجز و انکساری کے ساتھ پکارو۔

اللہ کو پکارنا ہے تو دل کو اس کی طرف متوجہ کر کے پکارو۔

اللہ کو پکارنا ہے تو خواہشات کو دل سے نکال کر پکارو۔

اللہ کو پکارنا ہے تو اس کا خوف دل میں رکھ کر پکارو۔

اللہ کو پکارنا ہے تو نیت ٹھیک کر کے پکارو۔

اگر اخلاص نہ ہو تو کوئی عمل قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیں

چاہئے کہ عبادت میں اخلاص پیدا کریں۔ بغیر اخلاص کے بندگی نہیں ہو سکتی۔

## عمل رضائے الہی کے لئے کرو

پیاری بہنو!

فقیر فقیر ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس

بات کی خواہش رکھتا ہے کہ آخرت میں اعمال کا اجر و ثواب پائے تو اس کیلئے

لازمی ہے کہ وہ بغیر دکھلاوے کے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے عمل کرے اور

پھر عمل کر کے اسے فراموش کر دے اس لئے کہ کہیں خود پسندی اس عمل کو

باطل نہ کر دے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ عبادت کرنا آسان ہے مگر اس کی

حفاظت کرنا بہت دشوار ہے۔

﴿تنبیہ الغافلین صفحہ ۴۲﴾

## عبادت کی حفاظت

اسلامی بہنو! عبادت کی حفاظت ایسے کی جاسکتی ہے کہ ہم اِخْلَاص کے ساتھ عبادت کریں اور اسے کسی کے سامنے جتائیں مت۔ آج اگر کوئی شخص عمرہ یا حج کر کے آتا ہے تو وہ ہر ملنے والے کو بڑے فخر سے یہی بتاتا رہتا ہے کہ میں حاجی ہو گیا ہوں۔ میرا معاملہ دوسرے لوگوں سے منفرد ہو گیا ہے۔ اسی لئے حج کرنے والے عام لوگوں میں ریا کا پہلو آ جاتا ہے اور ریا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

اس لئے اللہ والے تو پیدل بھی حج کر کے آتے ہیں لیکن کسی کو بتاتے نہیں۔ اللہ والوں میں ایسی ریا نہیں ہوتی بلکہ وہ تو سراپائے اِخْلَاص ہوا کرتے ہیں۔ جہی وہ بندگی ظاہری اور باطنی اچھے طریقہ سے نبھاتے ہیں۔ عزیز بہنو! اللہ کی بندی کہلانے کا حق اسے ہی ہے جو واقعتاً رب تعالیٰ کی بندگی کرے۔

بندگی کے دو انداز ہوتے ہیں۔

ایک ظاہری دوسرا باطنی۔ یعنی ایک یہ کہ جسمانی طور پر بندگی کی جائے دوسرا روحانی طور پر بندگی کی جائے۔ جسمانی طور پر بندگی اس طرح ہو سکتی ہے کہ انسان اپنے سارے جسم کو صرف اللہ کے فرامین کے تابع رکھے

## خیرات کرنا ایسا عمل ہے

پیاری بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں صرف اپنی عبادت کے لئے تخلیق فرمایا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہمارا سارا وجود اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع رہے اللہ نے ہمیں ہاتھ دے دیئے اور ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گویا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی عبادت ہے اسی لئے ہاتھ سے خیرات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے چنانچہ کسی غریب نادار مفلس کو اپنے ہاتھوں سے خیرات کرنا بھی بندگی میں شامل ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں سماعت کی دولت عطا کی اب ہمارے کانوں کا مقصد اچھی آوازوں کو سننا ہونا چاہئے مثلاً قرآن پاک کی تلاوت سنی جائے اذان کی آواز کانوں میں آئے تو فوراً اپنے آپ کو اذان کی آواز پر لبیک کہہ دینا بقیہ کام چھوڑ کر نہایت احترام سے اذان سننا کانوں کی بندگی ہے۔ اسی طرح حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام سنا جائے آپ کی نعتیں سنی جائیں اور اپنے کانوں کو ذکر و اذکار کی آوازوں کی طرف متوجہ رکھا جائے یہ کانوں کی بندگی ہے۔

پیاری بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

انا هذه القلوب به نصدء كما بصدء الحديد اذا

صا به الما ء قیل یا رسول اللہ وما جلاء ها ؟

قال کثرة ذکر الموت وتلاوة القرآن .

انسانی دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جس طرح پانی پڑنے

سے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

آلودہ دلوں کو صاف کرنے اور صیقل کرنے کا کیا

طریقہ ہے اور علاج ہے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا دلوں کو روشن اور شفاف ذکر اور

تلاوت قرآن کرتے ہیں۔

﴿ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۹ کیمائے سعادت امام غزالی صفحہ ۱۸۳ ﴾

## تلاوت قرآن کرتی رہو

پیاری بہنو! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی وجہ

سے ہمارے چمکتے دکتے دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے

دوری کی وجہ سے قلوب سیاہ ہو جاتے ہیں اسی لئے ہمارے دلوں کو شیطانی

وسوسے گھیرے رہتے ہیں پریشانیاں دلوں کو جکڑے رہتی ہیں سکون اور

اطمینان ہم سے روٹھ جاتا ہے دلوں کی بندگی یہی ہے کہ دلوں کو اللہ کے ذکر کی

طرف لگائے رکھو دلوں کی زندگی یہی ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت سے

گناہوں کا میل دھوتی رہو۔

## آنکھوں کی بندگی

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنکھوں جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی اور اس نعمت کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت ہے گویا کہ اپنی آنکھوں سے قرآن پاک کی تلاوت کرنا آنکھوں کی بندگی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ قرآن قیامت کے دن تلاوت کرنے والوں کے لئے سفارش بن کر آئے گا۔

## امام غزالی کا قول

پیاری بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں ٹانگیں اور پاؤں عطا فرمائے ہیں لہذا قیام کی حالت میں اللہ کے حضور کھڑے ہونا نماز کے کیلئے نوافل کیلئے عبادات کیلئے اس سے ٹانگوں کی بندگی ہوتی ہے۔

عزیز بہنو! یہ ظاہری جسمانی بندگی ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ کی بندگی میں مصروف رہیں قرآن پاک میں حکم خداوندی ہے۔

ہم نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں فرمایا مگر

اپنی عبادت یعنی بندگی کیلئے۔



امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان خدا کے سامنے غلام کی طرح سر جھکائے کھڑا رہے۔

﴿کیمیائے سعادت صفحہ ۱۰۲﴾

## احکام الہی کی پابندی

میری پیاری بہنو! اس کی کوئی زندگی نہیں جس کی زندگی میں بندگی نہیں ہوتی شاعر کہتا ہے!

زندگی بے بندگی شرمندگی

پیاری بہنو! ہمیں آج سے عہد کر لینا چاہئے کہ ہم اپنے جسم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کی پابندی کے لئے وقف رکھیں گی تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ہمارے دامنِ مراد کو نہ بھریں۔

آج کے بعد ہم غور رکھیں گی کہ کہیں نماز کا وقت تو نہیں گزرتا جا رہا آج کے بعد ہم اپنی پہلی قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کریں گی۔ آج کے بعد ہم نماز کو اول وقت میں ادا کرنے کی کوشش کریں گی۔

## روحانی بندگی کیسے کریں

روحانی بندگی کیسے ہو سکتی ہے تو آئیں میں آپ کو بتاؤ کہ روحانی بندگی انسان کیسے کر سکتا ہے۔ اپنے دل میں یہ تصور رکھ کر کہ اللہ اور اس کا

رسول حاضر ناظر ہیں میں اپنی روح کے ساتھ ان کے سامنے ہوں بس یہ تصور ہی رکھنے سے روحانی بندگی ادا ہو جاتی ہے۔ وہ اس لئے کہ جب اللہ اور رسول کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا تصور کامل ہو جائے تو اس کی روح بھی پاک ہو جاتی ہے۔ روح کی بھی بندگی ہو جاتی ہے۔

اگر انسان یہ تصور کر کے کہ خدا میرے سامنے ہے میں اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو اس کا کیا حال ہوگا تو کیا اس کے دل میں مال کی خواہش ہوگی۔

کیا اولاد کی خواہش ہوگی؟

کیا دنیا کی خواہش ہوگی؟

نہیں یہ سب خواہشیں مٹ جائیں گی۔ اور جب دنیا کی خواہشات

مٹ جائیں تو دل پاک ہو جاتا ہے۔

آنکھیں پاک ہو جاتی ہیں۔

روح پاک ہو جاتی ہے۔

جسم پاک ہو جاتا ہے۔

جب جسم کو پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے تو روحانی بندگی ادا ہو جاتی ہے۔

## بندگی کیا ہے

پیاری بہنو! بندگی کیا ہے۔ خدا کے آگے جھک جانا۔

بندگی کیا ہے۔ بندگی اطاعت خداوندی ہے۔

بندگی فرشتوں کا طریق ہے۔

بندگی نبیوں کا فعل ہے۔

بندگی اللہ کے ولیوں کا طریقہ ہے۔

عزیز بہنو! بندگی عبادت ہے اور عبادت میں ریاضت کرنا نہایت

افضل ہے۔ راتوں کو نمازِ نفل ادا کرنے سے خداوند تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔

پیارے آقا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اگر تم

نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح ٹیڑھے ہو جاؤ یعنی تمہاری کمر جھک جائے

اور روزے رکھتے رکھتے خشک کانٹے کی طرح ہو جاؤ پھر تمہیں تقویٰ نفع ہی نفع

دے گا۔

﴿نبیہ الغافلین صفحہ ۲۳۱﴾

## اللہ کا بندوں پر حق

پیاری بہنو! رب تعالیٰ کی بندگی کرتی رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم

سب پر حق ہے۔ اسی ضمن میں حدیث پاک پیش کرتی ہوں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

فرماتے ہیں۔ حضور نبیء کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معاذ

کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟

حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اللہ جانے یا اس کا رسول جانے۔

آپ نے فرمایا! اللہ کا بندوں پر حق ہے کہ وہ معبود برحق کی بندگی

یعنی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

پھر فرمایا! معاذ جانے ہو بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟

میں نے عرض کی! اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا! اللہ عزوجل اپنے بندوں کو جنت عطا

فرمائے گا۔

## اللہ کا خیال

پیاری اسلامی بہنو!

اپنے رب عظیم کی بندگی میں زندگی بسر کرنی چاہئے اور جیسا کہ میں

نے بتایا بندگی میں اخلاص ہونا چاہئے۔ یہ کیسی بندگی ہے کہ دل میں کسی اور کا

خیال ہو اور سر رب کی بارگاہ میں جھکا ہو۔

دل میں دولت سے محبت ہو۔

دل میں دنیا سے الفت ہو۔

دل میں بچوں کا پیار ہو۔

دل میں گھروالوں کی محبت پل رہی ہو۔

دل میں سونے چاندی کی محبت ہو۔

دل میں زیورات حاصل کرنے کی تڑپ ہو اور سر رب کی بارگاہ میں

جھکا ہو اور جب نماز کی ادائیگی ہو جائے تو بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ اٹھیں تو

لبوں سے یہی دعا نکلتی ہو یا اللہ مجھے زیورات دے۔ یا اللہ مجھے دولت کی

ضرورت ہے۔ یہ کیسی بندگی ہے؟

## دل کو مرکزِ انوار بناؤ

پیاری بہنو! جب انسان اللہ کا بندہ بن گیا تو پھر اس سے اس کی

محبت طلب کرنی چاہئے۔ دنیا کی چیزیں تو وہ عطا فرماتا ہی ہے لیکن جب وہ

ہوتا ہے جس کے دل میں معبود کے انوار و تجلیات جلوہ گر ہو۔

عابد وہ ہوتا ہے جس کے ہر کام میں معبود کی رضا مندی شامل ہو۔

اقبال فرماتے ہیں!

تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

پیاری بہنو! میری آپ سے یہی التماس ہے کہ خواہشات کو دل

سے نکال دو اور اس مختصر سی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے وقف کر دو اللہ

تعالیٰ کے ذکر کے لئے وقف کر دو کیونکہ خواہشات کو پوجنا بھی شرک کے زمرہ

میں آتا ہے اپنے دل کے کعبہ سے خواہشات کے صنم نکال دو۔ اپنے دل کو

غیر کے خیالات سے پاک کر لو۔ اپنے دل کو صرف رب کی اطاعت میں وقف کر دو۔ تب بندگی مکمل ہوگی۔

## نوافل کے ذریعے قرب خدا

پیاری بہنو!

نوافل کے ذریعے قرب خدا ملتا ہے۔ بندگی کے ذریعہ اللہ کا

قرب حاصل ہوتا ہے۔

عبادت کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

نماز کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ذکر و اذکار کے ذریعے مشکلات کا ازالہ ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں

چاہئے کہ ہم عبادت و ذکر میں مصروف رہیں۔ ایک بات یہ بھی بتاتی چلوں

کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بھی بندگی میں شامل ہے۔

رب تعالیٰ کا ذکر کرنا نہایت افضل عمل ہے۔ اور بندگی کی تکمیل میں

اللہ کا ذکر کرنا بھی شامل ہے۔ لہذا تسبیحات اور رب تعالیٰ کے اسم ذات کا

ذکر خفی و جلی کرنا نہایت شان و عظمت والا عمل ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ فارغ

اوقات میں ذکر و اذکار کیا کریں اور بالخصوص ہر نماز کی ادائیگی کے بعد حسب

توفیق رب اکبر جلّ وعلیٰ شانہ کا ذکر کیا کریں۔

# ذکر بھی کرو درود بھی پڑھو

پیاری بہنو !

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق

اس کے محبوب علیہ السلام کا بھی ذکر کیا کریں اللہ کا فرمان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

اے ایمان والو! تم بھی میرے پیارے رسول

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک

بھیجا کرو۔

﴿سورة الاحزاب آیت ۵۶﴾

پیاری اسلامی بہنو! بندگی میں سب سے اعلیٰ عمل نماز ہے۔ اور نماز

بھی بغیر درود و سلام کے مکمل نہیں ہے۔ تو جو لوگ درود پاک پر فتویٰ بازی

کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ ایسی نماز ادا کریں جس میں درود پاک نہ ہو

ہم تو نماز میں بھی رسول اللہ کا خیال لاتے ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر نماز

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نہ آئے تو وہ نماز بھی قبول نہیں

ہے۔ بندگی تب ہی مکمل ہوگی جب بندگی میں اللہ کی عبادت اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہو۔

## آخری بات

عزیز بہنو! بندگی اطاعت مصطفیٰ کا نام ہے۔ بندگی محبت رسول سے  
کامل ہوتی ہے اگر محبت رسول نہیں تو کوئی عبادت قابل قبول نہیں  
ہے۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

نہیں دل میں عشق رسول تو تیری کافرانہ ہے ہر ادا

نہ نماز تیری نماز ہے نہ اذان تیری اذان ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بندگی اور اپنے محبوب کی اطاعت کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین.



دین قرآن

اظہار رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

اسلامی بہنو ! آج میں آپ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے مقام و مرتبہ، شان و عظمت اور آپ کی اتباع و اطاعت کے حوالہ سے

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں گفتگو کرنے کی سعادت حاصل

کروں گی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مجھے حق بیان کرنے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی  
توفیق عطا فرمائے۔

عزیز بہنو ! اطاعت اللہ کی ہے اور اُس کے مقبول رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے ربِّ اکبر قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ  
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ  
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا.

اور وہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول

ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس یہ لوگ ساتھ ہیں۔

ان کے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی نبیین اور صدیقین

اور شہید اور نیک کام کرنے والے اور یہ لوگ ساتھ

کے لئے اچھے ہیں۔

﴿سورة النساء آیت ۶۹﴾

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو لوگ اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت

کرتے ہیں وہ اس جماعت کے ساتھ ہیں جن پر اللہ کا انعام ہے

☆ جن پر اللہ کا کرم ہے۔

☆ جن پر اللہ کا فضل ہے۔

☆ جن پر اللہ کی رحمت ہے۔

☆ جن پر اللہ کی عنایت ہے۔

☆ جن پر اللہ کی شفقت ہے۔

## اللہ اور رسول سے منہ نہ پھيرو

پياري بہنو !

اس آيت پاک ميں اللہ تعالیٰ اپني اور اپنے رسول کي اطاعت کرنے

والوں کے اچھوں کے ساتھی ہونے کي بشارت عطا فرما رہا ہے اور سورة آل

عمران کي آيت نمبر ۳۲ ميں حکم ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ

اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ .

اے محبوب ﷺ صلي اللہ عليه وآله وسلم آپ

فرماديجئے کہ اطاعت کرو اللہ کي اور رسول اللہ صلي اللہ

عليه وآله وسلم کي اور منہ پھيرنے والے کافروں کو اللہ

پسند نہيں فرماتا۔

اس آيت مبارکہ ميں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپني اطاعت کرنے

اور اپنے رسول کي اطاعت کرنے کا حکم صادر فرما رہا ہے اور حکم دینے کے بعد

ارشاد فرما رہا ہے کہ جو لوگ پيغمبر صلي اللہ عليه وآله وسلم سے اور اللہ تعالیٰ سے

منہ پھیریں اُن کافروں سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہے۔

پیاری بہنو !

اس آیتِ کریمہ سے ایک مقصد اور بھی حاصل ہوا کہ اللہ سے اور رسول سے مسلمان کبھی منہ نہیں پھیر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا کہ منہ پھیرنے والے کافروں سے اللہ خوش نہیں ہے پتہ چلا اللہ تعالیٰ عزوجل سے منہ پھیرنا کفار کا طریقہ ہے اللہ کے رسول سے منہ پھیرنا کفار کا طریقہ ہے اور اُن منہ پھیرنے والوں سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہے اور منہ پھیرنے والا وہ ہے جو اطاعت نہ کرے، جو اللہ کی اطاعت نہ کرے جو رسول اللہ کی اطاعت نہ کرے اُس نے منہ پھیر لیا اور جس نے منہ پھیر لیا وہ کفار کا ساتھی ہے اور کافر سے اللہ خوش نہیں ہے۔

## خوف کی وجہ سے اطاعت

پیاری اسلامی بہنو !

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اطاعت کسے کہتے ہیں اور یہ کیسے کی جاتی ہے تو بتاتی چلوں کہ اطاعت کرنا بعض اوقات مجبوراً بھی ہوتا ہے کہ انسان بعض دفعہ ڈر کی وجہ سے بھی اطاعت کرتا ہے۔

خوف کی وجہ سے بھی اطاعت کرتا ہے۔

حاکم وقت کی اطاعت کی جاتی ہے کہ کہیں حاکم وقت نقصان نہ

پہنچائے بعض دفعہ لالچ میں آکر بھی اطاعت کی جاتی ہے کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ بھائی میں تمہیں ایک ہزار روپیہ دوں گا تم میرا فلاں کام کرو تو اُس کا ایک ہزار روپے کے عوض کام کرنا بھی اطاعت کرنا ہے۔

## اطاعت محبت سے ہو

پیارے بہنو ! اطاعت کے لئے محبت ضروری ہے اور محبت کے لئے اطاعت ضروری ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کو اپنی محبت سے مشروط کیا ہے۔ اور فرمایا ہے میرے محبوب بننا چاہتے ہو میری محبت حاصل کرنا چاہتے ہو میری عنایات چاہتے ہو تو میرے نبی کی اتباع کرو ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

يُحِبِّكُمْ اللَّهُ .

﴿سورة آل عمران آیت ۳۱﴾

اے محبوب فرمادیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو جب تم میری پیروی کرو گے یعنی اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنا لے گا۔

معلوم ہوا اگر قربِ خداوندی کا حصول درکار ہے تو اطاعتِ رسول اختیار کرنی پڑے گی۔

ہے دو جہاں پہ جاری حکومت رسول کی  
سنت خدائے پاک کی مدحت رسول کی  
گر قرب رب کا چاہیے دونوں جہان میں  
اسلامی بہنو کر لو اطاعت رسول کی

## اللہ کی اطاعت کیسے ہو سکتی ہے

پیاری بہنو !

جب تک رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہ کی جائے  
مقصدِ حیات حاصل نہیں ہوتا۔

جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہ کی جائے  
ایمان کامل نہیں ہوتا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صرف اللہ کی اطاعت کرو اللہ کے علاوہ  
اور کسی کی اطاعت شرک ہے۔ میرا ان سے سوال ہے اللہ کی اطاعت کیسے کی  
جاسکتی ہے ؟

کیا تم اللہ کی اطاعت کر سکتی ہو ؟

اطاعت ہے پیروی کرنا، اطاعت ہے اتباع کرنا، اطاعت ہے  
پیچھے چلنا اور اطاعت اسی وقت ممکن ہے جب کوئی نمونہ سامنے ہو۔ جب کوئی  
ماڈل سامنے ہو۔

مثال کے طور پر اگر ہم کسی کی اطاعت کر رہے ہیں تو دیکھیں گے کہ وہ کس طرح چل رہا ہے جس طرح وہ قدم رکھتا ہے بالکل اسی طرح اُس کے پیچھے پیچھے چلیں گے تو یہ اُس کی اطاعت ہوگی۔ یا اگر وہ حکم دے کہ یہ کام کرو تو یہ کام کرنا بھی اطاعت ہے۔

پیاری اسلامی بہنو !

ہم اللہ کی اطاعت کیسے کریں کہ نہ تو وہ چلتا ہے کہ ہم اُس کے پیچھے چلیں نہ وہ کوئی کام کرتا ہے کہ ہم اُس جیسا کام کر کے اُس کی اطاعت کریں

سوال پیدا ہوتا ہے۔

اے اللہ ہم تیری اطاعت کرنا چاہتے ہیں کہ تیرا حکم ہے میری اطاعت کرو اے پروردگار ہم تیری اطاعت کیسے کریں ؟  
ہم تیرے پیچھے کیسے چلیں کہ تو چلنے سے پاک ہے۔  
ہم تیری اتباع کیسے کریں کہ عملی نمونہ کوئی نہیں ہے۔  
ہم تیری پیروی کیسے کریں کہ ہم نے تجھ کو دیکھا نہیں ہے۔  
ہم تیری اطاعت کس طرح کریں ؟  
تو قرآن آواز دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ! اگر تو میری اطاعت کرنا چاہتی ہے تو

پریشان مت ہو میرے محبوب کی اطاعت کر لے۔



میرے رسول کی اطاعت کر لے۔

میرے حبیب کی اطاعت کر لے۔

میرے نبی کی اطاعت کر لے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ .

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔

﴿سورة النساء آیت ۸۰﴾

معلوم ہو اور رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔

## منافقین کی تردید

پیاری بہنو ! ایک مرتبہ تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ حضرت سیدنا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

”جس نے میری اطاعت کی اس نے رب

تعالیٰ جل شانہ کی اطاعت اور جس نے مجھ محبت کی

اُس نے رب تعالیٰ جل شانہ سے محبت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سن کر مسلمان بہت خوش

ہوئے لیکن منافقین کو یہ فرمانِ ذیشان ہضم نہ ہوا اور ان ﴿منافقین﴾ نے

اس قسم کی باتیں کرنی شروع کر دیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے ہیں کہ

ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح خدامان لیں جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ

علیہ السلام کو خدا مان لیا تھا ﴿معاذ اللہ﴾ تو اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی تردید میں یہ آیت ﴿من یطع الرسول﴾ نازل فرمادی۔

﴿تفسیر خازن پارہ ۵ سورۃ النساء﴾

﴿تفسیر روح المعانی پارہ ۵﴾

﴿تفسیر خزائن العرفان پارہ ۵﴾

﴿درس قرآن سورۃ النساء ص ۲۲۲﴾

﴿تفسیر نعیمی پارہ ۵ ص ۲۳۷﴾

## میرے محبوب کو دیکھو

پیاری بہنو!

ثابت ہوا اطاعت رسول ہی اللہ کی اطاعت ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول ہر فعل حکم خدا کے مطابق ہوتا ہے ہم رب کو نہیں دیکھ سکتے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں کامل نمونہ عطا فرمادیا کہ اگر تم دیکھنا چاہتے ہو کہ کیسے اپنے رب کی اطاعت کریں تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو۔

☆ میرے محبوب کے افعال کو دیکھو۔

☆ میرے محبوب کے اعمال کو دیکھو۔

☆ میرے محبوب کے اقوال کو دیکھو۔

☆ میرے محبوب کا عبادت کرنا دیکھو۔

☆ میرے محبوب کا اخلاق دیکھو۔

☆ میرے حبیب کا چلنا دیکھو۔

☆ میرے محبوب کا اٹھنا بیٹھنا دیکھو۔

☆ میرے محبوب کا سونا دیکھو۔

☆ میرے محبوب کا جاگنا دیکھو۔

☆ میرے محبوب کی تبلیغ دیکھو۔

☆ میرے محبوب کا جہاد دیکھو۔

اور میرے محبوب کی پیروی کرو جب تم میرے محبوب کی پیروی کر لو گے تو پھر اس پیروی میں میری پیروی بھی ہو جائے گی۔

جب تم میرے رسول کی اتباع کرو گے تو اسی اتباع میں میری اتباع ہو جائے گی۔

جب تم میرے نبی کی اطاعت کرو گے تو اسی اطاعت میں میری اطاعت ہو جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پہلے اپنے محبوب کی اطاعت کا ذکر فرمایا۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ .

﴿سورہ النساء آیت ۸۰﴾

## یہ حکم خدا ہے

میری پیاری پیاری بہنو !

قرآن ہمیں بار بار حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت

کرنے کا حکم فرما رہا ہے۔

ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے کا آرڈر دے رہا

ہے۔

آئیں ایک آیت کریمہ کا شان نزول سماعت فرمائیں۔

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے ابھر جناب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز

دی آپ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو جلدی جلدی

نماز ختم کی اور بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم

ارشاد فرمائیں ؟

پیارے آقا و مولیٰ تاجدار انبیاء حبیب خدا حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! کہ جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو تم

نے فوراً میری بات کیوں نہ سنی ؟

حضرت سعد نے عرض کی ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

نماز ادا کر رہا تھا اور نماز ادا کرتے ہی حاضر خدمت ہو گیا ہوں۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمادی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ

وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ .

ترجمہ! اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے

بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب رسول تمہیں اسی چیز کے

لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے گی۔

﴿پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲۲﴾

پیاری بہنو! اس حکم خداوندی سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ

کی منشا یہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بلائیں تو آپ کی اطاعت میں نماز کو چھوڑ دو اور میرے محبوب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی بات سنو۔

## جہاں سے نماز چھوڑو

واجب الاحترام اسلامی بہنو!

غور فرمائیں! ہمیں قرآن پاک کون کونسے مقامات پر اللہ کے

رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دے رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ جب تمہیں اللہ

جل شانہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائے تو نماز کو بھی چھوڑ دو اور اس کا

طریقہ یہ ہے کہ تم نے جہاں سے نماز چھوڑی ہے وہیں سے شروع کرو اس

طرح کہ اگر تم نے ایک سجدہ ادا کیا ہے دوسرا سجدہ ادا نہیں کیا اور ایک سجدے کے دوران تمہارے کانوں میں رسول کی آواز آتی ہے تو تم نماز کو وہیں روک دو اور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی پیروی کرو محبوب تمہیں جس کام سے بھیجیں وہ کام کرو اور پھر وہیں سے آکر تم اپنی نماز کو دوبارہ ادا کرو۔ اس کے لئے تکبیر اور ثنا کی ضرورت نہیں ہے۔

بلکہ جہاں سے نماز چھوڑی ہے ایک سجدہ ادا کیا ہے تو آتے ہی دوسرا سجدہ ادا کرو اور اپنی بقایا نماز مکمل کرو۔

## اطاعت اور عبادت ضروری ہے

پیاری بہنو ! یہ ہے اطاعت رسول میں عبادت کا طریقہ ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نماز کو چھوڑ کر رسول کی بات سن لی جائے تو اس کا مطلب ہے کہ رسول کی بات کی اہمیت نماز سے زیادہ ہوگئی۔ جب عبادت چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی جائے تو عبادت کا درجہ اطاعت رسول سے کم ہو گیا۔

واجب الاحترام بہنو ! عبادت کا درجہ اپنی جگہ پر ہے لیکن عبادت سے زیادہ اطاعت رسول کو اہمیت اسی لئے دی گئی ہے کہ کوئی شخص صرف عبادت ہی کو سب کچھ نہ سمجھ لے اگر رسول کی اطاعت اُسے قبول نہیں تو اس کی پڑھی ہوئی نماز اللہ تعالیٰ کو بھی قبول نہیں ہے۔

واجب الاحترام پیاری بہنو ! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے آج بھی ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں رہنے کی کوشش کرتا ہے اور منافق اطاعت سے دُور ہے منافقین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہری حیات میں بھی اطاعت کرنے کے قائل نہ تھے بلکہ اطاعت و اتباع رسول سے بھاگتے تھے۔

وہ کہتے تھے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کیوں کریں؟ اور آج بھی منافقین اسی طرح کا عقیدہ رکھے ہوئے ہیں جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمہ وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں مشغول رہتے اور آج بھی صحابہ کرام کے پیروکار اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مصروف عمل ہیں الحمد للہ !

## اطاعتِ رسول قَرَبِ خُدا کا ذریعہ

اسلامی بہنو ! میں نے آیت کریمہ آپ کے سامنے پیش کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے محبوب کی اتباع کرو جب تم میرے محبوب کی اتباع کرو گے میرے رسول کی اطاعت کرو گے تو میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا یعنی اگر ہم چاہتے ہیں کہ بارگاہِ خدا میں محبوبیت کا درجہ حاصل کر لیں تو ہم کو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنی پڑے گی۔

اطاعتِ رسول قَرَبِ خُداوندی کا ذریعہ ہے۔

اطاعتِ رسول اللہ کی بارگاہ میں محبوب بننے کا طریقہ ہے۔

اطاعتِ رسول قرآن پاک کا امر ہے۔

اطاعتِ رسول جنت کا ثمر ہے۔

اطاعتِ رسول کرنے سے انسان کی دین و دنیا میں ترقی ہے۔

لہذا ہم کو چاہیے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت

میں مصروف رہیں اور اطاعتِ رسول کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنالیں اور اللہ

سے ”يُحِبُّكُمْ اللَّهُ“ کا انعام حاصل کریں۔

محبوب ہے خدا کا بننا اگر تمہیں

کرتی رہو سدا تم اطاعت رسول کی

## حدیث مبارکہ

پیاری بہنو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

”من اطاعني فقد اطاع الله من عصاني

فقد اصاع الله.“

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی

اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے



اللہ کی نافرمانی کی۔“

﴿ کتاب الشفا قاضی عیاض اندلسی ج ۲ ص ۸ ﴾

اس حدیث پاک میں بھی قرآن پاک کی آیت مبارکی یہی تشریح و تفصیل ہے آج کوئی شخص خود کو مسلمان کہے لیکن اطاعتِ رسول کا منکر ہو اُس شخص کے بارے میں صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ وہ شخص اللہ اور اُس کے رسول کے فرامین کا منکر ہے۔

## ایمان والوں کیلئے حکم

واجب الاحترام اسلامی بہنو ! اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ہے اطاعتِ رسول کرو، اسی ضمن میں ایک اور آیت مبارکہ سماعت فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

الرَّسُولَ .

” اے ایمان والو ! حکم مانو اللہ اور حکم مانو

رسول کا۔“

﴿ پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت ۵۹ ﴾

## ہم ایمان والے ہیں

پیارے بہنو ! اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان

ہے کہ اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں ارشاد فرمایا۔

اے ایمان والو !

یعنی اللہ ایمان والوں کو حکم دے رہا ہے۔

معلوم ہوا اللہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وہی کرے گا جو ایمان والا ہوگا الحمد للہ ہم سنی خوش قسمت ہیں کہ اطاعت رسول کرنا ہماری روح میں بھی شامل ہے اور جب روزِ اَلْسُٹ ہم نے بلی کہا تو وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی میں کہا تھا اطاعت کرنا ہماری روح میں شامل ہے اس لئے کہ ہم ایمان والے ہیں۔

ایمان والے اطاعت والے ہیں۔

بے ایمان شرارت والے ہیں۔

ایمان والے پیروی والے ہیں۔

بے ایمان گمراہی والے ہیں۔

ایمان والے صداقت والے ہیں۔

بے ایمان والے کذب و افتراء والے ہیں۔

ایمان والے اتباع والے ہیں۔

اور بے ایمان اصاع والے ہیں۔

ہم ہمیشہ اطاعت رسول کرتے رہیں گے کہ ہمارے دل کی صدا بھی

ہے اور حکم خدا بھی آئیں اطاعت کے حکم پر قرآن پاک کی ساتویں آیت  
مبارک سماعت فرمائیں۔

پارہ نمبر ۲۶ میں ارشاد ہوتا ہے !

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا  
أَلِيمًا.

اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لیجائے گا جن  
کے نیچے نہریں رواں ہیں اور جو پھر جائے گا اسے  
دردناک عذاب فرمائے گا۔

﴿پارہ نمبر ۲۶ سورۃ فتح آیت نمبر ۱﴾

یہ آیت مبارکہ بیعت رضوان کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے اطاعت رسول میں رہتے ہوئے کعبہ کا طواف نہ کرنے اور کعبہ  
کی زیارت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

پیاری بہنو! کعبہ کا طواف کرنا بھی اللہ کی عبادت ہے اور کعبہ کی  
زیارت بھی عبادت خداوندی ہے لیکن حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے محبت و اطاعت میں رہتے ہوئے اطاعت کو عبادت پر فوقیت  
دی۔

پیاری بہنو !

ذہن میں آتا ہے کہ کوئی عمل بھی نقصان نہ دے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟  
جب ہر عمل ہی اطاعت خدا میں اور اطاعت رسول میں گزرے گا تو  
وہ عمل کیسے نقصان دے سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے مہر مثبت کر دی کہ تم اطاعت  
کرتے رہو اور اطمینان رکھو کہ تمہارا ہر فعل جو اطاعت میں ہوگا اور ہر قول جو  
اطاعت ہی ہوگا اس کا اجر ہے اور فائدہ ہی ہے نقصان نہیں ہے۔

اطاعت مصطفیٰ کی چین دیتی ہے دو عالم میں  
اطاعت کرنے والے غم سے ہر دم دُور رہتے ہیں

## حضور کی حاکمیت

پیاری بہنو ! آئیں قرآن مقدسہ کی آیت مبارکہ سماعت فرمائیں  
رب قدر جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ .

تو اے محبوب تمہیں تمہارے رب کی قسم وہ

مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے

جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

﴿پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۵﴾

اس آیت مبارکہ سے بھی پتہ چلا کہ اطاعت رسول کرنا اور حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماننا فرض عین ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب الشفاء میں لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کی طرف سے جہنم کے طبقات کے بارے میں حکایت کی ہے کہ جس روز ان کافروں کے چہرے آگ میں ادھر ادھر پلٹا کھائیں گے تو کہیں گے اے کاش ہم اللہ کی اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے جب وہ اس موقع پر آپ کی اطاعت کی خواہش کریں گے لیکن اُس وقت اُن کی یہ خواہش ان کو نفع نہ دے گی۔

﴿کتاب الشفاء ج ۲ ص ۸﴾

پیاری بہنو!

آج اطاعت رسول کا قبول کرنا آخرت میں کام آئے گا اُس وقت خواہش کرنا کہ کاش ہم رسول کی اطاعت کرتے کاش ہم رسول کی پیروی کرتے کوئی نفع نہ ہوگا اعلیٰ حضرت بریلوی نے اسی لئے کہا۔

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

قیامت کے روز تو سب ہی مان جائیں گے قیامت کے دن تو ہر

ایک کوچ اور جھوٹ کا پتہ چل جائے گا۔

مزہ تو تب ہے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانا جائے

آج اُن کی اطاعت کی جائے آج اُن کی سنتوں پر عمل کیا جائے۔

## ترکِ سنتِ حرام ہے

پیاری بہنو !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو جان بوجھ کر ترک کرنا

اور بغیر شرعی عذر کے ترک کرنا حرام ہے۔

حضور کی اطاعت اُن کی سنتِ مبارکہ پر عمل کرنے سے ہوگی۔

اُن کی اطاعت اُن کے فرامین بجالانے میں ہوگی۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ اطاعت رسول کے لئے سنتِ رسول کا سہارا

لیں۔

اطاعت رسول کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین

اقدم پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

## اللہ اور رسول کا حکم

پیاری بہنو !

آئیں اطاعت رسول پر فرمانِ رحمانِ ذیشانِ سماعت فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ .

اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو

اطاعت کرو اور سُن سنا کر اس سے نہ پھرو۔

﴿پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲۰﴾

اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ایک تو اللہ اور

اُس کے رسول کی اطاعت کرو دوسرا سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ سُن سنا کر اُس

حکم سے پھرتے جاؤ۔

پیارے بہنو !

اگر کوئی شخص کسی کی باتوں میں آ کر اللہ اور اُس کے رسول کی

اطاعت کو ترک کر دے اُس جیسا بد بخت کوئی نہیں ہو سکتا۔

حضور کی اطاعت کرنا ایسا افضل عمل ہے کہ جس کا انجام انعام پر ہے

اور انعام ایسا اعلیٰ ہے کہ اطاعت کرنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔

آئیں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک واقعہ جو

حدیث شریف میں ہے سماعت فرمائیں۔

شیر خدا فاتح خیر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہیں کسی وجہ سے

مولا علی علیہ السلام نماز عصر ادا نہ کر سکے آپ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں لیکن حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی بیٹھ جاؤ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بیٹھ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی علیہ السلام کے زانو پر اپنا سر انور رکھا اور لیٹ گئے حضرت علی المرتضیٰ کے دل میں لمحہ بھر کے لئے نماز کا خیال آیا پھر فوراً ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ ذیشان ذہن میں آیا۔

پیاری بہنو !

عجیب لمحہ ہے ایک طرف عبادت ہے دوسری طرف اطاعت ہے۔

ایک طرف رب کی بندگی ہے دوسری طرف رسول کی پیروی ہے۔

ایک طرف سجدہ ہے دوسری طرف سید الساجدین ہے۔

ایک طرف صلوة ہے دوسری طرف صاحب الصلوة ہے۔

ایک طرف رحمت ہے دوسری طرف رحمۃ للعالمین ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اطاعتِ رسول پر عبادتِ خدا کو

قربان کر دیا۔

اطاعتِ رسول پر بندگی قربان کر دی۔

اطاعتِ رسول پر سجدے کی قربانی دے دی۔

اطاعتِ رسول کے لئے حسین سجدے میں قربانی دے رہا ہے حسین

کا باپ علی اطاعتِ رسول کے لئے سجدے کی قربانی دے رہا ہے بیٹا بھی

اطاعت میں مصروف ہے باپ بھی اطاعت میں مصروف ہے اور ایسی

اطاعت کی ایسی اطاعت کی کہ پھر قیامت تک کوئی نہ علی جیسی اطاعت کر سکتا



ہے نہ حسین علیہ السلام جیسی اطاعت کر سکے گا۔

پیاری بہنو !

حضرت علی المرتضیٰ نے اطاعتِ رسول میں نماز چھوڑ کر مثال قائم کر دی اور ہر مسلمان کو درس دے دیا کہ وہ نماز جو اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ہو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ صرف نماز ہی پڑھ لینے سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ کیا نماز ادا کرنے سے قائم ہو جاتی ہے؟

نہیں نماز کو قائم رکھنے کے لئے بھی کچھ کرنا پڑتا ہے اور وہ اطاعتِ رسول ہے بغیر اطاعتِ رسول کے نہ نماز قائم ہو سکتی ہے نہ کوئی عمل قابل قبول ہو سکتا ہے۔

## اطاعتِ رسول سے کس نے منہ پھیرا

پیاری بہنو !

اطاعتِ رسول سے منہ کس نے موڑا؟

منافقین نے جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے حدیث پاک پیش کی کہ جب حضور نے فرمایا میری اطاعت کرو میری اطاعت کرنے سے اللہ کی اطاعت بھی ہو جائے گی تو منافقین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں اس طرح مانیں جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کو مانا تو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے رد میں آیت نازل فرمادی۔

”مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ“

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ

کا حکم مانا۔

﴿سورة النساء آیت ۸۰﴾

پیاری بہنو !

منافقین نماز پڑھتے تھے..... منافقین عبادت کرتے تھے.....

منافقین نیک عمل کرتے تھے۔

لیکن ان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغض تھا اور

قرآن پاک میں بھی ان منافقین کا رد ہو گیا۔

اب ہمارے سامنے دو راستے ہیں دونوں کا ذکر قرآن میں ہے

دونوں کا ذکر حدیث میں ہے۔

ایک راستہ ہے اطاعت کا۔

ایک راستہ ہے انکار کا۔

ایک کہتا ہے قرآن کا حکم مانو۔

دوسرا کہتا ہے قرآن کا حکم مت مانو۔

ایک اطاعت والا ہے۔

دوسرا شرارت والا ہے۔

ایک صحابہ والا ہے۔

دوسرا منافقین والا ہے۔

ایک صدیق اکبر والا ہے۔

دوسرا ذوالنحو یصرہ ہے۔

ایک فاروق اعظم والا ہے۔

دوسرا ابن ابی والا ہے۔

ایک عثمان غنی والا ہے۔

دوسرا آل حرب والا ہے۔

ایک حضرت علی والا ہے۔

دوسرا منافقین والا ہے۔

اب فیصلہ کرنے والے خود فیصلہ کر لیں کہ قرآن والا راستہ اختیار

کرنا ہے یا شیطان والا۔ صحابہ والا طریقہ اختیار کرنا ہے یا منافقین والا۔

## رسول کی اطاعت کرو

پیاری بہنو !

قرآن کہتا ہے رسول کی اطاعت کرو۔

صحابہ کہتے ہیں رسول کی اطاعت کرو۔

اولیا کہتے ہیں رسول کی اطاعت کرو۔

اصفیا کہتے ہیں رسول کی اطاعت کرو۔

شہدا کہتے ہیں رسول کی اطاعت کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم قرآن پاک

میں آیا ہے۔

”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ.“

”اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول۔“

﴿سورة النساء آیت ۵۹﴾

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ .

رسول کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اطاعت ہے۔

﴿سورة النساء آیت ۸۰﴾

آئیں ایک اور آیت مبارکہ سماعت فرمائیں۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

اے محبوب آپ فرما دیجئے اطاعت اللہ کی کرو

اور اس کے رسول کی۔

﴿سورة آل عمران آیت ۳۲﴾

اور ایک جگہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَا تَأْكُمُ الرَّسُولَ فخذوه وَمَا نَهَاكُمْ

عنه فانتهوا .

اور جو کچھ تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا  
فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز  
رہو۔

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۷﴾

واجب الاحترام اسلامی بہنو!

اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دے رہا ہے۔

کہ میرے محبوب کی مرضی کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے اگر وہ تمہیں  
کچھ عطا فرمائیں تو اس میں پس و پیش نہیں کر سکتے تمہیں اختیار نہیں ہے کہ  
میرے محبوب تمہیں جو چیز عطا فرمائیں اس کے بارے میں تم انکار کرو اور  
جس سے منع فرمائیں وہ کرو۔

پیاری بہنو!

یہ حکم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اب مسلمان اس حکم پاک کے  
پابند ہیں دیکھا جائے تو اس حکم پر عمل کرنے سے اطاعت کامل ہو جاتی ہے  
لہذا یہ آیت مبارکہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کے حوالہ  
ہی سے ہے میں نے متعدد آیات قرآنی آج کے درس میں پیش کیں جن میں  
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی اطاعت کرنے کا حکم صادر فرمایا اور محبوب کی  
اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے کر دوئی کا فرق مٹا ڈالا اور اس کے ضمن میں

کچھ فرامین رسول بھی پیش کیے۔

اب اُس آیت کریمہ کا شان نزول پیش کرتی ہوں جس کو میں نے  
آج کے متبرک درس قرآن کا موضوع بنایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے جانثار صحابی اور سچے عاشق تھے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو  
نہایت غمگین تھے ڈرتے ڈرتے عرض گزار ہوئے ! یا رسول اللہ یا حبیب  
اللہ جب تک میں آپ کے چہرہ اقدس کی زیارت نہ کر لوں مجھے چین حاصل  
نہیں ہوتا مجھے سکون نہیں ملتا جب تک آپ کی پیاری اور مقدس گفتگو نہ سن  
لوں مجھے قرار نہیں ملتا آپ کی گفتگو تو وہ ہے جس میں صرف حق ہی حق ہے  
جس کے بارے میں رب کائنات نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ

يُوحَىٰ.

یا رسول اللہ آپ کے بارے میں کیا کہوں۔

﴿سورة النجم آیت ۳، ۴﴾

تُو شَاهِ خَوَابِا تُو جَانِ جَانَا هِي چِر اُم الْكِتَابِ تِيرَا  
نَه بِن سَكِي هِي نَه بِن سَكِي گَا مِثَالِ تِيرِي جَوَابِ تِيرَا

میں تیرے حُسنِ بیاں کے صدقے میں تیری میٹھی زبان کے صدقے  
برنگِ خوشبوِ دلوں میں اُترا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا  
(علامہ صائمِ چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

یا رسول اللہ میں یہاں تو آپ کی زیارت سے اپنے من کو خوشی کرتا  
ہوں لیکن سوچتا ہوں جب قیامت کے دن ہوگا روز حساب کے بعد آپ  
جنت میں تشریف لے جائیں یقیناً آپ کی عطا سے مجھے بھی جنت حاصل  
ہو جائے گی لیکن آپ وہاں اپنے درجے کے مطابق اعلیٰ ترین مقام محمود پر  
فائز ہوں گے اور میں کسی نیچے ہلکے درجے میں ہوں گا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو آپ کو دیکھ نہیں سکوں گا میں  
آپ کے فرامین مقدس نہ سن سکوں گا۔

پیاری بہنو !

میرا وجدان کہتا ہے حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب  
یہ جملہ بولا ہوگا تو ان کی آنکھیں ضرور نم ہوئی ہوں گی جب انہوں نے یہ  
کلمات ادا کئے ہوں گے تو ہجر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال سے اُن  
کی آواز میں تڑپ پیدا ہوئی ہوگی اُن کی آنکھوں سے اشکوں کی برسات  
جاری ہوگئی ہوگی اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے غلام کی محبت پر  
بھی پیارا آگیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

تسلی دی ہوگی کہ فکر نہ کرو رب تعالیٰ بہتر فرمائے گا۔

پیاری بہنو !

جب حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مجاہدہ عرض پیش کی تو اللہ تعالیٰ کا فرمان لے کر حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام حاضر ہو گئے عرض کی یا رسول اللہ اپنے غلام کو خوشخبری دیں۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ

أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ

وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا.

وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی اطاعت کی اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطاعت کی یہ سب

لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا

ہے یعنی نبین صدیقین شہداء اور صالحین۔

﴿سورة النساء آیت ۶۹﴾

تفسیر خزان العرفان میں سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

دیگر مفسرین نے اس آیت مبارکہ کا شان نزول یہ فرمایا ہے۔

پیاری بہنو !

آج بھی جو مسلمان یہ چاہے کہ بروز قیامت ہمیں حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا قرب حاصل ہو۔



ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ حاصل ہو۔

ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ہی جنت میں رہیں ان کے لئے ہمیں حکم ہے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اطاعت کرنے کا اجر تمہیں آخرت میں جنت اور جنت میں قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں ملے گا اس روایت کی راوی حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

پیاری بہنو !

ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ اپنے پیارے آقا و مولا کی اطاعت میں رہیں آپ کی سنتوں پر عمل کریں آپ کے اہل بیت سے عقیدت رکھیں اور صحابہ سے محبت کریں اور سنت سے عشق کریں اور سچے ایمان والے بنیں کہ۔

” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ “

﴿پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲۰﴾

واجب الاحترام اسلامی بہنو !

آج ایسا خطرناک دور ہے کہ جس میں ایمان والوں کے ایمان کو کمزور کرنے کی سازشیں جاری ہیں نام نہاد کلمہ گو بھی کفار کے ساتھ اس معرکہ حق و باطل میں باطل کے عزائم کو تقویت دینے میں صف بہ صف نظر آتے ہیں۔

آج اہل اسلام کے اذہان کو توحید کی آڑ لے کر شانِ رسالت سے

دُور کیا جا رہا ہے یہ لوگ اس انداز سے گفتگو کرتے ہیں کہ عام سادہ لوح شخص ان کے دامِ فریب میں جکڑا جاتا ہے ان لوگوں کی گفتگو کا حاصل یہی ہوتا ہے کہ صرف اللہ ہی اللہ کرنا چاہیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ کے بندے اور مخلوق ہیں خالق تو وہ ذات ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا پھر کہتے ہیں سنی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رسول کو ملا دیتے ہیں اور ایک برابر درجہ دیتے ہیں میں آج اس موضوع پر درس قرآن میں تھوڑی سی گفتگو کروں گی تاکہ یہ علم ہو جائے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

## یہ بہتان ہے

پیاری بہنو!

جہاں تک یہ بات کہ ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کے برابر درجہ دیتے ہیں یہ تو سراسر غلط ہے اور ہم پر بہتان ہے ہمارا عقیدہ کبھی بھی یہ نہیں رہا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کو اللہ کے درجات کے مطابق کہا ہو بلکہ ہمارا اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نبی ہی نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب بھی ہیں۔

## اہلسنت کا عقیدہ

ہمارا عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق ہے۔

حضور مخلوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ رازق ہے۔

حضور مرزوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ بنانے والا ہے۔

حضور بننے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سجانے والا ہے۔

حضور سجنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

حضور اللہ تعالیٰ سے لینے والے ہیں۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

مرا محمد خدا نہیں ہے خدا سے لیکن جدا نہیں ہے

جواب انکا کہاں سے لاؤں جواب انکا بنا نہیں ہے

پیاری بہنو!

ہمارا یہ عقیدہ خود ساختہ عقیدہ نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے عین

مطابق ہے۔

آج لوگ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو ساتھ ساتھ تو نہیں لکھنا چاہیے ساتھ نہیں ملانا چاہیے تو میں قرآنی آیات

سے ثابت کروں گی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رب تعالیٰ جل شانہ ساتھ ساتھ ہیں اور انہیں الگ الگ کرنے کی جرأت کسی میں نہیں ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ النساء آیت ۱۳ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا !

”وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ“

جو حکم مانے اللہ اور اُس کے رسول کا

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی اطاعت کے لئے اپنے رسول کو

ساتھ ساتھ رکھنا ہے۔

بلکہ ایک جگہ فرمایا !

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ .

جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اُس نے

اللہ کی اطاعت کی۔

﴿سورہ النساء آیت ۸۰﴾

تو اللہ اپنے محبوب کو اپنے سے جدا نہیں کر رہا تو یہ لوگ کیوں لکھ رہے

ہیں گویا یہ خدا سے جنگ کر رہے ہیں۔

آئیں آیت کریمہ سماعت فرمائیں !

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

اے ایمان والو ! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر۔

﴿سورة النساء آیت ۱۳۶﴾

اللہ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہارا دوست ہوں بلکہ دوستی کے لئے رسول کو ساتھ رکھا اگر آج کوئی کہے میں اللہ کو دوست مانتا ہوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست نہیں سمجھتا کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟ ﴿نہیں﴾ تو پھر جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ اور رسول کی قربت نہیں ہے وہ لوگ درحقیقت قرآن کے منکر ہیں اور گمراہ ہیں بے دین ہیں۔

کیونکہ قرآن میں اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ تو رکھ رہا ہے اور پھر سب سے اعلیٰ قربت کا ذکر فرماتا ہے۔

ثُمَّ دَنَىٰ فَتَدَلَّىٰ. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے قریب

ہیں جیسے کمائیں آپس میں ملتی ہیں بلکہ اس سے بھی

زیادہ۔

﴿سورة النجم آیت ۸، ۹﴾

اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ رکھے اور کوئی کہے کہ ساتھ نہیں کہنا چاہیے ایسا شخص درحقیقت بے ایمان ہے آئیں ایک اور آیت کریمہ سماعت فرمائیں۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ

## شَدِيدًا الْعِقَابِ .

اور جو اللہ اور اُس کے رسول سے مخالفت  
کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

﴿پارہ نمبر ۹ سورۃ الانفال آیت ۱۳﴾

پیاری بہنو !

جب اللہ تعالیٰ عزوجل کی مخالفت ہوگئی تو باقی کیا بچا لیکن اللہ نے  
صرف اپنی اپنی مخالفت کرنے والے کی مذمت نہیں فرمائی بلکہ اپنے ساتھ  
اپنے رسول کے مخالف کے لئے عذاب کی وعید ارشاد فرمائی ہے۔  
آئیں پارہ نمبر ۱۰ سے آیت ملاحظہ فرمائیں۔

وَإِذَا نَجَّيْنَا النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ يَوْمَ

الْحَجِّ الْأَكْبَرِ .

اور منادی پکار دیتا ہے کہ اللہ اور اس کی طرف  
سے سب لوگوں میں حج اکبر کے دن کہ اللہ اور اس کا  
رسول مشرکین سے بیزار ہیں اگر تم توبہ کرو۔

﴿سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳﴾

آیت مبارکہ یہ بتا رہی ہے کہ ندا دینے والا ندا دیتا ہے کس کی طرف  
سے اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اگر کوئی کہے  
کہ صرف اللہ ہی کو مانو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں

ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے بس ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سامنے کچھ نہیں جانتا معاذ اللہ۔

پیاری بہنو !

یہ باتیں نہ صرف گمراہ کرنے کی ہیں بلکہ ان باتوں میں کفر و الحاد کی بو آ رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا مقام ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ہر معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ ساتھ رکھتا ہے۔

پیاری بہنو !

آج کل گمراہی کی ایک بات بہت پھیلائی جا رہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں دے سکتا میرے لئے اللہ ہی کافی ہے ﴿اللہ ہی کافی ہے﴾ ﴿اللہ ہی﴾ کافی ہے ﴿اللہ ہی﴾ اب میں آپ کے سامنے وہی آیت مبارکہ پیش کروں گی جس میں اللہ ہی کافی ہے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

پارہ نمبر ۱۰ سورۃ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے !

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ.

”اور کیا اچھا ہوتا ہے اگر وہ اس پر راضی

ہوتے جو اللہ اور رسول نے اللہ اور رسول نے ان کو دیا

اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے۔“

﴿پارہ نمبر ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۵۹﴾

پیاری بہنو! بات یہاں ختم نہیں ہوگئی آگے ارشاد ہوتا ہے۔

سَيُنْزِلُ عَلَيْنَا مِنَ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ

اب دیتا ہے اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی

طرف رغبت ہے۔

اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فضل سے دیتے

ہیں تو یہ قرآن کی عین منشا کے مطابق ہے۔

اب بھی اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ضرورت

نہیں بلکہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے تو یہ عقیدہ قرآن پاک کے خلاف ہے

کیونکہ قرآن پاک تو یہ فرما رہا ہے کہ ہمیں اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے

عطا فرماتے ہیں۔

## اللہ کی عطائی کی عطا

پیاری بہنو!

اللہ بھی عطا فرماتا ہے۔

رسول بھی عطا فرماتا ہے۔

لیکن یہ بات ہم کہتے ہیں کہ اللہ ذاتی طور پر عطا فرماتا ہے اور حضور



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجازی طور پر اللہ تعالیٰ سے لے کر عطا فرماتے ہیں اور اس کی دلیل یہ حدیث پاک ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

”اللہ یُعْطِی وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ“

”اللہ تعالیٰ مجھے فرماتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔“

پتہ چلا رسول کے لئے صرف اللہ ہی کافی ہے اور ہمارے لئے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے بلکہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ساتھ ہیں الگ الگ نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کی ذات بابرکات کے مظہر ہیں اور صفات کے بھی مظہر ہیں۔

اسی لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا !

مرا محمد خدا نہیں ہے خدا سے لیکن جدا نہیں ہے

جواب اُن کا کہاں سے لاؤں جواب اُن کا بنا نہیں ہے

پیاری بہنو !

اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۰۶ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ایک راز کھول دیا اس آیت میں بھی اللہ کے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک اپنے ساتھ فرمایا چنانچہ حکم ہوتا ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا

وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَارْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ

اللَّهِ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا  
الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ.

” اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور

کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس

انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف

ہے وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی

اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں۔“

﴿پارہ نمبر ۱۱۰ سورۃ توبہ آیت ۱۰۷﴾

تم کبھی کھڑے نہ ہونا بے شک وہ مسجد پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد

پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے۔

پیاری اسلامی بہنو!

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یہ عقدہ کھول دیا کہ خواہ مسجد ہے اور مسجد

کی طرح بنی ہے اور بڑی خوبصورت بنی ہے اس میں لوگ صاف ستھرا ہونا

چاہتے ہیں اس مسجد کی بنیاد تقویٰ ہے پرہیزگاری ہے لیکن یہ لوگ اللہ و رسول

کے دشمن ہیں یعنی منافق ہیں جو اللہ اور رسول کا ذکر مبارک ساتھ ساتھ نہیں

کرنا چاہتے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے بخوبی واقف ہے اسی لئے اُس نے

حکم ارشاد فرمایا کہ اس مسجد کو جلا دیا جائے چنانچہ وہ مسجد جلا دی گئی۔

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مسجد بہت بُری ہے اور جلا دینے

کے قابل ہے جہاں منافقین اپنا اڈہ بنا کر سازشیں کریں۔

آج بھی اسی طرح کی بے شمار مساجد بن رہی ہیں جو لوگ منافقین کی سی سوچ رکھتے ہیں یہ بظاہر مومن حقیقتاً منافقین ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے یہ منافقین چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کو مٹایا جائے گا۔

پیاری بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے محبوب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے علم غیب عطا فرما رکھا تھا اسی لئے آپ نے ایسے لوگوں کی نشاندہی فرما رکھی ہے یہ پرہیزگاری بہت کرتے ہیں، قرآن پاک بہت پڑھتے ہیں۔

نمازیں بہت پڑھتے ہیں۔

روزے بہت رکھتے ہیں۔

تبلیغ بہت کرتے ہیں۔

حج و عمرے بہت کرتے ہیں۔

صدقات و خیرات بہت کرتے ہیں۔

مساجد بہت بنواتے ہیں اور اپنی مساجد کا نام بھی تقویٰ وغیرہ رکھتے ہیں چونکہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں اور ظالم ہیں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

”وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ“

”اللہ ظالمین کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔“

﴿سورة التوبة آیت ۱۹﴾

پیاری بہنو !

میں نے آپ کے سامنے آیاتِ قرآنیہ پیش کیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ساتھ رکھا اب رسول کو اللہ سے الگ کون جانے لیکن جو بھی جانے اور نہ مانے اُس کے جہنم میں ٹھکانے ہیں آئیں سورة النور کی تلاوت کریں۔ حکم ہوتا ہے۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ

بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ .

اور جب بلائے جائیں اللہ اور رسول کی طرف

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں فیصلہ

فرمادیں تو جہی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے۔

﴿سورة النور پارہ ۱۸ آیت ۲۸﴾

پیاری بہنو !

آگے حکم ہوتا ہے۔

وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ

أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ

يُحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ بَلْ أُولَئِكَ هُمُ

﴿سورة النور آیت ۵۰﴾

اور اگر ان میں ڈگری ہو تو اس کی طرف آئیں  
مانتے ہوئے کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک  
رکھتے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر  
ظلم کریں گے بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں۔

پیاری بہنو !

اسی جگہ آگے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سبق دے رہا ہے۔

إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

جب اللہ اور رسول کی طرف بلا کے جائیں اور

رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ فیصلہ فرمادیں تو اب

کیا کریں۔

أَنْ يَقُولُوا ..... کہ عرض کریں۔

سَمِعْنَا ..... ہم نے سنا۔

وَأَطَعْنَا ..... اور حکم مانا۔

آگے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں ارشاد فرما رہا ہے کہ جو

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہیں اللہ اور رسول

کے بلائے جانے پر حاضر ہوتے ہیں ان کے بارے میں فرما رہا ہے۔

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ .

اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔

﴿سورة النور آیت ۵۱﴾

پیاری بہنو ! بات یہاں ختم نہیں فرمادی بلکہ آگے رب عظیم ارشاد

فرما رہا ہے۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ

وَيَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ .

جو حکم مانے اللہ کا اور اس کے پیارے رسول

﴿حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کا

اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگار کرے تو یہی لوگ

کامیاب ہیں۔

﴿سورة النور آیت ۵۲﴾

اس آیت میں بھی اللہ اور رسول ساتھ ہیں اور ان آیات کریمہ میں

اللہ تعالیٰ نے خلاصہ کھول کر بیان فرمادیا کہ اللہ و رسول کا حکم ماننا فرض عین

ہے اگر نہیں مانو گے تو تمہیں جنت کی ہوا بھی نہیں لگ سکتی اور جہنم رسید ہو کر

رہو گے۔

آگے پھر اللہ حکم دیتا ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ .

اے محبوب! فرمادیجئے کہ حکم مانو اللہ کا اور حکم

مانو رسول کا۔

﴿سورة النور آیت ۵۴﴾

پیاری بہنو!

اللہ رب العزت ہمیں بار بار یہ باور کر رہا ہے کہ مسلمانو! تم میرے رسول کو مجھ سے الگ مت سمجھنا الگ مت جانتا اس سے جہاں وہ اپنی ذات کی بات کر رہا ہے وہیں رسول کی ذات کی بات کر رہا ہے۔

جہاں اپنے بارے میں مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے تو وہیں رسول کے بارے میں بھی حکم دے رہا ہے تب ہی مسلمان اللہ اور رسول کے مابین فرق و تفریق نہ مانتے ہیں اور نہ ہی مان سکتے ہیں۔

پیاری بہنو!

سورة الاحزاب میں رب تعالیٰ امہات المؤمنین سے حکم فرما رہا ہے۔

وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

اے نبی کی بیویو اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو

آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو نیکی کرو۔

﴿الاحزاب آیت ۲۹﴾

آگے ارشاد فرما رہا ہے۔

مِنْكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ .

جو فرمانبردار ہے اللہ اور رسول کی۔

﴿الاحزاب آیت ۳۱﴾

آگے فرما رہا ہے !

وَاطِئِنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا۔

﴿سورة الاحزاب آیت ۳۳﴾

واجب الاحترام اسلامی بہنو !

اللہ تعالیٰ جہاں اپنا ذکر کر رہا ہے وہیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ذکر فرما رہا ہے آئیں پارہ نمبر ۲۲ کی اسی سورۃ جس سے میں نے تلاوت

کی ہے ایک آیت کریمہ سماعت فرمائیں۔

ارشاد حقانی ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ

وَرَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيْرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا .

﴿پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب ۳۶﴾

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو حق

پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں

معاملہ میں کچھ بھی اختیار نہیں ہے اور جو اللہ اور رسول کا



حکم نہ مانے وہ بے شک صریح گمراہی میں رہا اور ایک  
گیا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے اختیار کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کو اپنے بارے میں کچھ بھی  
اختیار نہیں ہے بلکہ مسلمان کے حوالہ سے سارا اختیار اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حکم فرمادیں وہ ماننا  
ضروری ہے اس میں رد و بدل نہیں ہو سکتا ہے۔

آج کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار کا انکار  
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس  
ہرگز اختیار نہیں ہے جبکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے محبوب کے  
مختار ہونے کا ذکر اکٹھا کر رہا ہے بلکہ ایک جگہ تو ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ .

تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے  
رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک آپس کے  
جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

﴿سورة النساء آیت ۶۵﴾

میری پیاری بہنو !

حاکم وہ ہوتا جس کا حکم چلتا ہے اور حاکم کے پاس فیصلہ کرنے کا اختیار ہے تو پہلی آیت کی شرح اسی آیت سے میں نے پیش کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے حاکم ہیں اور ان کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے جس میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے اور آپ صاحب اختیار ہیں کہ جو چاہیں وہ فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہمارے حاکم ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سردار ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مولا ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاکم ہیں۔

اور صاحب اختیار ہیں اور مسلمانوں کو اپنے بارے میں کچھ بھی

اختیار نہیں اس کی دلیل میں قرآن ہی سے دوں گی۔

حکم قرآنی ہے !

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

﴿پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت ۶﴾

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کی جان

کے مالک مسلمانوں سے زیادہ ہیں۔

پتہ چلا ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو رب تعالیٰ نے اپنے ساتھ اپنے ماننے والوں کا مالک بنایا ہے اپنے

ماننے والوں کا حاکم بنایا ہے اور حکم میں بھی اللہ نے رسول کو اپنا ساتھ عطا فرمایا ہے۔

آئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شان کے حوالہ سے ایک اور آیت کریمہ سماعت فرمائیں۔

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُقِرُّوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

﴿پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۹﴾

اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔

پہلے بھی میں نے آپ کے سامنے آیات مقدسہ پڑھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے اوپر اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دے رہا ہے لیکن اس آیت میں ایمان لانے کے بعد کا ایک کام مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے۔

وہ یہ کہ جب تم اللہ اور رسول پر ایمان لے آؤ تو ایک کام کرو، یا اللہ کیا کام کریں؟

پیارے بہنو! رسول کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ جل شانہ دے رہا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ تعظیم و توقیر کس قسم کی کی جائے کیا اپنے بڑے

بھائی کی طرح کیونکہ تعظیم تو بڑے بھائی کی بھی کی جاتی ہے۔

کیا گاؤں کے چوہدری کی طرح کہ تعظیم تو گاؤں کے چوہدری کی

بھی کی جاتی ہے یا اللہ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ تیرے محبوب کی تعظیم اس طرح کی

جائے کہ جو تیری رضا کے مطابق ہو۔

جو تیری منشا کے مطابق ہو۔

تو جواب آتا ہے میرے محبوب کی تعظیم کرنا چاہتے ہو اگر تم ایمان

لے آئے ہو اور اب میرے حبیب کی تعظیم کر کے اب تم میرے اس حکم پر عمل

کرنا چاہتے ہو جس میں میں نے فرمایا کہ میرے حبیب کی تعظیم کرو۔

ہم جواب دیتے ہاں یا اللہ ہم ایسا ہی چاہتے ہیں تو آواز آتی ہے۔

میرے رسول کا احترام اس طرح کرو۔

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

تمہاری آواز بھی میرے محبوب کی آواز سے بلند نہ ہو۔

﴿سورة الحجرات آیت ۲﴾

تم میرے رسول کی عظمت کا اقرار اس آیت کریمہ پر عمل کر کے

کرو۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ

عزت اللہ کے لئے ہیں اور رسول کے لئے

ہے۔

﴿سورة المنافقون آیت ۸﴾

تم اس طرح میرے حبیب کی عظمت کو مانو کہ جب میں محبوب کے چلنے کی قسم اٹھا رہا ہوں تو اس کی کیا شان ہوگی۔

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ. وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا

الْبَلَدِ.

﴿سورة البلد آیت ۲،۱﴾

جب تم میرے محبوب کی عظمت کا اقرار کرنا چاہو تو یہ آیت پڑھا

کرو۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

﴿پارہ ۲۱ سورة الاحزاب آیت ۶﴾

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری جانوں کے مالک ہیں۔

جب تم میرے نبی کی عظمت کا اقرار کرنا چاہو تو پڑھا کرو۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

﴿سورة الانبياء ۱۰۷﴾

جب تم میرے رسول کی عظمت کا اقرار تو یہ

میں خدا ہو کر بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

رضا چاہتا ہوں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ.

﴿سورة النحل آیت ۵﴾

اس طرح رسول اللہ کی عظمت مانو۔

اس طرح میرے رسول کی عزت کرو۔

اس طرح میرے رسول کی حرمت پہچانو۔

اس طرح اطاعت رسول بجالاؤ۔

اس طرح شفاعت رسول کا اقرار کرو۔

پیاری بہنو !

اب ہمارے سامنے گروہ ہیں دو جماعتیں ہیں۔

ایک وہ ہے جو رسول کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو رسول کو بے مثل سمجھتے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو رسول کو بڑے بھائی کی طرح سمجھتے ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو رسول کو امام الانبیاء سمجھتے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو رسول کے علم کا انکار کرتے ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو رسول کے علم کا اثبات کرتے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو رسول کے اختیار کے منکر ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو رسول کو مالک و مختار مانتے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو قرآن کی آیات کی نفی کرتے ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو قرآن پر کامل یقین رکھنے والے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو یا رسول اللہ کے منکر ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو یا رسول اللہ کے نعرے لگاتے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو رسول کو اپنی مثل کہتے ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو رسول کو نور کہتے ہیں۔

پیاری بہنو !

اب اختیار تمہارے ہاتھ میں ہے کہ جس کو ماننا ہو مان لو کہ جس سے

اس آیت مبارکہ پر عمل ہو جائے۔

وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ .

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بھی

کرو اور توقیر بھی کرو۔

﴿سورة الفتح آیت ۹﴾

## اللہ کے ساتھ حضور کا ذکر

واجب الاحترام اسلامی بہنو !

میں جو بھی آیت مبارکہ کی تلاوت کا شرف حاصل کر رہی ہوں ان

میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک اپنے

ساتھ کر رہا ہے اسی لئے میں کہتی ہوں۔

میرا محمد خدا نہیں ہے خدا سے لیکن جدا نہیں ہے  
جواب اُن کا کہاں سے لاؤں جواب اُن کا بنا نہیں ہے  
سورۃ فتح کی مبارک آیت سماعت فرمائیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ .

﴿سورۃ الفتح آیت ۲۹﴾

اللہ فرماتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہی کلمہ طیبہ میں بھی ہم  
پڑھتے ہیں اور اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔

پیاری بہنو !

یہ عجیب بات ہے کہ انسان ایک لاکھ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتا رہے لیکن  
پھر بھی کافر ہی رہے گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہیں  
پڑھے گا دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

پیاری بہنو ! معلوم ہو واجب کلمہ میں رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو نماز  
میں رسول اللہ کے ساتھ ہیں۔

حج میں رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو دعا میں رسول اللہ کے ساتھ کیوں  
نہیں یقیناً جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک پر درود پاک  
پڑھ کر دعائے دعا قبول نہیں ہوتی حدیث پاک ہے دعا اس وقت تک  
اجابت حاصل نہیں کرتی جب تک حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔



## محبوب اور محبت

واجب الاحترام اسلامی بہنو !

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں اور محبوب کو محبت سے جدا نہیں کیا جاسکتا خود محبت بھی نہیں چاہتا کہ اس کا محبوب اُس سے جدا ہو اسی لئے کائنات بننے سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرب خدا میں رہے جب آپ اس حادث کائنات میں گمراہوں کو راستہ دکھانے اللہ کا تعارف کامل کرانے تشریف لائے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے ساتھ رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ میرے ساتھ ہے۔

لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا .

﴿سورة التوبة آیت ۲۰﴾

اے صدیق غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے، اور حدیث پاک میں ہے۔ ”مَعَ اللَّهِ“ ”اللہ میرے ساتھ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے بھی کئی مقامات پر اپنے محبوب سے یہی فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور ایک جگہ فرمایا۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ .

﴿سورة المائدة آیت ۱۵﴾

تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور پتہ چلا نور اللہ کی طرف سے آیا اور اللہ کے پاس تھا اگر اب بھی کوئی شک کرے تو یہ اُس کی مرضی ہے علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ منظر کشی کرتے ہیں۔

من اللہ آکھ کے صائم مع اللہ آپ اکھوایا

خدا خود چاہوندا نہیں یار دے کولوں جدا رہنا

پتہ چلا، اللہ رسول کے ساتھ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک اور بات سے ظاہر فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول

ساتھ ساتھ ہیں۔

## واقعہ معراج اور قربِ خدا

مکہ مکرمہ میں رجب المرجب کو اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو اپنے پاس بلایا اور اپنے قرب میں بلا کر محبوب کا دیدار کیا اور محبوب کو

اپنا دیدار دیا اور لوگوں کے سامنے یہ حقیقت واضح طور پر فرمادی کہ اے لوگو

میں اور میرا محبوب اس طرح ساتھ ہیں کہ ہمیں جدا کرنے والا کوئی نہیں۔

واجب الاحترام بہنو !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مکاں میں بھی اللہ کے ساتھ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا مکاں میں بھی اللہ کے ساتھ ہیں۔

غزوات میں بھی رسول کے ساتھ اللہ ہے۔

نماز میں اللہ کے ساتھ رسول ہے۔

کلمہ میں اللہ کے ساتھ رسول ہے۔

عبادات میں اللہ کے ساتھ رسول ہے۔

حج میں اللہ کے ساتھ رسول ہے۔

فرش پہ اللہ کے ساتھ رسول ہے۔

عرش پہ اللہ کے ساتھ رسول ہے۔

ہم جو عبادت کرتے ہیں اس میں اللہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اسی لئے سنی مسلمان اپنے دلوں میں بھی محبت خدا اور عشق رسول ساتھ رکھتے ہیں۔

اسی لئے سنی محافل میں ذکرِ خدا اور ذکرِ رسول ساتھ ساتھ رکھتے ہیں

اسی لئے دُعاؤں میں ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں اٹھاتے ہیں اور وسیلہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیش کرتے ہیں۔

اس لئے مساجد میں بھی جہاں یا اللہ لکھتے ہیں وہاں یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لکھتے ہیں۔

## میدانِ محشر کا منظر

پیاری بہنو !

ہمارے آقا و مولیٰ صرف یہیں اللہ کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ آخرت

میں بھی دربارِ خداوندی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسندِ اعلیٰ پر جلوہ افروز ہوں گے اور اُس دن ہر شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرے گا حضور کی شانِ اقدس کا مشاہدہ کرے گا وہاں جو عاشقِ رسول ہوا تو خوش ہوگا اگر گستاخِ رسول ہوا تو پچھتائے گا اور دل میں یہ خیال لائے گا کہ کاش میں نے دُنیا میں رسول کو اللہ سے جدا نہ سمجھا ہوتا لیکن اُس وقت اُس کا خیال اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا روزِ محشر تو ہم سنیوں کے لئے عید کا دن ہوگا۔

گرم دن ہوگا گستاخوں کے لئے ہمارے لئے تو خوشیوں کا دن ہے اسی لئے علامہ صائم چشتی لکھتے ہیں۔

خوشی نہ کیسے مناؤں میں حشر میں صائم  
میرے حبیب کی تقریبِ رُونمائی ہے

## اللہ اور رسول ساتھ ساتھ

پیاری بہنو ! میں عرض کر رہی تھی کہ اللہ اور رسول ساتھ ساتھ ہیں  
آئیں قرآنِ پاک کی آیاتِ مقدسہ کی تلاوت کریں۔  
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ

الصَّادِقُونَ .

جو لوگ اللہ اور رسول کی مدد کرتے ہیں ہیں

وہی سچے ہیں۔

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ النحشہ آیت ۸﴾

## اللہ کے سوا مددگار

پیاری بہنو !

آج کچھ لوگ کہتے ہیں صرف یا اللہ مدد کہنا چاہیے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں لیکن اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جو میرے رسول کی مدد کرتے ہیں وہ سچے ہیں یہی نہیں بلکہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

جو اللہ اور رسول کی مدد کرتے ہیں آج مولوی کہتے ہیں کہ صرف اللہ مدد کرتا ہے اللہ فرما رہا ہے جو لوگ اللہ کی مدد کرتے ہیں اور رسول کی مدد کرتے ہیں۔

پیاری بہنو !

سلام ہو! صرف یا اللہ مدد کہنا اور یہ کہنا کہ اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں یہ عقیدہ جاہلانہ ہے صحیح عقیدہ یہی ہے کہ اللہ کے بندے بھی مدد کرتے ہیں۔ اللہ حقیقی طور پر مددگار ہے اس کے بندے مجازی طور پر مددگار ہیں ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ذاتی ہے وہ کسی سے اختیار حاصل کر کے مدد نہیں کرتا اور اللہ کے رسول اللہ کے ولی اللہ تعالیٰ سے اختیار حاصل

کر کے مدد کرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ رسولوں ، ملائکہ اور مومنین کا ایک دوسرے کی مدد کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے اس آیت پاک میں رب اکبر جل شانہ نے فرمایا جو لوگ اللہ اور رسول کی مدد کرتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ اللہ لوگوں کی مدد کے محتاج ہیں نہیں ایسی بات نہیں حقیقی مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے اُس کے بعد مجازی مددگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اللہ کے نیک بندے ہیں جو اللہ کی عطا سے مدد و استعانت کرتے ہیں اسلامی بہنو ! ہمارا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے ساتھ ہیں قرآن پاک کی سورۃ المنافقون کی آیت نمبر ۸ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِن

الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ .

اور عزت تو اللہ اور اُس کے رسول اور

مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

پیاری بہنو ! اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں پیر کرم شاہ الازہری تفسیر

ضیاء القرآن میں لکھتے ہیں۔

آیت کے اس حصہ میں فرما دیا گیا کہ کفار و منافقین کو کیا حق پہنچتا

ہے کہ وہ اپنے آپ کو معزز و محترم خیال کرنے لگیں حقیقی عزت کا مالک تو اللہ

تعالیٰ ہے یا اُس کا رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُس کے ماننے والے جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت و کرامت کی خلعت سے سرفراز فرمایا ہے۔

کفار و منافقین جو کفر و نفاق کی ذلتوں میں گرفتار ہیں بزودی کے باعث نسل کر سامنے نہیں آسکتے، جھوٹی قسمیں کھانے سے باز نہیں آتے۔

معمولی سے دنیوی فائدے کے لئے اپنے نظریات کا صاف صاف انکار کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے دامنِ شفقت میں آرام کی زندگی بسر کر رہے

ہیں اس کے باوجود جب بھی موقع ملے ڈسنے سے باز نہیں آتے۔ جن لوگوں کا یہ کردار ہو کیا انہیں یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو معزز و محترم کہیں۔

انسانی عزت مال و جاہ سے نہیں، زرق برق لباس میں نہیں انسان

کی عزت و وقار کا راز تو اُس کے کردار، بے داغ سیرت میں ہے۔

مومنوں کو منافقین کے طریقہ کار سے اجتناب کی تاکید فرمائی

جاری ہے کہ ان لوگوں کو تو ان کے اموال نے اور ان کی اولاد نے اپنے

خالق کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اے مسلمانو! تم ایسا نہ کرنا جس شخص کو دنیا

کی دلچسپیاں اپنے پروردگار کی بندگی اور اطاعت سے محروم کر دیتی ہیں وہ

انسان سراسر خسارے اور گھاٹے میں ہے، حقیقی نفع حاصل کرنے والے وہ

لوگ ہیں جو اپنی فانی زندگی کے لمحات اپنے رب کی یاد اور اپنے پیارے

رسول کی غلامی اور محبت میں بسر کر دیتے ہیں۔

﴿تفسیر ضیاء القرآن جلد ۵ صفحہ ۲۵۶﴾

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ .

ہمارا عقیدہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کا اقرار نہ کرے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت کا منکر ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور وہ مشرک ہے۔

پیاری بہنو !

آج بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ہر مسلمان اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے دیوبندی مولوی خلیل احمد اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ استغفر اللہ

﴿براہین قاطعہ ص ۲۷۹﴾

کیا یہ جملہ اللہ کی عزت کے مطابق ہے وہابی مولوی اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

کہ یا اللہ جو حال تو نے میرا کیا ہے وہ اگر میں تیرا کروں تو تجھے پتہ چلے کہ کسی کے ساتھ غلط کرنے میں کیا گزرتی ہے۔

﴿استغفر اللہ﴾

﴿ٹہکدے پھل سعید الفت ص ۲۸﴾

کیا یہ عزت ہے اللہ کی ویسے تو توحید کی رٹ لگائے رکھتے ہیں کیا یہ توحید ہے؟ نہیں۔



# اللہ کی حمد

خدا کی قسم ! اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت صرف سنی بیان کر سکتے ہیں

علامہ صائم چشتی کہتے ہیں۔ اے میرے مالک و مولا

کریم و کردگار تو

عظیم و ذی وقار تو

دلوں کا ہے قرار تو

چمن چمن بہار تو

تو رب کائنات ہے

تو خالق حیات ہے

ترا کرم کہاں نہیں

عیاں نہیں نہاں نہیں

بھریں نہ خالی جھولیاں

یہ رسم تیرے ہاں نہیں

اور پنجابی میں کہتے ہیں۔

کُلُّ شَاوَاں سب تعریفاں ساریاں حمداں والا

اول آخر ظاہر باطن میرا رب تعالیٰ

یہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے یہ اُس خالق کی حمد ہے جس نے ہمیں انسان

بنایا جس نے ہمیں شعور دیا جس نے ہم پر رحمت کی جس نے ہم پر عنایات کی انتہا کر دی ہم اللہ کی عزت و عظمت کا اقرار کرتے ہیں اس آیت مبارکہ میں سرکارِ دو عالم کے لئے بھی لفظ عزت ارشاد فرمایا گیا ہے اس لئے ہم فرمانِ خداوندی کے مطابق اللہ اور اُس کے رسول کی عزت و عظمت کا اقرار کرتے ہیں۔

## یہ بد عقیدگی ہے

پیارے بہنو ! اللہ تبارک و تعالیٰ تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شان و عظمت عطا فرما رہا ہے اور آج بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے جیسے بشر ہیں کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنا رسول کی عزت کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بڑے بھائی جیسا کہنا رسول کی عزت کرنا ہے ؟

﴿ تقویۃ الایمان ص ۸۸ ﴾

کیا یہ کہنا رسول مرکر مٹی میں مل گئے رسول کی عزت ہے؟

﴿ تقویۃ الایمان ص ۸۶ ﴾

کیا یہ کہنا ”اُردو زبان دیوبندیوں نے رسول

کو پڑھائی“ عزت کرنا ہے؟

﴿ براہین قاطعہ ص ۳۰ ﴾

کیا یہ کہنا کہ ”مفسور کا علم معاذ اللہ جانوروں

جیسا ہے“ رسول کی عزت کرنا ہے؟

﴿حفظ الایمان ص ۱۳﴾

کیا یہ کہنا کہ ”یا رسول اللہ کہنا شرک ہے“

حضور کی عزت کرنا ہے؟

﴿فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۰﴾

کیا یہ کہنا ”جس کا نام محمد یا علی ہے اُسے کسی

چیز کا اختیار نہیں“ رسول کی عزت کرنا ہے؟

﴿تقویۃ الایمان ص ۴۶﴾

کیا یہ کہنا ”دیوبندیوں کے لئے کھانا حضور

نے پکایا“ یہ رسول کی عزت ہے؟

﴿امداد المشتاق ص ۱۲﴾

پیاری بہنو! خدا کی قسم یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

عزت نہیں کر رہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت کم نہیں

ہو سکتی کیونکہ میرے رسول کی عزت و حرمت تو اللہ جل شانہ کی نزدیک اعلیٰ

ہے آج اگر کوئی بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت پر حملہ

کرنے کے خود کو جہنم کی آگ کا مستحق بنا رہا ہے تو بنا تا رہے لیکن رسول کی عزت و

حرمت پر کوئی فرق نہیں لاسکتا الحمد للہ ہم سنی بریلوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے غلام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

## ہم کہتے ہیں

پیاری بہنو!

ہم کہتے ہیں عزت رسول کے لئے ہے۔  
 ہم کہتے ہیں حضور ہماری جانوں کے مالک ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں حضور عطائی علم غیب رکھتے ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں حضور اللہ کی عطا سے صاحب اختیار ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں حضور شفیع المذنبین ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں حضور رحمۃ للعالمین ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں حضور امام الانبیاء ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں یا رسول اللہ پکارنا عین ایمان ہے۔  
 ہم کہتے ہیں حضور ہمارے مددگار ہیں۔  
 ہم کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی زندہ ہیں۔

اور ہمارا یہ عقیدہ خود ساختہ نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کے مطابق

ہے یہی عقیدہ علمائے حقہ کا ہے، یہی عقیدہ محدثین کا ہے، یہی عقیدہ تابعین

ہے، یہی عقیدہ صحابہ کرام کا ہے، یہی عقیدہ اہلبیت اطہار کا ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ .

پیارے بہنو !

اس آیت میں بھی اللہ اور رسول ساتھ ساتھ ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں آگے ارشاد ہوتا ہے وَلِلْمُؤْمِنِينَ عِزَّةٌ  
مؤمنین کے لئے ہے اور مؤمن وہی ہیں جو اللہ اور رسول کی عزت کرتے ہیں  
مؤمنین صحابہ کرام ہیں مؤمنین اولیائے کرام ہیں اور الحمد للہ ہم  
مؤمنین کی بھی عزت کرتے ہیں اس آیت مبارکہ کے اگلے حصے میں ارشاد  
ہے۔

وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ .

مگر منافقوں کو خبر نہیں ہے۔

﴿سورة المنافقون آیت ۸﴾

یعنی عزت اللہ کے لئے ہے۔

عزت رسول کے لئے ہے۔ عزت مؤمنین کے لئے ہے۔ مگر

منافقوں کو اسی بات کا پتہ نہیں ہے۔

## منافق اللہ کی عزت نہیں کرتے

واجب الاحترام اسلامی بہنو !

اب یہ بات کلیئر ہوگئی کہ منافق اللہ کی عزت نہیں کرتے منافق

رسول کی عزت نہیں کرتے منافق مومنین کی عزت نہیں کرتے۔

چنانچہ میں نے چند حوالہ جات پیش کئے جن میں ان منافقین نے اللہ کی عزت پر حملہ کیا رسول کی عزت پر حملہ کیا ہے اور اگر ان سے کسی مومن کے بارے میں پوچھ لیں تو یہ مومنین کی بھی عزت نہیں کریں گے۔

پیاری بہنو !

مومن حضور غوث الاعظمؑ ہیں۔

مومن خواجہ اجمیریؒ ہیں۔

مومن داتا گنج بخشؒ ہیں۔

مومن بابا فریدؒ ہیں۔

مومن اللہ کے ولی ہیں۔

اور آج تک کوئی وہابی دیوبندی ان کی عزت نہیں کرتا ان کا احترام

نہیں کرتا اس لئے کہ اللہ نے انہیں جہالت میں رکھا ہے۔

وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ .

اور منافقین کو اس کی خبر نہیں ہے۔

اب اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں کہ یہ منافقین ہیں یا نہیں۔

پیاری بہنو !

منافق کی سب سے بڑی نشانی یہ کہ اللہ اور رسول کو الگ الگ سمجھتے

ہیں اور مومن اللہ اور رسول کو ساتھ ساتھ سمجھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر انوار ربانی ہیں ہمارے آقا و مولیٰ  
 تاجدار مدینہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامکان میں جب  
 گئے تو حضور اللہ کے اتنے قریب ہوئے جس کا اظہار قرآن پاک میں اللہ  
 تعالیٰ نے خود فرمایا۔

ثُمَّ دَنَىٰ فَتَدَلَّىٰ . فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ .

﴿سورة النجم آیت ۸-۹﴾

کہ اللہ تعالیٰ سے اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت  
 ہوئی کہ فاصلہ دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا۔

حدیث پاک میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی  
 ٹھنڈک اپنے قلب میں محسوس کی اور مجھے ہر اُس چیز کا بھی علم ہو گیا جسے میں  
 پہلے نہ جانتا تھا۔

میری پیاری بہنو !

الحمد للہ ہمارا عقیدہ صحابہ کرام کے عقیدہ کے مطابق ہے جب کہ  
 بعض لوگوں کا عقیدہ منافقین سے ملتا جلتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک  
 کے ذریعہ ہدایت کا راستہ دکھایا ہے دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک سمجھنے  
 کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں سچے مسلک اہل سنت پر قائم رکھے آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# درس قرآن فضائل تپیس



## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا نَعُدُّ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ

صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

اسلامی بہنو !

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس سے بہتر بات کیا ہو سکتی ہے کہ اس

اللہ کی طرف بلایا جائے اور اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے کی دعوت دی جائے اور نیک عمل کیا جائے اور اقرار کیا جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فرامین پر عمل پیرا ہوں اور اس کی فرمانبردار ہوں۔

میری پیاری بہنو ! اللہ تعالیٰ کے راستے کی دعوت دینا ہر مسلمان

پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت پر فرض ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا۔

”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ“

نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔

یعنی قرآن پاک میں اچھے کام کرو اور اچھے کام کرنے کی ترغیب

دینے کا حکم ہے۔

اگر ہم غور کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح آشکار ہو جائے گی کہ

نسل انسانی کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اپنے انبیاء کو مبعوث

فرماتا رہا چنانچہ انبیائے کرام علیہم السلام حق تبلیغ ادا فرماتے رہے۔

پیاری بہنو !

گو کہ نبوت خواتین میں نہیں آتی لیکن تبلیغ دین میں خواتین کا کردار

مردوں سے کم نہیں تھا اور خواتین ہی ہیں کہ اگر خواتین سدھر گئیں تو معاشرہ

بہتری کی طرف چل پڑا اور اگر خواتین بگڑ گئیں تو اللہ کی طرف سے عذاب

مقدر بن گیا۔

چنانچہ مختصراً اشارۃً اس بات کو آپ کے سامنے بیان کرتے ہوئے

اپنے موضوع کی طرف آتی ہوں کہ خواتین کا کردار معاشرے کی بہتری اور  
ابتدائی میں کتنی حیثیت کا حامل ہے۔

تو پہلے ابتدائی کے حوالہ سے مثال دیتی ہوں۔

حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی و اہلہ کا دماغ خراب ہوا اور وہ باطل  
کے ساتھ ملی تو قوم پر عذاب نازل ہو گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی نے غلط رویہ اختیار کیا تو اپنے بیٹے  
کے ہمراہ غرق طوفان ہوئی۔

بلعم ابن باعور کی بیوی نے اپنے شوہر کو اللہ کے رسول حضرت موسیٰ  
علیہ السلام کے خلاف کیا اور وہ بھی رسوا ہوا اور قوم بھی رسوا ہوئی۔

یعنی معاشرے کے حالات میں عورت کا کردار ہمیشہ ہی رہا اور  
بہتری کے حوالہ سے دیکھا جائے تو جہاں مریم و حاجرہ کی پاک دامنی نے  
معاشرے کو تہذیب سے سنوارا اور جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اور جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ ہوئی تو آپ پر  
سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت خدیجہ سلام اللہ  
علیہا کو حاصل ہوا اور اسلام کی پہلی شہید ہونے کا شرف بھی ایک خاتون  
حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہوا۔

اور پھر اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے خواتین نے جس قدر قربانیاں  
دی ہیں اس کی مثال تاریخِ عالم میں نہیں ملتی۔

پیاری بہنو! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات نے ہمارے لئے اپنی زندگیوں کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے سخاوت اور اولاد کی پرورش کا ایسا سبق دیا جو قیامت تک ہر ماں کے لئے اسوۂ کاملہ ہے اور پھر آپ کی صاحبزادی رسول جگر گوشہ رسول متانت و پاکیزگی کا مرقع کامل حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا و صلوٰۃ اللہ لہا کہ جن کا ذکر کرنا بھی عبادت جن پر درود بھیجنا بھی عبادت فرض اور ضروری ہے جو آخری نبی کی آخری بیٹی ہیں آپ کے درس آج بھی مسلمانوں کو شمع نورانی کی مثل چمک رہے ہیں۔

پردے کا طریقہ ہمیں سیدہ فاطمہ نے بتایا۔

پرورش کا طریقہ ہمیں سیدہ خدیجہ نے بتایا۔

علم دین حاصل کرنے کا طریقہ ہمیں سیدہ عائشہ نے بتایا۔

محبت رسول کا طریقہ ہمیں سیدہ ام حبیبہ نے بتایا۔

اطاعت رسول کا طریقہ ہمیں سیدہ ام سلمہ نے بتایا۔

جان قربان کرنے کا طریقہ ہمیں سیدہ حفصہ نے بتایا۔

قرآن پر عمل کرنے کا طریقہ ہمیں صحابیات نے بتایا۔

عبادت و زہد کا طریقہ ہمیں سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نیابت میں

حضرت رابعہ بصری نے بتایا۔

شرافت و طہارت کا درس ہمیں صالحات کے اقوال و افعال سے ملتا ہے اور حق بات بتانے میں اس پر عمل پیرا ہونے میں ہمیں صحابیات کے اقوال نظر آتے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خواتین اسلام نے تبلیغ دین کے لئے بہترین کردار ادا کیا۔

الحمد للہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں خواتین اسلام اس مشن کو پورا فرما رہی ہیں اور اہلسنت کے مدارس میں مبلغات معلمات یہی فریضہ بہترین انداز میں سرانجام دے رہی ہیں اور مسلمان بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیمات سے آگاہ کر رہی ہیں۔

## نیکی کی راہ اختیار کرو

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نیکی کے کاموں میں اپنی زندگی گزارو اور یہی قرآن پاک کا منشور ہے کہ ہم نیکی کی راہ اختیار کریں اور برائی کے راستے سے چھٹکارا حاصل کریں تو اسی مناسبت سے قرآنی آیات پیش کرتی ہوں۔

چوتھے پارے میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ .

ایسی جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور اچھی بات

کا حکم دے۔

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

اور برائی سے منع کریں۔

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ .

اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔

﴿سورة آل عمران آیت ۱۰۴﴾

اسی سورۃ میں اگلی آیت میں ارشاد ہوتا کہ قیامت کے دن کچھ لوگ

اُبلے ہوئے روشن چہروں کے ساتھ ہوں گے اور کچھ لوگ کالے منہ وانے

ہوں گے۔

اَكْفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ .

تم ایمان لا کر کافر ہوئے۔

﴿آل عمران ۱۰۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلمہ تو پڑھا لیکن کلمہ پڑھ کر پھر گمراہی

اختیار کی اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا انکار کر کے کافر ہوئے۔

آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۰ میں اللہ تعالیٰ پھر اپنی اسی آیت کا دہراتا

ہے کہ نیکی کا حکم دینا۔

ارشاد ہوتا ہے !

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ .

تم بہتر ہو تمام امتوں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

عزیز بہنو !

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی امت کی شان بیان فرمائی ہم قربان جائیں اپنے آقا پر جن کے صدقہ سے ہمیں اللہ کی بارگاہ میں پذیرائی حاصل ہوئی اور اُس نے ہمیں ایسے خوبصورت انداز سے مخاطب فرمایا کہ میرے محبوب کی امت تم تمام امتوں سے بہتر ہو اور بہتر ہونے کی وجہ اللہ تعالیٰ آگے بیان فرما رہا ہے۔

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

کہ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ .

اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

## بہترین امت

پیاری بہنو ! اللہ تعالیٰ پر ایمان پہلی امتوں میں سے بھی بہت لوگ لائے اور بہت لوگ گزرے جو نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے منع کرتے تھے۔

جیسا کہ پہلی اُمتوں کے اولیاء اللہ بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کے اولیاء کرام لیکن اللہ تعالیٰ جو ہمیں خیر اُمت کہا سب سے بہتر اُمت کہا یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہی فرمایا ہے تو میں عرض کر رہی تھی نیکی کا کام کرنا اور اس کا حکم دینا برائی سے رُکنا اور برائی کے کاموں سے منع کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

چنانچہ آل عمران ہی میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی تعریف بیان فرما رہا ہے آیت نمبر ۱۱۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ .

کہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرِ .

اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ

اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں۔

وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ .

اور یہ لوگ صالح ہیں یعنی لائق ہیں۔

آگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوا .



اور جو بھلائی والے ہیں ان کا حق نہیں مارا جائے گا۔

﴿سورة آل عمران ۱۱۵﴾

پیاری بہنو !

میں نے سورة آل عمران سے ہی تین چار آیات آپ کے سامنے پڑھیں جن میں بار بار اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے رہا ہے کہ نیکی کے کام کرو اور نیکی کے کاموں کا حکم دو۔

پیاری بہنو !

نیکی کے کام کا حکم دینا ہی اسلام کی تبلیغ کرنا ہے کیونکہ اسلام نیکی

ہے۔

نماز کا حکم دینا نیکی ہے۔

روزہ کا حکم دینا نیکی ہے۔

حج نیکی ہے۔

زکوٰۃ نیکی ہے۔

اعمال صالح نیکی ہیں۔

حقوق العباد نیکی ہیں۔

حقوق والدین ادا کرنا نیکی ہیں۔

پڑوسیوں کے حقوق پورے کرنا نیکی ہیں۔

تعلیم قرآن دینا نیکی ہے۔

تعلیم حدیث دینا نیکی ہے۔

محبت رسول کا درس دینا نیکی ہے۔

محبت رسول کرنا نیکی ہے۔

محبت اہل بیت نیکی ہے۔

محبت صحابہ نیکی ہے۔

محبت اولیاء اللہ نیکی ہے۔

اچھے اور فلاحی کام نیکی ہے۔

اور ان تمام امور اور ان کے علاوہ بھی احسن امور پر عمل کرنا اور اس کا

حکم دینا ہی امر بالمعروف ہے اور ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ پر عمل پیرا

ہونا ہی حق تبلیغ ادا کرنا ہے۔

## تبلیغ فرض کفایہ ہے

پیاری بہنو!

تبلیغ کرنا فرض کفایہ ہے قرآن مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا ذکر

نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ فرمایا ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ تبلیغ ضروری

عمل ہے سورۃ حج میں ارشاد ہوتا ہے۔

الَّذِينَ اِنْ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا

الصَّلٰوةَ.

وہ لوگ جنہیں ہمیں زمین پر اختیار دیں اور وہ نماز قائم کریں۔

وَاتُوا الزَّكَاةَ

اور زکوٰۃ دیں۔

وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ

وہ بھلائی کا حکم دیں۔

وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

اور برائی سے روکیں۔

﴿سورۃ الحج آیت ۴۱﴾

## تبلیغ حکم قرآن ہے

اس آیت کریمہ سے بھی تبلیغ کی فضیلت واضح ہو رہی ہے۔

پیاری بہنو! تبلیغ کرنا قرآن پاک کا حکم ہے۔

اگر ہم معاشرے میں کوئی غلط کام ہوتا دیکھیں تو ہم پر واجب ہے کہ

ہم اس بُرے کام کی مخالفت کریں۔

## اپنے گھر کو درست کرو

پیاری بہنو!

تبلیغ کرنے کے لئے ہم سب سے پہلا کام یہ کرنا ہے۔

کہ اپنے گھر کو درست کرنا ہے اپنے گھر کا ماحول درست کرنا ہے  
 اگر اپنا گھر ہی درست نہ ہو تو دوسروں کو تبلیغ کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔  
 اگر گھر میں گھر والے بے نمازی ہوں تو پڑوسی کو نماز کا حکم کیسے دیا  
 جاسکتا ہے۔

اگر گھر والے جرائم میں ملوث ہوں تو کسی کو جرائم سے کیسے روکا  
 جاسکتا ہے لہذا تبلیغ کرنے کی ابتداء ہمیشہ اپنے گھر سے کرنی چاہیے جب  
 سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کے لئے باقاعدہ کام شروع کیا تو  
 سب سے پہلے اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اپنے عزیز واقارب اپنے اور رشتہ  
 دار سب اکٹھے کئے اور سب سے پہلے ان سے تبلیغ فرمائی۔

## انبیاء نے اپنوں کو پہلے تبلیغ فرمائی

پیاری بہنو! حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حالات پڑھ لیں  
 آپ نے بھی اپنے چچا زاد سے تبلیغ کا آغاز فرمایا اسی طرح حضرت لوط علیہ  
 السلام نے بھی اپنی برادری کے سامنے تبلیغ کا آغاز فرمایا چنانچہ تبلیغ کا آغاز  
 ہمیشہ اپنے گھر سے کرنا چاہیے۔

## آج کے مبلغ

آج بعض لوگ تبلیغ کرنے کے لئے اپنے کاندھوں پر سامانِ حیات

اٹھا کر گلی گلی گھومتے ہیں اور لوگوں سے جا کر بڑی میٹھی زبان میں کہتے ہیں کہ ہم نے دین کی باتیں کرنی ہیں چنانچہ ہمیں وقت دیں یہ لوگ دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں حالانکہ ان میں سے کئی لوگوں کے گھر والے احکام خداوندی کے باغی ہوتے ہیں۔

پیاری بہنو! بستر اٹھالینا اور ساز و سامان اٹھا کر گلی کوچوں میں خوار ہونا تبلیغ کرنا نہیں ہے۔

ان مولویوں سے پوچھا جائے کہ جب تم تبلیغ کرتے ہو تو مساجد میں آ کر نمازیوں سے کہتے ہو کہ نماز فرض ہے کیا کبھی بے نمازیوں سے بھی کہا ہے کہ نماز پڑھا کرو۔

## اگر تم سچے ہو

اگر تم اپنے دعویٰ تبلیغ میں سچے ہو تو کسی سینما ہاؤس جا کر تبلیغ کرو ہم دیکھیں کہ علماء تبلیغ کا فرض ادا کر رہے ہیں لیکن یہ تبلیغ جماعت والے کبھی سینما جا کر تبلیغ نہیں کریں گے۔

کبھی بُرے لوگوں کے پاس جا کر تبلیغ نہیں کریں گے بلکہ عاشقان رسول اور مجاہدین آل رسول کے پاس آ کر کہیں گے یا رسول اللہ نہیں کہنا چاہیے۔

یا علی کہنا شرک ہے۔

ختم شریف دلانا شرک ہے۔

گیارہویں شریف بدعت ہے۔

پیاری بہنو !

اس قسم کے باطل نظریات لوگوں تک پہنچانے اور مسلمانوں کو کافر

قرار دینے کا نام انہوں نے تبلیغ رکھا ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے دعویٰ تبلیغ میں سچے ہوتے تو سب

سے پہلے اپنے گھروں کو درست کرتے پھر بے نمازیوں کو نماز پڑھنے کی

ترغیب دیتے مساجد میں جا کر صرف نماز ادا کرتے اور بازار میں لوگوں کو

برائیوں سے منع کرتے لیکن ایسا نہیں ہوا وہ اس لئے کہ ان کا کام معاشرے

کی اصلاح کرنے نہیں بلکہ مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔

میری پیاری اسلامی بہنو ! اللہ تعالیٰ ان شرپسندوں سے اسلام کو

محفوظ رکھے۔

## خواجہ اجمیری نے تبلیغ فرمائی

پیاری بہنو ! آئیں دیکھیں تبلیغ کیسے ہوتی ہے۔

گفرستان ہے سب مشرک جمع ہیں مشرکوں کی حکومت ہے اور تبلیغ

کرنے والے نائب رسول عطاءے رسول حضرت سیدنا غریب نواز خواجہ

معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کی تبلیغ سے لاکھوں

کافروں نے اسلام قبول کیا اور یہ تبلیغی جماعت والے انہوں نے آج تک کسی کافر کو مسلمان تو نہیں کیا لیکن مسلمانوں کو کافر کہنے میں کسر نہیں چھوڑتے۔

اجمیر کا راجہ ہندو تھا اس علاقے کے لوگوں کی ہمیشہ سے کوشش رہی تھی کہ یہاں کوئی مسلمان نہ آنے پائے اسی لئے یہ علاقہ سارے ہندوستان سے زیادہ تاریک علاقہ تھا اس علاقے میں سینکڑوں کی تعداد میں مندر اور ڈیڑھ سو کے قریب ہندو راجے مہاراجے تھے۔

اجمیر کی حالت یہ تھی کہ وہاں ایک تالاب انا سا گر تھا اس کے پانی کو نہایت متبرک سمجھا جاتا ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ جو اس تالاب میں اشنان یعنی غسل کر لے اُس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اسی تالاب کے کنارے پر ایک بہت بڑا مندر تھا اس مندر میں ہر رات ساڑھے تین من تیل سے چراغ روشن کئے جاتے تھے اس مندر میں بہت سی مورتیاں تھیں جن کو ہندو بھگوان کہتے اور اُن کی پوجا پاٹ کرتے لوگوں کو تعارف کرواتے۔

یہ لڑکا دینے والا بھگوان ہے۔

یہ لڑکی دینے والا بھگوان ہے۔

یہ بیمار کرنے والا بھگوان ہے۔

یہ تندرست کرنے والا بھگوان ہے۔

یہ زندہ کرنے والا بھگوان ہے۔

یہ مارنے والا بھگوان ہے۔

جب خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اجمیر پہنچے تو آپ اسی تالاب انا ساگر کے کنارے پر جلوہ افروز ہوئے نماز کا وقت ہوا تو خواجہ خواجگان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے انا ساگر سے وضو کیا اور اذان کہی ہندوؤں نے یہ اذان کی آواز سنی تو جمع ہو گئے انہوں نے دیکھا کہ دو بزرگ نماز پڑھ رہے ہیں وہ سجدہ کر رہے ہیں لیکن سامنے کوئی خدا کوئی بھگوان نہیں وہ بڑے حیران ہوئے راجہ کے محل میں یہ خبر پہنچی تو اس نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ ان کو وہاں سے اٹھاؤ اور کہو کہ یہاں سے چلے جائیں۔ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے لہذا یہاں سے اٹھ جائیں۔ چنانچہ خواجہ اجمیری کے حکم سے حضرت خواجہ قطب الدین نے چٹائی وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ بچھالی اور کہا یہ جگہ اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے تو اونٹ بیٹھے رہیں جب ان لوگوں نے اونٹوں کو وہاں سے اٹھانے کی کوشش کی تو اونٹ نہ اٹھے جب لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ آپ تو فقیر ہیں اور مخلوق پر مہربان ہیں اپنا جادو واپس لیں تاکہ یہ اونٹ اٹھ جائیں۔ آپ نے فرمایا! یہ جس کے حکم سے بیٹھے اسی کے حکم اٹھ بیٹھیں گے خواجہ کی یہ کرامت ہر جگہ معروف ہو گئی ادھر آپ پانچوں وقت اذان اور نماز کا اہتمام کرتے ہندوؤں نے راجہ سے کہا ایک مسلمان فقیر ہمارے پاکیزہ تالاب کو بھر شٹ یعنی ناپاک کر رہا ہے اس لئے اس کا کچھ کیا جائے۔



لوگوں نے راجہ کو بہت بھڑکایا تو راجہ نے حکم دیا کہ یہاں سے چلے جائیں اور کسی دوسری جگہ جا کے ڈیرا لگائیں کیونکہ یہ ہمارا مقدس تالاب ہے اور ہم اسے ناپاک نہیں کرنے دیں گے۔

خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے کہا اتنی دنیا آتی ہے کوئی تالاب میں نہاتا ہے حتیٰ کہ جانور بھی یہاں سے پانی پیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو کر لیتے ہیں تو کیا ہو گیا۔

راجے کے کارندوں نے کہا کہ آئندہ آپ یہاں ہاتھ پاؤں نہیں دھوئیں گئے کیونکہ آپ ہمارے دھرم کے خلاف ہیں۔

آپ نے خواجہ قطب الدین سے فرمایا جاؤ قطب الدین مشکیزہ بھر لاؤ تا کہ ہمارے پاس پانی موجود رہے اور ہم وضو کر سکیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ انا ساگر کی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور آپ نے مشکیزہ پانی میں ڈبویا تو انا ساگر کا پانی مشکیزے میں جانے لگا جب وہ مشکیزہ بھر گیا تو انہوں نے اُسے اوپر کھینچا مشکیزے کے باہر آنے کی دیر تھی تالاب انا ساگر خشک ہو گیا۔

پیاری بہنو! اللہ کے ولیوں کی کرامات اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہوتی ہیں کمالات اللہ ہی کو ہوتے ہیں اور اُن کا ظہور اُس کے پیارے بندوں سے ہوتا ہے۔

جب سارا پانی خشک ہو گیا تو کہرام مچ گیا راجے مہاراجے پریشان

ہو گئے۔

لوگوں نے کہا کہ فقیر نے جادو کر کے انا سا گر کو خشک کر دیا ہے۔  
 راجے نے اپنے وزیروں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں  
 ان بزرگوں سے ٹکر نہیں لینی چاہیے یہ فقیر کامل ہیں چنانچہ طے ہوا کہ خواجہ کے  
 حضور کچھ لوگ بھیجیں جائیں جو ان کی منت سماجت کریں اور انا سا گر تالاب  
 میں پانی آجائے لوگ آئے تو انہوں نے کہا کہ بابا جی اپنا جادو ختم کریں اور  
 ہم پر مہربانی فرمائیں۔

خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں کہا! ہمارا جادو سے کوئی تعلق  
 نہیں ہم مسلمان ہیں ہمارا دین اسلام ہے ہم یہاں دین کی تبلیغ کے لئے  
 آئے ہیں۔

ہم یہاں دین کی شمع روشن کے لئے آئے ہیں۔

ان لوگوں نے خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔  
 بابا جی ہم پر مہربانی فرمائیں خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم  
 نے ہمیں روک دیا تھا کہ ہم وضو نہیں کر سکتے اب ہمارے پاس کیوں آئے  
 ہو۔

انہوں نے عرض کی بابا جی آپ کو راجہ کی طرف سے اجازت ہے کہ  
 آپ وضو کر سکتے ہیں۔

آپ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ سے

فرمایا! جاؤ قطب الدین مشکینزہ انا ساگر میں پلٹ دو۔

خواجہ قطب الدین نے پانی تالاب میں اُلٹا تو زمین نے بھی مسام کھول دیئے اور دیکھتے ہی دیکھتے تالاب پانی سے بھر گیا۔

پیاری بہنو! خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشفقانہ گفتگو، آپ کے اخلاق اور کرامت سے متاثر ہو کر بتیس ہزار کافروں نے کلمہ پڑھا۔

سب کہہ دیں سبحان اللہ!

پیاری بہنو! تبلیغ اسلام اولیاء کرام نے فرمائی انہی کا فیض ہے کہ آج ہم مسلمان ہیں ہمارے بڑے باپ دادا کو کسی نہ کسی ولی کامل کی نگاہ سے دین اسلام کی خبر ہوئی آج اولیاء کرام پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے اور بتوں والی آیات اولیاء کرام پر چسپاں کی جاتی ہیں میں کہتی ہوں کہ اللہ کے ولیوں کو بتوں کے ساتھ تشبیہ مت دو یہ قرآن پاک کی مخالفت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

میں عرض کر رہی تھی فضائل تبلیغ تو اسی حوالہ سے ایک اور قرآن پاک کی آیت پیش کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ

بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ  
يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ  
أَجْرًا عَظِيمًا .

اللہ فرماتا ہے۔

عام لوگوں کی اکثر گفتگو میں برکت نہیں ہوتی مگر ایسے  
لوگ جو صدقہ خیرات کی یا کسی نیک کام کرنے کی  
ترغیب دیتے ہیں اور خفیہ تدبیروں اور مشورے کرتے  
ہیں ان کی باتوں میں برکت ہے اور عنقریب ہم اجر  
عظیم عطا فرمائیں گے۔

## نیکی اور بھلائی کے کام

پیاری بہنو!

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں مسلمانوں کو یہی بات بار بار فرما رہا ہے کہ

نیکی کا حکم دو اچھے اعمال کرو اور اچھے اعمال کا حکم دو۔

الحمد للہ ہم مسلمان خود بھی اچھے کام کرتے ہیں کہ نماز پڑھنا اچھا کام

ہے۔

روزہ رکھنا اچھا کام ہے۔

حج کرنا اچھا کام ہے۔

زکوٰۃ دینا اچھا کام ہے۔

صدقہ دینا اچھا کام ہے۔

خیرات کرنا اچھا کام ہے۔

قرآن کی تلاوت کرنا اچھا کام ہے۔

ختم قرآن اچھا کام ہے۔

قرآن کی تلاوت کی سماعت کرنا اچھا کام ہے۔

نوافل ادا کرنا اچھا کام ہے۔

اللہ کی حمد پڑھنا اچھا کام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں پڑھنا اچھا کام ہے۔

راستے میں پڑا پتھر اٹھانا اچھا کام ہے۔

ٹوٹی ہوئی قبر درست کرنا اچھا کام ہے۔

غریبوں کی مدد کرنا اچھا کام ہے۔

مقروض کو مہلت دینا اچھا کام ہے۔

اخلاق سے پیش آنا اچھا کام ہے۔

رسول سے محبت کرنا اچھا کام ہے۔

اہلبیت سے مودت کرنا اچھا کام ہے۔

صحابہ سے عقیدت رکھنا اچھا کام ہے۔

ولیوں سے پیار کرنا اچھا کام ہے۔

ولیوں کے لئے نیاز اور فاتحہ دلانی اچھا کام ہے۔

خاموشی سے اذان سماعت کرنا اچھا کام ہے۔

بھوکے کو کھانا کھلانا اچھا کام ہے۔

پیا سے کو پانی پلانا اچھا کام ہے۔

معذوریں مدد کرنا اچھا کام ہے۔

بچوں کو علم پڑھانا اچھا کام ہے۔

بچوں کی اچھی پرورش کرنا اچھا کام ہے۔

حضور علیہ السلام کی میٹھی میٹھی سنتوں پر عمل کرنا بہت اچھا اور

با برکت کام ہے اگر ہم اچھے کام گننا شروع کر دیں تو صبح سے رات اور رات

سے صبح ہو جائے اور اچھے کاموں کو گنا نہیں جاسکتا اس لئے پیاری بہنو جو بھی

آپ کا ضمیر بتائے آپ کا دل کہے کہ یہ اچھا کام ہے وہ خود کریں اور اس کی

دوسروں کو ترغیب دیں یہی تبلیغ ہے اپنے گھروں کی اگر ہم اصلاح کریں

ہماری تبلیغ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

## برائی کے کام

پیاری بہنو !

اللہ فرماتا ہے نیکی کا کام کرو اس کی ترغیب دو اور بُرائی سے منع کرو۔

یعنی اگر دیکھو کہ بُرا کام ہو رہا ہے تو اسے روک دو۔

اب برائی کے کاموں میں چند ایک کام یہ بھی ہیں۔

نماز ادا نہ کرنا برا کام ہے۔

نماز سے جی چرانا برا کام ہے۔

کوٹہ نہ دینا برا کام ہے۔

لوگوں کو تنگ کرنا برا کام ہے۔

چغلی اور غیبت کرنا برا کام ہے۔

پاکبازی اختیار نہ کرنا برا کام ہے۔

عورت کا پردہ نہ کرنا برا کام ہے۔

عورت کا اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرنا برا کام ہے۔

شوہر کا اپنی منکوحہ کے حقوق پورے نہ کرنا برا کام ہے۔

اپنے بچوں کی صحیح پرورش نہ کرنا برا کام ہے۔

سینما گھروں میں جانائی وی کیبل پر فلمیں دیکھنا ڈرامے دیکھنا

گانے سننا برا کام ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمان مرد و عورت کو اچھے کام کرنے کی

توفیق اور برے کاموں سے دُور رہنے کی ہدایت عطا فرمائے۔

## تبلیغ احسن عمل ہے

پیاری بہنو! تبلیغ کرنا نہایت احسن عمل ہے تبلیغ کرنا اللہ رسول کا

پسندیدہ عمل ہے۔

## حدیث مبارکہ

پیری بہنو ! تبلیغ کرنا قرآن کا حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

جو شخص ناجائز عمل ہوتا ہوا دیکھے اگر اس کو

قدرت ہو تو ہاتھ سے روکے۔

اگر اتنا اختیار نہ ہو کہ ہاتھ سے روک سکے تو

زبان سے منع کرے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل

میں بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا کم درجہ ہے۔

یعنی اگر ہم غیر اسلامی فعل ہوتا دیکھیں تو زبردستی اپنے ہاتھ سے منع

کریں اگر یہ نہیں کر سکتے تو زبان سے گفتگو کر کے منع کریں اگر یہ بھی نہیں کر سکتے۔

تو ایمان کا سب سے کمزور درجہ یہ ہے کہ ہم اسے دل میں بُرا

جانیں۔

پیری بہنو ! بُرائی کو دل میں بُرا جاننا ایمان کا سب سے کمزور

درجہ ہے لیکن آج ڈھٹائی اور بے شرمی کی انتہا ہو گئی کہ بجائے اس کے کہ

ایمان کے پہلے درجات اختیار کئے جاتے ہاتھ سے تیسرا درجہ بھی گنوا دیا۔



اور اب تو لوگ بُرائی کو دل میں بھی بُرا نہیں کہتے۔

ہائے افسوس ! زمانے کو کیا ہو گیا ہے ؟

مسلمان اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ اپنے گھروں سے شیطانی چرخہ یعنی ٹیلی ویژن بند نہیں کروا سکتے بلکہ بھائی بہن اکٹھے بیٹھ کر فحش فلمیں تک دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ﴿آمین﴾

## اپنا احتساب ضروری ہے

عزیز محترم اسلامی بہنو !

تبلیغ کرنا ہمارا نصب العین ہے لیکن تبلیغ کرنے سے پہلے ہمیں خود کو سدھارنا چاہیے۔ اپنا احتساب کرنا چاہئے، اپنی ایمانی اور اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنا چاہئے اور اس کے بعد جہاں تک ہو سکے حق تبلیغ ادا کرنا چاہئے۔

## تبلیغ کی فضیلت

پیاری بہنو ! تبلیغ کے فضائل میں سرکارِ مدینہ تاجدارِ کائنات

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ

جہاد کے مقابلے میں تمہارے نیک اعمال

ایسے ہیں جیسے دریا میں ایک قطرہ یعنی جہاد نیک اعمال

کے مقابلہ میں اتنا افضل ہے جتنا ایک قطرے سے

دریا بڑا ہے۔

اور پھر ارشاد فرمایا !

امر بالمعروف اور عن المنکر کے مقابلہ میں  
جہاد کی مثال ایسے ہے جیسے دریا میں ایک قطرہ یعنی  
نیک اعمال سے جہاد افضل ہے اور جہاد سے تبلیغ افضل

ہے۔

﴿ کیمیائے سعادت ص ۳۷۴ ﴾

## ہماری دُعا تیں کیوں قبول نہیں ہوتیں

پیارے بہنو ! کبھی ہم نے غور کیا کہ ہماری دُعا تیں کیوں قبول  
نہیں ہو رہیں ہیں میں آپ کی خدمت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث  
مبارکہ پیش کرتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مسلمانو ! امر بالمعروف و عن المنکر کرتے

رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط فرمائے گا پھر تم دُعا

بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوں گی۔

اگر ہم غور کریں تو آج ہم کو یہی حالات درپیش ہیں کہ ہم میں جذبہ

امر بالمعروف ختم ہو چکا ہے اور مسلمانوں کی حالت اسی وجہ سے پریشان کن

ہے کہ مسلمانوں نے بھلائی کے کام چھوڑ دیئے ہیں نیکی کے کام ترک

کر دیئے نیکی کی دعوت چھوڑ دی ہے اور اغیار کا شعار اپنالیا ہے۔

## قرآن و سنت پر عمل کرنا ہوگا

پیاری بہنو !

اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ انہیں پھر وہی دور نصیب ہو کہ جو آج سے پہلے تھا۔ جب مسلمان اسلام کی عظمت کا پرچم ساری دنیا میں لہرا رہے تھے تو ہمیں اپنے آپ کو درست کرنا ہوگا۔

ہمیں بھلائی اختیار کرنی ہوگی۔

ہمیں حسنِ اخلاق اختیار کرنا ہوگا۔

ہمیں جناب سیدہ زہرا کے اُسوہ پر چلنا ہوگا۔

ہمیں حضور اکرم کی سنت کو اور قرآن کو پکڑنا ہوگا۔

پیاری بہنو !

نیکی کے حکم کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ ذیشان ہے۔

اے لوگو !

تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا

ظالم بادشاہ مسلط فرمائے گا جو تمہارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور تمہارے

چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔

اور جب یہ وقت آجائے گا تو اس وقت تمہارے برگزیدہ لوگ  
دُعائیں کریں گے تو قبول نہ ہوں گی تم مدد چاہو گے تو مدد نہ ہوگی مغفرت مانگو  
گے تو مغفرت نہ ہوگی۔

پیاری بہنو !

قوم جس طرف جا رہی ہے کہ ترقی نہیں تنزلی ہے اور ہمیں اس تنزلی  
سے رُکنا ہوگا اور اپنے اندر بھلائی کا جذبہ بیدار کرنا ہوگا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھلائی کیسے آتی ہے اس کے لئے عرض کرتی  
ہوں کہ بھلائی آتی ہے اخلاص سے بھلائی آتی ہے اچھی نیت سے اس ضمن  
میں مشکوٰۃ شریف کی حدیث پاک پیش کرتی ہوں۔

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو اور تمہارے مال و دولت کو  
نہیں دیکھتا بلکہ۔

ولکن ينظر الى قلوبكم واعمالكم .

تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

پیاری بہنو !

اگر دل میں اسلام کی سچی محبت ہے۔

اگر دل میں اخلاص کی دولت ہے۔

اگر دل میں نورانیت کے چراغ روشن ہیں تو اخلاص ہے اور جب

اخلاص ہو تب ہی تبلیغ کا حق ادا کیا جاسکتا ہے۔

## پانچ خصوصیات

پیاری اسلامی بہنو ! جیسا کہ میں نے بتایا کہ تبلیغ فرض کفایہ ہے اور یہ فرض کفایہ ہر مسلمان مرد پر اور عورت پر لازم ہے کہ تبلیغ کرے۔  
تبلیغ کا فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مبلغات کے بھی کچھ فرائض ہیں۔

نمبر ۱ مبلغہ تقویٰ اختیار کرے۔

نمبر ۲ مبلغہ نماز کی پابندی کرے۔

نمبر ۳ مبلغہ طریقت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اولیائے کرام کے کسی سلسلہ میں بیعت ہو۔

نمبر ۴ فقہ کے اماموں میں سے کسی کی مقلد ہو۔

نمبر ۵ جھوٹ، غیبت اور تمام بُرے کاموں سے بچتی ہو۔

یہ پانچ خصوصیات ہر مبلغہ میں ہونا ضروری ہیں تب ہی وہ حق تبلیغ ادا کر سکتی ہے۔

## مطالعہ ضروری ہے

پیاری بہنو ! مبلغہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ تفاسیر قرآن،

احادیث طیبہ کی شروحات فقہی مسائل اور دیگر کتب سیر و تاریخ تصوف و سوانح کا مطالعہ کرے۔

آج کل کوئی بہن ایک آدھ کتاب پڑھ لے تو وہ خود کو بہت بڑی عالمہ فاضلہ سمجھنے لگتی ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اقدس ہے کہ ماں کی گود سے قبر کی گود تک عمم حاصل کرو۔

پیاری بہنو ! ہمیں چاہئے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالی شان پر عمل کریں اور اسلامی دینی کتب کا مطالعہ کرتی رہیں اور اپنی ان بہنوں کو جنہیں دینی کتابیں پڑھنے سے رغبت نہیں اور وہ ڈائجسٹ وغیرہ پڑھتی ہیں دینی کتابیں پڑھنے کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ بلکہ میں اپنی بہنوں سے گزارش کروں گی کہ قیمتی تحائف کا انتخاب کرتے ہوئے ان تحفوں کے ساتھ کوئی دینی کتاب یا رسالہ اپنے عزیزوں کو ضرور دیا کریں ہو سکتا ہے کہ وہ دینی کتاب پڑھ کر نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائیں اس طرح تبلیغ کا مقصد بھی پورا ہو سکتا ہے۔

پیاری بہنو !

تبلیغ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم نے بھی فرمائی۔

تبلیغ حضرت ابو بکر صدیق نے بھی کی۔

تبلیغ حضرت عمر فاروق نے بھی کی۔

تبلیغ حضور اکرم کے پیارے صحابہ کرتے رہے لیکن کبھی نہ کسی نبی

نے بہتر اٹھایا نہ کسی صحابی نے بستر اٹھایا لیکن چودھویں صدی میں ایسے مبلغ آگئے کہ بستر گھر سے لیکر جاتے ہیں جہاں تبلیغ کرنے سے روپے مل جائیں وہ تو ٹھیک اگر کہیں سے نہ ملیں تو چرس بیچ کر خسارہ پورا کر لیا جائے گا، استغفر اللہ

## تبلیغ کیسے ہو

پیاری بہنو!

تبلیغ وہی تبلیغ ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔

اب آخر میں تبلیغ کے حوالہ سے بات کر کے آج کی گفتگو کو ختم کر دوں گی۔

یہ تو آپ کو پتہ چل چکا ہے کہ تبلیغ مسلمان مرد و عورت کے لئے فرض ہے دوسری بات یہ کہ مبلغ کو عالمہ، فاضلہ ہونا چاہیے تیسری بات یہ کہ مبلغ کو متقی ہونا چاہیے۔ چوتھی بات یہ کہ مبلغ کو اپنے اعمال کا احتساب کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ تب ہی بہتر سے بہتر انداز سے تبلیغ ہو سکتی ہے۔

## آخری بات

پیاری بہنو!

آخر پر میں یہ عرض کر کے درس کو ختم کر دوں گی کہ خواتین اپنے

گھروں میں کیسے تبلیغ کر سکتی ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں خود کو ٹھیک کرنا ہے تاکہ ہم دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اگر خود علم پیرا نہ ہوں اور دوسروں کو عمل کی تاکید کریں تو یہ بہت بڑا جرم ہے۔

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بے عمل مبلغ کو کافروں سے بھی سخت عذاب دیا جائے گا۔

چنانچہ پہلا کام اپنے آپ کی اصلاح کرنا ہے۔  
قرآن پاک پڑھا جائے، سمجھا جائے اور اُس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔

ہماری زندگی اُسوۂ رسول اور اُسوۂ بتول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے گذرے۔

پاکیزگی و طہارت اختیار کی جائے

حُسن اخلاق اختیار کیا جائے۔

گفتگو میں شائستگی پیدا کی جائے۔

بُرے کاموں سے بچا جائے

پردے کا خاص اہتمام کیا جائے

شریعت کی حدود کی پابندی کی جائے بے جا آزادی اور روشن خیالی

کو چھوڑتے ہوئے قبر و آخرت کی تیاری میں مصروف رہنا چاہئے۔



اگر ہم نیک اعمال کریں گی اللہ سے ڈریں گی تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہم پر اپنا انعام فرمائے گا۔

اپنے گھر والوں کو جھوٹ سے غیبت سے، بد اعمالی سے روکنا اور ان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعوت دینا ہی تبلیغ ہے۔

پیاری بہنو! امر بالمعروف کے لئے زبان میں نرمی اور نھی عن المنکر کے لئے زبان میں سختی ہونا ضروری ہے۔

یعنی جب نیکی کی دعوت دی جائے تو نہایت نرمی سے اور محبت سے دی جائے تاکہ جس کو دعوت دی جا رہی ہے وہ خوش دلی سے قبول کرے اور جب بُرائی کو دیکھا جائے تو سختی سے روکا جائے یہی قرآن و حدیث کا حکم ہے۔

پیاری بہنو! کہیں ظلم ہوتا دیکھا جائے تو اسے روک دینا کارِ ثواب ہے اگر ظلم کرنے والا اپنے ظلم سے باز آ جائے تو اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادے گا۔

پیاری بہنو!

ہمیں معاشرے کی درستگی کے لئے سب سے پہلا اپنا گھر ٹھیک کرنا ہوگا اپنا خاندان ٹھیک کرنا ہوگا اگر ہر گھر درست ہو جائے ہر گھر میں ایک شخص ایسا ہے تو امر بالمعروف و نھی عن المنکر پر عمل کرے تو سارا معاشرہ درست ہو سکتا ہے اسلام سر بلند ہو سکتا ہے۔

اسلام عروج حاصل کر سکتا ہے۔

اس وقت ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔

اس وقت ہمیں اپنے احتساب کی ضرورت ہے۔

اس وقت ہمیں اُس انداز زندگی کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

جس کا حکم قرآن پاک میں ہے۔

جس کا حکم احادیث طیبہ میں ہے۔

جس کا حکم اقوال صحابہ میں ہے۔

جس کا حکم اولیاء کی باتوں میں ہے۔

جس کا حکم اختیار دیتے رہے اور یہ وہی حکم ہے یہ وہی امر ہے جسے

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت پر عمل پیرا

ہونے کی توفیق عطا فرمائے ﴿ آمین ﴾

پیاری بہنو! آج سے تحیہ کر لو کہ ہم اپنے آپ کو سنواریں گی اپنے

گھروں کو اس طرح سنواریں گی کہ ہمارا گھر اُمہات المومنین کے مقدس

حجرات کا نمونہ نظر آئے۔

ہمارا گھر سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کا عکس

منور بن جائے۔

ہمارے گھروں میں ناچ گانے نہ ہوں بلکہ قرآن کی تلاوت ہو

ہمارے بچے بڑے سب کے سب نمازی ہوں ہمارے گھروں میں جو کھانا

بچے وہ حلال کی کمائی سے بچے ہمارے بچے سجدوں کے عاشق ہوں کیونکہ اگر ماں نیکی کے کام کرے گی تو اولاد نیک پیدا ہوگی۔ انہی الفاظ کے ساتھ آج کا درس ختم کرتی ہوں۔

دُعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے دین متین کی خلوص کے ساتھ خدمت کرنے اور پوری دُنیا میں اس کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين

دوسرا قرآن  
سورۃ الفجر کے احکام

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَالْفَجْرِ، وَلَيَالٍ عَشْرٍ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

سورة الفجر کی سورہ ہے اس میں تیس آیات ہیں جو کہ ایک رکوع پر

مشمول ہیں اس کے ایک سو انتالیس کلمے اور پانچ سو حروف ہیں۔

اس سورہ مبارکہ میں ہمیں پچھلی اقوام کے عذاب کے واقعات یاد

کرائے گئے ہیں تاکہ ہم نصیحت حاصل کریں۔

ابتدا اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت اور قسم سے ابتدا کی ہے۔  
ارشاد ہوتا ہے !

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾

قسم ہے صبح کی اور دس راتوں کی اور حقیقت اور طاق کی۔

## والفجر سے کیا مراد ہے

واجب الاحترام سلامی بہنو !

مفسرین کرام کہتے ہیں کہ۔

وَالْفَجْرِ . وَلَيَالٍ عَشْرٍ . سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محرم کی صبح کی

قسم کھارہا ہے اور محرم کے دس راتوں کی قسم اٹھا رہا ہے محرم کی فجر کی قسم اس

لئی اٹھا رہا ہے کہ اس سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے۔

## دس محرم کے خاص واقعات

دس راتوں کی اس لئے قسم اٹھا رہا ہے کہ محرم کی دس راتوں میں بہت

سے کام انجام پائے ہیں بالخصوص دس محرم کو نہایت اہم امور ہوئے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا دن بھی یہی تھا۔

اور اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کی سعی کی گئی

ہے۔

اور اسی دن نواسہ رسول محبوب مصطفیٰ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو بیدردی سے شہید کیا گیا ہو اور اسی دن قیامت پیا ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس محرم کی قسم اٹھا کر بتا دیا کہ اسی دن کو عام دنوں کی مثال نہ سمجھنا کیونکہ میں رب ہو کر اس دن کی قسم اٹھا رہا ہوں آگے ارشاد ہوتا ہے۔

## اللہ اور مخلوق

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ.

قسم ہے جفت اور طاق کی۔

طاق سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے اور جفت سے مراد مخلوق خداوندی جو صاحب ایمان ہوگی۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾

اور رات کی جب چل دے۔

## عقل مند تسلیم کرتے ہیں

هَلْ فِي ذَالِكَ قَسَمٌ الَّذِي حَجَّرَ ﴿٥﴾

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عقلمندوں کے لئے ارشاد فرمایا کیوں اس میں عقل مند کے لئے قسم ہوتی ہے یعنی عقل والے ان باتوں کو

تسلیم کرتے ہیں کہ محرم الحرام کی صبح کی فضیلت ہے۔

محرم کی دس راتوں کی فضیلت ہے۔

جنت اور طاق کی فضیلت ہے اور رات کی جب چل دے یعنی وہ

وقت جب رات جانے والی ہو یہ قسم اللہ نے اس لئے فرمائی کہ وہ صبح صادق

کا وہ وقت نہایت ہی افضل وقت ہوتا ہے اور وہ وقت تمام اوقات میں سب

سے زیادہ قبولیت والا ہوتا ہے اور اسی پہر میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے

زیادہ عبادت کریں، اللہ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں، اللہ کو زیادہ سے زیادہ

پکاریں، اللہ سے اُس کی نعمتیں طلب کریں، اللہ سے بخشش طلب کریں، اللہ

سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں، کیونکہ یہ وقت خاص وقت ہے اور

اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کو بہت زیادہ نوازتا ہے۔

## قومِ عاد کے ساتھ کیا گیا

پیاری بہنو! آگے ارشاد ہوتا ہے!

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

اے پیارے محبوب ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کیا تم نے نہیں

دیکھا کہ تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا گیا۔



## حضور جانتے ہیں

پیاری بہنو !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت 21 اپریل 571 عیسوی میں ہوئی جبکہ قوم عاد کا واقعہ تو سینکڑوں برس پہلے کا واقعہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے یہ فرما رہا ہے کہ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ ہم نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ پوچھا اُس سے جاتا ہے جو اُس واقعہ کے ہونے کے وقت وہاں موجود ہو جیسے میں کہوں۔

خالد تم نے دیکھا نہیں جب ہمارے ہاں مہمان آئے تھے۔

اب خالد وہاں موجود ہوگی تو کہے گی ہاں دیکھا تھا جب مہمان آئے تھے اور اگر خالد وہاں موجود ہی نہ ہو وہ کہے گی بی بی میں اُس وقت کب موجود تھی جو تم مجھ سے پوچھ رہی ہو تو پوچھا اُس سے جاتا ہے جو اُس وقت میں وہاں موجود ہوا اور اللہ تعالیٰ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے دیکھا نہیں؟ کہ میں نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا معلوم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں روحانی طور پر موجود تھے میں کہتی ہوں جب ظاہری ولادت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم عاد کا حال دیکھ سکتے ہیں تو آج اپنی قوم کو بعد از وصال بھی دیکھ سکتے ہیں۔

## قوم عاد کا واقعہ

قوم عاد کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی احقاف ایک بہت بڑا ریگستان جو عمان و حضرموت کے وسط میں ہے۔ قوم عاد کے جد امجد کا نام عاد بن عوص تھا جو کہ حضرت نوح علیہ السلام کا پوتا تھا چنانچہ جد امجد کے نام کی نسبت کی وجہ سے عاد پکارنے لگے قوم عاد بت پرستی اور بد اعمالی میں نہایت ترقی پر تھی اور یہ لوگ گناہ جرائم میں بہت زیادہ بڑھ گئے تھے۔

وَيَقَوْمٍ اسْتَغْفَرُوا رَبَّهُمْ

اے میری قوم اپنے رب سے معافی مانگو۔

﴿سورہ ہود آیت ۵۲﴾

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ہود علیہ السلام کو ان لوگوں میں نبوت سے سرفراز فرما کر ہدایت کے لئے بھیجا جب حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو توحید کا درس دیا اور فرمایا ایک خدا کی پرستش کرو بت پرستی ترک کر دو بڑے افعال ختم کر دو لیکن قوم نے یہ جواب دیا۔

بِمَا تَعُدُّنَا إِنَّ كُنْتُمْ مِنَ الصَّادِقِينَ .

﴿سورۃ الاعراف آیت ۷۰﴾

## ایک اللہ کو پوجیں

کیا تم اسی لئے ہمارے پاس آ کے تو کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں؟  
 اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ان کو چھوڑ دیں اگر تم سچے ہو تو  
 لاؤ جس کا تم وعدہ کر رہے ہو یعنی جس عذاب سے ڈرا رہے ہو چنانچہ عذاب  
 الہی کی ابتداء ہوگئی اور تین سال تک بارش نہ ہوئی۔

پیاری بہنو !

غور کرو حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا !

ثُمَّ تَوَبُّوْا۟ اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِدْرَارًا  
 وَيَزِدْكُمْ

﴿سورة ہود آیت ۵۲﴾

پیاری بہنو !

اگر تین ماہ تک بارش نہ ہو تو ہماری کیسی کیفیت ہو جاتی ہے ہم  
 پریشان ہو جاتے ہیں ہماری فصلیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں ہمارا نظام  
 معاشیات بگڑ جاتا ہے تو ان کا کیا حال ہوا ہوگا جن کے علاقہ میں پورے تین  
 برس بارش ہی نہ ہوئی وہ لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے اور اناج گندم وغیرہ اتنی  
 مہنگی ہوگئی کہ سونے کے بھاؤ بکنے لگی۔

## زمانے کا دستور

پیاری بہنو !

اس زمانے میں جب کوئی مصیبت اور آفت آتی تھی تو اُن کا دستور یہ تھا کہ وہ لوگ مکہ معظمہ میں جاتے اور خانہ کعبہ میں دُعا میں مانگتے تھے اور خدا معاف کر دیتا اور مصیبت ٹل جاتی تھی چنانچہ احاف کے کچھ لوگ ایک جماعت کی صورت میں مکہ معظمہ گئی۔

## شراب و کباب کا دلدادہ

یہ مکہ معظمہ جب پہنچے تو اُس وقت مکہ معظمہ میں ایک جماعت رہتی تھی اُس جماعت کا سردار معاویہ بن کبیر تھا۔

معاویہ عیش و عشرت میں غرق رہنے والا شخص تھا شراب و کباب اور رنڈیوں کے گانوں کا دلدادہ تھا اُس کا نانہال قوم عاد میں تھا جب یہ وفد معاویہ بن کبیر کے پاس پہنچا تو معاویہ نے ان کی بڑی خاطرمدارت کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور رنڈیوں کا ناچ دیکھتے جب یہ اس غلط کام میں مشغول ہوتے تو مرتد اُٹھ کر کہیں چلا جاتا اور مکہ شریف کے گلیوں بازاروں میں چل پھر کر وقت پاس کرتا۔

## مہینہ یوں ہی گزر گیا

جب ایک مہینہ یوں ہی بیت گیا معاویہ کے دل میں خیال آیا کہ یہ تو دعائیں کرنے کے لئے آئے تھے اور یہاں آ کر بھول گئے ہیں شاید معاویہ کے دل میں یہ خیال ہو کہ ان کے آنے پر مہمان نوازی پر میرا خرچ ہو رہا ہے تو ان کو کس طریقہ سے یہاں سے فارغ کرنا چاہئے الغرض اس نے گانے والیوں کو بلایا اور کہا آج رات اس قسم کا گانا گاؤ کہ جس میں دعائیں مانگنے اور بارش طلب کرنے کی باتیں ہوگی جب رات کو رنڈیوں نے گانا گایا تو اس میں یہ دونوں موضوعات تفصیل کے ساتھ گائے تو معاویہ کو خیال آیا کہ ہم تو یہاں دعا کے لئے آئے تھے چنانچہ یہ دعا کرنے خانہ کعبہ گئے جب دعا کرنے لگے تو مرشد بن سعد نے کہا خدا کی قسم اُس وقت تک تمہارے لئے پانی نہیں بر سے گا جب تک تم حضرت ہو وعلیہ السلام پر ایمان نہ لاؤ گے۔

## ظاہری طور پر دعا قبول ہوگی

جب انہیں پتہ چلا کہ مرتد تو ہمارے دین میں نہیں ہے تو انہوں نے مرشد کو مار پیٹ کر الگ کر دیا اور ابر رحمت کے لئے دعا کرنے لگے دعا کر کے یہ وفد واپس ہوا۔

تو وہاں آسمان پر تین ابر آئے۔

ایک بدلی کارنگ سفید تھا۔

دوسری بدلی کارنگ سیاہ تھا۔

اور تیسری بدلی کارنگ سرخ تھا۔

پیاری بہنو !

آسمان سے ایک ندا بلند ہوتی ہے کہ اے قوم عاد تمہاری

دعاؤں سے تین ابر تمہارے اوپر آئے ہیں ان تینوں میں سے ایک ابر منتخب کر

لو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔

طے یہ پایا کہ سیاہ ابر کا انتخاب بہتر رہے گا کیونکہ اس میں زیادہ

بارش ہوگی چنانچہ انہوں نے سیاہ بادل کا انتخاب کر لیا۔

جب کہ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا !

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ

وَّغَضَبٌ .

تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ہے۔

﴿سورة الاعراف آیت ۱۷﴾

## قوم عاد خوش ہو گئی

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ابر سیاہ کو دیکھ کر نہایت خوش

ہو رہے ہیں کہ یہ ہمیں بارش دے گا لیکن میں اس کے پس پردہ کچھ اور دیکھ رہا

ہوں اے میری قوم اب آخری وقت ہے اپنے آپ کو بدل لو اور خدا کا حکم پڑھ لو اور میری نبوت کو تسلیم کر لو۔

## انسان کی فطرت

پیاری بہنو !

جب انسان کو ظاہری طور پر صاف راستہ ملتا جائے اور ہر کام وقت پر ہوتا رہے اور انسان جو بھی کام کرے اُس میں کامیابی حاصل ہوتی رہے تو انسان کا دماغ بلند یوں پر پہنچ جاتا ہے لیکن اُسے یہ علم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ یہ نظام جو چل رہا ہے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے چل رہا ہے۔

اور جب وہ چاہے تمہاری کامیابیوں کو ناکامیوں میں بدل دے تمہارے سیدھے رستے کو کھنڈرات میں تبدیل کر دے۔

اسی لئے ڈر واللہ تعالیٰ سے اُس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرو قرآن پاک میں اُن پیغمبروں کی اقوام کے حالات دیکھ جن پر رب تعالیٰ نے بے حد نوازشات فرمائیں لیکن اُنہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور بُت پرستی کی۔

پھر رب تعالیٰ نے اُس قوم کا کیا حال کیا حال کی قوم نوح، قوم لوط، قوم بنی اسرائیل، قوم شمود، اور قوم عاد کے انجام تمہارے سامنے ہیں۔

## رحمت آرہی تھی؟

روح البیان شریف میں ہے جب حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر عذاب نازل ہو رہا ہے تو قوم نے کہا کیسا عذاب؟ یہ تو رحمت آرہی ہے یہ تو بادل ہیں اور۔

هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا .

﴿روح جلد نمبر ۳ ص ۱۸۸﴾

اور ہم کو بارش دینے کے لئے آرہا ہے۔

## سیاہ بادل چھا گیا

پیاری بہنو! وہ سیاہ بادل جو قومِ عاد نے خود منتخب کیا تھا مغرب کی طرف سے آیا اور آبادی کی طرف بڑھتا رہا اور اُس ابر کے ساتھ سیاہ آندھی شروع ہو گئی یہ آندھی اتنی شدید تھی کہ اونٹوں کو بمعہ اس پر سواروں کے اڑا کر کہیں سے کہیں پھینک دیتی تھی درخت ہوا میں اڑنے لگے سب عاد والے جو کفر و ذلالت کے عادی بھی تھے اپنے پتھروں کے بنائے ہوئے محلات میں چھپے لیکن آندھی نے ساری عمارتوں کو تباہ و برباد کر دیا آندھی کا دورانیہ سات راتوں اور آٹھ دنوں تک رہا اور قومِ عاد کا ایک ایک آدمی مر گیا حتیٰ کہ اس قوم کا ایک بچہ بھی زندہ نہ رہا۔



## سورة الحاقة میں ذکر

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورة الحاقة میں قوم عاد کے تباہ ہونے کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔

وَأَمَّا عَادُ فَاهْلِكُوا بِرِيحِ صَرْصَرٍ

عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَنِيَةً

أَيَّامٍ حُسُومًا ﴿٧﴾

## قوم عاد تباہ ہو گئی

قوم عاد ہلاک ہو گئی نہایت گرجتی ہوئی آندھی سے ان پر لگادی گئی  
سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار۔

پیاری بہنو !

صاوی علی الجلائین میں ہے کہ قدرت الہی سے کالے رنگ کے  
پرندوں کا ایک غول آیا جس نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔  
پھر حضرت سیدنا ہود علیہ السلام اور ان کے صحابہ جو کہ ستر کی تعداد  
میں تھے ان پر آنچ تک نہ آئی اور ٹیلے پر چڑھ کر قوم عاد کی بربادی دیکھتے  
رہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے رفقا کو ساتھ لیا اور مکہ شریف آگئے

اور وقت وصال تک وہیں عبادت میں مصروف رہے اور چار سو سال کی عمر میں انتقال فرمایا آپ کے ماننے والے بھی آپ کے وصال سے تقریباً سو برس کے بعد دارفانی سے کوچ فرما گئے۔

پیاری بہنو! یہ تھا اُس بستی کا انجام جنہوں نے سرکشی کی اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا اور قرآن پاک میں ہے اُن سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جو اللہ کو جھٹلاتے ہیں۔

عزیز محترم اسلامی بہنو!

اس واقعہ کا اشارہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں دیا کہ۔

﴿۶﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾

آگے ارشاد ہوتا ہے۔

﴿۷﴾ اِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾

﴿۸﴾ اَلَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾

وہ ارم حد سے زیادہ طول والے یعنی اپنی جسمانی ساخت میں ایسے

تھے کہ گویا طویل قد تھا اور قوی اور توانا تھے اور اُن کی عمریں بھی نہایت لمبی ہوتی تھیں۔

## قوم ثمود کا واقعہ

﴿۸﴾ اَلَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾

اور ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

وَلَمَّا دَ الْذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾

اور ثمود جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں قوم عاد کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کا ذکر فرمایا۔

کہ قوم ثمود نے پتھر کی چٹانیں کاٹیں ثمود کا ذکر قرآن پاک میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔

## ثمود میں نبی بھیجا

چنانچہ آٹھویں پارے کی سورۃ مبارک الاعراف کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہوتا ہے جب حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہ پیغام دیا تو ساتھ فرمایا۔

هُوَ أَنشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ  
فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ .

﴿پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت ۶۱﴾

اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور تمہیں اس پر بسایا تو تم کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔

پھر فرمایا !

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ .

بے شک میرا رب قریب اور دعا سننے والا ہے۔

## حضرت صالح کو جھٹلایا

حضرت صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم ثمود کو سمجھایا تو انہوں نے نہایت بے وقوفی کی بات کی اور کہا اے صالح ہم سمجھتے تھے کہ تم ہم میں سب سے زیادہ عقل رکھنے والے ہو اور ہونہار معلوم ہوتے تھے۔

قَبْلَ هَذَا أَتْنَهْنَا أَمْ نَعْبُدُ مَا يَعْبُدُ .

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ ہم باپ

داداؤں کے معبودوں کو پوجیں۔

﴿سورة هود آیت ۶۲﴾

## حضرت صالح کا جواب

جب حضرت سیدنا صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کا جواب سنا تو

ارشاد فرمایا۔

قَالَ ! بُولے۔

يَا قَوْمِ ! اے میری قوم۔

أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي .

میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل ہوں۔

﴿سورة ہود آیت ۶۳﴾

جب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تو قوم نے کہا اگر آپ نبی ہیں تو معجزہ دکھائیں آپ نے فرمایا طلب کرو کہ تم کیا دیکھنا چاہتے ہو۔

## اونٹنی برآمد ہوئی

انہوں نے کہا آپ اس پہاڑ کی چٹان سے ایک ایسی اونٹنی نکالئے جو گا بھن ہو اور ہر قسم کے نقائص سے پاک و صاف ہو چنانچہ حضرت سیدنا صالح علیہ السلام نے چٹان کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ چٹان خود ہی پھٹ گئی اور اس میں سے ایک نہایت ہی خوبصورت بلند قامت اونٹنی نکلی جو گا بھن بھی تھی باہر نکل کر اسی اونٹنی نے نہایت حسین و جمیل بچہ جنا اور اونٹنی اپنے بچے کے ساتھ میدان میں چرنے لگی۔

قوم شموود نے جب یہ معاملہ دیکھا تو نہایت حیران ہوئے پھر حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی معجزہ ہے کہ اونٹنی تالاب سے ایک دن میں سارا پانی پیا کرے گی۔

لہذا ایک دن تالاب کا پانی اس اونٹنی کے لئے ہوگا اور دوسرے دن

تم پینا۔

اور کھانے کے حوالہ سے بھی فرمایا۔

# اللہ کی نشانی

يَا قَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فَذَرُوهَا  
تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوهَا بِسُوءٍ  
فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ .

اے میری قوم یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ناقہ  
ہے تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین  
میں کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم کو  
عذاب پہنچے گا۔

﴿پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت ۶۴﴾

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو تکلیف ورنج مت دینا  
ورنہ یہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا اس سے محبت کرو اس سے پیار کرو یہ اللہ  
کی نشانی ہے اور نہایت خوبصورت نشانی ہے۔

## اقرار بن سالف کا ظلم

پیاری بہنو!

قوم شمود میں ایک شخص تھا جس کا نام اقرار بن سالف تھا۔  
یہ ایک زانیہ عورت کا حرامی بچہ تھا اس کا رنگ سرخ اور آنکھیں

بھوری تھیں قد پستہ ویسے بہت زیادہ تیز طرار تھا چنانچہ قوم نے سے کہا اگر تم اونٹنی کو قتل کر دو تو ہم تمہیں دولت دیں گے کیونکہ یہ اکیلے پانی پی لیتی ہے۔

## سورۃ بنی اسرائیل میں بیان

پیاری بہنو !

اُس حسین ترین اونٹنی جو ہر قسم کے عیب سے پاک تھی اقرار ظالم نے پہلے اُس کے چاروں پاؤں کاٹ ڈالے پھر اُسے ذبح کر دیا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں بیان ہوتا ہے !

وَ اتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا

اور ثمود والوں نے اس ناقہ پر ظلم کیا۔

﴿پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۹﴾

فَعَقَرُوا وَالنَّاقَةَ وَعَتَوَاعَنْ أَمْرٍ رَبِّهِمْ

وَقَالُوا يَصْلِحْ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُّنَا إِنْ كُنْتِ مِنَ

الْمُرْسَلِينَ .

﴿سورۃ الاعراف آیت ۷۷﴾

انہوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے۔

اور اپنے رب جل شانہ کے حکم سے سرکشی کی۔

اور بولے اے صالح ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کا تم وعدہ دے

رہے ہو اگر تم رسول ہو۔

پیاری بہنو !

کتنے بد بخت تھے قومِ شمود کے لوگ جنہوں نے خود عذاب طلب کیا اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ کے رسول نہیں ہے انہیں اس غلط فہمی نے تباہ و برباد کر دیا اور قرآن پاک کے مطابق قومِ شمود کو زلزلہ کا عذاب دیا گیا قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

فَاخَذَ تَهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جِثْمِينَ

﴿سورة الاعراف آیت ۷۸﴾

اور زلزلہ نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔

## زلزلے کا عذاب آگیا

پیاری اسلامی بہنو !

ہو ایوں کہ عذاب اس طرح آتا کہ پہلے ایک زبردست چنگھاڑ کی خوفناک آواز آئی جسے ایٹم بم گرا دیا گیا ہو اور پھر شدید زلزلہ آیا تو تمام عمارتیں زمین بوس ہو گئیں چند سال پہلے مختلف مقامات پر زلزلے آئے سونامی زلزلہ نے سب سے زیادہ تباہی مچائی اور بے شمار شہر اور گاؤں زمین سے مٹ گئے ہے تو یہ بھی شدید زلزلہ تھا لیکن قومِ شمود کا زلزلہ سب سے بڑھ کر تباہ کن تھا کہ اُس نے ایک شخص بھی زندہ یا زخمی نہ چھوڑا اور سب اگلی صبح اپنے گھروں میں



Marfat.com

یعنی پتھروں سے اپنے محلات تعمیر کئے اور خدا کی سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بنائے ہوئے مضبوط محلات سمیت اُن کو تباہ و برباد کر دیا۔  
اس سورۃ الفجر کی اگلی آیت مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿۱۰﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿۱۰﴾

اور فرعون جو کہ سخت سزائیں دیتا۔

﴿۱۱﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾

جنہوں نے شہر میں سرکشی کی۔

﴿۱۲﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا۔

﴿۱۳﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾

تو پھر ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا۔

﴿۱۴﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾

بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ عقب نہیں۔

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب رب اس کو

جاہ و دولت اور نعمت دے کر آزمائے۔

﴿۱۵﴾ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی۔

فرمان کے مطابق کرے وہی اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔  
اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں بھی انعام رکھا ہے۔  
اس آیت کریمہ سے اگلی آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ .

اور اگر آزمائے اور اُس پر رزق تنگ کرے۔

فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾

تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا۔

یعنی جب نعمت مل جائے تو یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دی

اور پھر اُس پر تنگ وقت آجائے تو یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے خوار کیا۔

## آزمائش پر شکر کرو

پیاری بہنو !

یہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے کہ کیا ہر حال میں شکر خدا کرتا ہے یا وقت

کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن اور عقیدے کو بھی تبدیل کرتا ہے۔

اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر حال میں اپنے رب کا شکر ادا کریں

اور اُس کے فرامین مقدسہ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں قرآن پاک کے

احکام اور احادیث طیبہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

# یتیم و مسکین کے حقوق

پیاری بہنو! اگلی آیت سماعت فرمائیں جس میں اللہ تعالیٰ یتیم کے حق کو بیان فرما رہا ہے۔

﴿ ۱۷ ﴾ كَلَّا بَلْ لَا تَكْرُمُونَ الْيَتِيمَ

کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ہو۔

اگلی آیت میں مسکین کا ذکر ہے۔

﴿ ۱۸ ﴾ وَلَا تَحْضُونَهُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ

اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں

دیتے ہو۔

﴿ ۱۹ ﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا

اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو۔

پیاری بہنو!

ہم پر یتیم کے بھی حقوق ہوتے ہیں۔

یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سنت مبارکہ ہے۔ اور یتیم کے حوالہ سے قرآن پاک میں یہ فرمان ہے کہ یتیم

کو جھڑکنا نہیں چاہیے یتیم کے ساتھ احسان کرنا چاہیے۔ اور یتیم کے مال کی

حفاظت کرنی چاہیے۔ یتیم کا مال غصب کرنے والا قرآن پاک منکر ہے اور

اُس کے لئے بہت وعید آئی ہے

قرآن پاک ہی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَذَالِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ .

جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور

وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ .

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دیتا وہ خواہ نمازی ہو۔

﴿سورة الماعون آیت ۳، ۴﴾

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ﴿۲﴾

ایسے نمازی میں بھی خرابی ہے۔

معلوم ہوا یتیم کو دھکے دینے والا خواہ نمازی ہو اُس کی عبادت اللہ کی

بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہے اور مسکین کو کھانا کھلانا بھی نہایت افضل و احسن

عمل ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آگے کلمہ ہوتا ہے۔

میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو۔

﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ ﴿۲۰﴾

اور مال سے نہایت محبت رکھتے ہو۔

پیاری اسلامی بہنو!

مال سے محبت رکھنا کفار کا طریقہ ہے کبھی کسی نبی اور ولی نے مال و

دنیا سے محبت نہ کی اور لوگوں سے بھی یہی کہا مال و دنیا کی اصلیت سے تم بے خبر ہو لیکن ہم باخبر ہیں۔

اس لئے تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ دنیا کے مال و دولت سے کبھی محبت نہ کرنا۔

چنانچہ حدیث شریف ہے۔

عن كعب بن مالك قال قال رسول  
الله صلى الله عليه وآله وسلم ما ذئبان جائعان  
ارسلا في غنم بافسد لها من حرص المرء على  
المال و الشرفِ لدينه

﴿جامع ترمذی شریف﴾

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور مرتبہ کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

پیاری بہنو! پتہ چلا کہ مال و دولت سے کبھی بھی محبت نہ رکھنی

چاہیے۔

قرآن پاک کی آیت ہے۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ .

﴿سورة النساء آیت ۷۷﴾

دنیا کا سارا مال و متاع اللہ تعالیٰ کے نزدیک قلیل ہے اور مال کی کوئی

حیثیت نہیں ہے علماء فرماتے ہیں کہ حیثیت مال کی نہیں اعمال کی ہوتی ہے اس

لئے مال سے محبت نہ کرنی چاہیے بلکہ اعمال کو درست کرنا چاہیے۔

اور حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ نقل کرتے ہیں

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

آدمی بوڑھا ہوتا ہے مگر دو چیزیں اُس میں اگر ہوں تو

وہ جوان رہتی ہیں نمبر 1 عمر کی زیادتی اور نمبر 2 مال کا

لا لچ۔

پیاری بہنو! مال کا لا لچ رکھنا نہایت قبیح فعل ہے مثال مشہور ہے

لا لچ بُری بلا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو لا لچ سے مال و دنیا کی محبت

سے دور رکھے آمین۔

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ہاں یہ زمین ٹکڑا کر پاش پاش کر دی

جائے گی۔

سورۃ فجر کی گزری ہوئی تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے لالچ سے منع فرمایا ہے۔

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ

الْأَرْضُ دُكًّا دُكًّا ﴿٢١﴾

آگے ارشاد ہوتا ہے۔

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

جب تمہارے اللہ کا حکم آئے تو قطار اندر قطار ہوتی ہے۔

وَجِئْتَنِي يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ .

اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ .

انسان اس دن سوچے گا۔

اس مبارک سورۃ میں عاد و ثمود اور فرعون کے انجام کی بات فرما کر

رب انسان کو قیامت کا دن یاد دلارہا ہے اور جہنم کا خوف دیا جا رہا ہے کہ اس

دن جہنم لائی جائے گی اور انسان سوچے گا۔

وَإِنِّي لَهُ الذَّكُّورِيُّ ﴿٢٣﴾

مگر اب سوچنے کا وقت کہاں اب سوچ کا کوئی فائدہ نہیں اب

حقیقت کے سمجھ آ جانے سے کچھ نہیں بنے گا۔



پیاری بہنو !

سورۃ فجر سے پہلی سورۃ الغاشیہ ہے اس میں بھی قیامت کے دن کی

منظر کشی فرمائی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ

﴿سورۃ الغاشیہ آیت ۲﴾

کتنے منہ اس دن ذلیل ہوں گے۔

جو لوگ دنیا میں دنیا کے مال کے لئے ہی زندگی گزارتے رہے اور

آخرت کے لئے کچھ نہ کیا۔

آگے کا کچھ نہ سوچا نہایت پشیمان ہوں گے مگر اُس وقت اُن کا

پشیمان ہونا انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِنِّي لَهُ الذَّكْرَى . ﴿۲۳﴾

اور اب سوچنے کا وقت کہاں۔

يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿۲۴﴾

کہے گا ہائے میں نے کسی طرح جیتے جی آگے نیکی بھیجی ہوتی۔

تو آج ہی نیکی کرنے سے آخرت میں فائدہ ہوگا لہذا ہمیں ہر حوالہ

سے نیکی کرنے چاہیے یہی نیکی ہمارے لئے آخرت کا ذریعہ بن جائے گی۔

حقوق العباد کی ادائیگی نیکی ہے۔

معاشرے کی اصلاح نیکی ہے۔

عبادت میں نیکی ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت کرنا نیکی ہے۔

سخاوت کرنا نیکی ہے۔

رسول کی محبت نیکی ہے۔

صحابہ کی اطاعت نیکی ہے۔

اہل بیت کی مودت نیکی ہے۔

سچ بولنا نیکی ہے۔

بھوکوں کو کھانا کھلانا نیکی ہے

پیسوں کو پانی پلانا نیکی ہے

مہمان کی خدمت کرنا نیکی ہے

مریض کی عیادت کرنا نیکی ہے

ہمسائیوں کا خیال رکھنا نیکی ہے

گالی گلوچ سے بچنا نیکی ہے

فرائض کی ادائیگی کرنا نیکی ہے

پیاری بہنو! ایک اور نیکی کا ذکر کرتی چلوں۔ جو دنیا و آخرت میں

تمہارے بہت کام آئے گی۔ یہ نیکی بہت ہی فضیلت اور بہت ہی عظمت

رکھتی ہے اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

بہت پسند ہے۔

یہ نیکی درود پاک ہے اور درود پاک کا پڑھنا نہایت افضل عمل ہے۔  
ہوسکتا ہے آپ کی کوئی عبادت قابل قبول نہ ہو لیکن درود پاک

پڑھنا قبولیت ہی قبولیت ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب روز  
قیامت میزان پر اعمال تولے جائیں اور جب کسی کی نیکیاں کم ہوں گی تو جو  
میرے اُمتی نے مجھ پر درود پڑھا ہو گا وہ میزان نیکیوں کے ساتھ رکھا جائے  
گا اور اُس نیکیاں بہت زیادہ بڑھ جائیں گی۔

تو پیاری بہنو! ہمیں چاہیے ہم آقائے دو عالم حضرت سیدنا محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں تاکہ ہمیں روز  
قیامت سوچنا نہ پڑے کہ۔

يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾

کاش ہم نے کوئی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾

تو اس دن اس جیسے عذاب کی مثل کوئی نہیں ہوسکتا۔

وَلَا يُؤْتِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾

اور اللہ کی پکڑ جیسی کسی کی پکڑ نہیں۔

یہاں تک قیامت کی بات فرما کر اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ

نہایت مشفقانہ لہجہ اختیار فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ اَرْجِعِي

إِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مُّرْضِيَةً ﴿٢٨﴾

اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

اس خطاب میں مخاطبت ہے اُس جان کو جو اطمینان والی ہے اور بروز قیامت اطمینان والی جان مومنین کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیسی محبت فرماتا۔

کہ رب کی طرف واپس ہو کہ تو اُس سے راضی ہے اور وہ اللہ تجھ سے راضی ہے۔

پیاری بہنو !

جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے کاش اُن کے غلاموں ہی میں ہمارا نام آجائے یہ بھی بہت بڑی بات ہے ورنہ ہم تو ناکارہ لوگ ہیں ہم نے ہمیشہ اپنی جان کے ساتھ ظلم کیئے۔

آج ہمارے دل میں اطمینان نہیں اور ہماری رو میں بے اطمینان ہیں اگر ہمیں اطمینان والی جانوں نے قبول فرمالیا تو ہمارا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔

اس سورۃ مبارکہ کی آخری سے پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

فَاذْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾

پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔

جب تو میرے خاص بندوں میں داخل ہو جائے تو میں تمہیں

بشارت دیتا ہوں۔

وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

کہ میری جنت میں آ جاؤ۔

پیاری اسلامی بہنو!

سورۃ الفجر میں ہمیں اُن قوموں سے ڈرایا گیا ہے جن پر عذاب آیا

تاکہ ہم اپنے اعمال اُن اقوام کی طرح نہ کر لیں پھر ہمیں جہنم سے ڈرایا گیا

ہے اور آخر میں اس رحیم و کریم مالک نے ہمیں حوصلہ عطا فرمایا ہے کہ نیکی کو

آگے آگے بڑھاؤ اور اعمال حسنہ کرو اور مومن مرد و مومنہ عورت بنو پھر میں

تمہیں جنت کی بشارت دیتا ہوں کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آج کے اس مبارک درس پر ہمیں عمل پیرا ہونے

کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿آمِينَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ﴾

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

درس قرآن  
سورة الضحی

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ

قَالَ اللَّهُ نَبَارِكُ وَتَعَالَىٰ فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

عزیز محترم اسلامی بہنو !

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب

ہیں اور آپ کی قدر و منزلت بارگاہ ایزدی میں نہایت زیادہ ہے بلکہ یوں کہنا

چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی کو بہت زیادہ اہمیت دیتا

ہے۔

آج میں نے تیسویں پارے کی ایک مبارک سورۃ الضحیٰ منتخب کی ہے جس کا شانِ نزول ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ صرف تالیفِ قلبی فرمائی بلکہ لوگوں کو بتا دیا کہ میرے رسول کی میری بارگاہ میں ایسی حیثیت ہے جیسی کسی محبوب کی چاہنے والے کے لئے ہوتی ہے۔

اس مبارک سورۃ میں ایک رکوع ۱۱ آیات ۱۴۰ کلمے اور ۱۷۲ حروف ہیں۔

چند روز گزرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی نہ آئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں نے کفار و مشرکین نے اور منافقین نے اس بات کو بہت زیادہ اُچھالا اور کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب ان سے ناراض ہو گیا ہے اب وحی کیوں نہیں آرہی۔

ادھر کفار یہ باتیں کر رہے ہیں ادھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ نازل فرمائی۔

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾

مَا وَدَّعٰكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ﴿۳﴾

وَلِلْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاٰوَلٰی ﴿۴﴾



وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ﴿٥﴾ أَلَمْ  
يَجِدَكَ يَتِيمًا فَارَى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا  
فَهَدَى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى ﴿٨﴾  
فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا السَّائِلَ  
فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ  
فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے  
ہیں واضحی سے مراد ہے قسم ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور  
کی واللیل اذا بجی سے مراد ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کی۔  
یعنی اللہ تعالیٰ سورۃ مبارک کا آغاز کیسے پیارے انداز سے فرما رہا  
ہے کہ قسم ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک اور پیاری زلفوں  
کی اور جب آنے والی وحی کا انداز کفار نے دیکھا ہوگا اور لازماً شرم سے پانی  
پانی ہوئے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے رسول سے نہایت محبت و شفقت سے  
گفت و شنید فرما رہا ہے۔

پھر اگلی آیت مبارکہ نے تو تمام شکوک کا جنازہ نکال دیا۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے رب نے  
آپ کو نہیں چھوڑا۔

## وحی نہ آنے کی وجہ

عزیز محترم اسلامی بہنو !

رب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ بھی کیسے سکتا ہے جس کے بنانے سے ساری کائنات بنائی اس پرارے محبوب علیہ السلام سے دُوری کیسے گوارا فرما سکتا ہے وحی دیر سے آنے وجہ یہی تھی کہ معترض اعتراض کر لیں پھر میں وحی نازل فرماؤں گا تا کہ قیامت تک آنے والے انسان سمجھ لیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب اُن سے ناراض نہیں ہے بلکہ راضی ہے صرف یہی نہیں بلکہ رب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا چاہتا ہے یہ بات میں عرض کرتی ہوں اس سے پہلے آیت مبارکہ جو سورۃ النضحیٰ میں ہے۔

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿۴﴾

اے رسول آپ کی آنے والی گھڑی آپ کی پہلی گھڑی سے بھی بہتر

ہوگی۔

یعنی جو گھڑی آپ کی گذر رہی ہے وہ بھی بہتر ہے لیکن آنے والی

گھڑی اس سے بھی بہتر ہوگی بعض لوگ اس کی تفسیر میں یہ کہتے ہیں شائد یہ

نئی دور کی مصیبتوں اور آزمائشوں کی بات کی جا رہی ہے کہ اب جو گھڑی تنگی

میں گذر رہی ہے پریشانیوں میں گذر رہی ہے وہ تو گذر رہی ہے لیکن آنے

والا مدنی دور بہتر ہوگا یہ بات بھی درست ہے لیکن ”وللا خرة خیر لک من الاولیٰ“ کی صحیح تفسیر یہی ہے کہ اسلام پھیل رہا ہے۔ اور آپ کا ذکر زمین کے ہر گوشہ تک پہنچ رہا ہے۔

اگر آپ صحابہ کرام کو قرآن سنا رہے ہیں تو وہ لمحہ بھی اعلیٰ ہے۔

اگر آپ معراج پر جا رہے ہیں تو وہ لمحہ بھی اعلیٰ ہے۔

اگر آپ اپنے رب سے راز و نیاز میں مصروف ہیں تو وہ لمحہ بھی اعلیٰ

ہے۔

اگر آپ باطل پرستوں کو حق کی تبلیغ کر رہے ہیں تو وہ لمحہ بھی اعلیٰ ہے

یہ سب لمحات اچھے ہیں۔

ہر گھڑی اچھی سے اچھی ہے لیکن آنے والی بھی ہر گھڑی پہلی سے

بھی بہتر آئے گی۔

پیاری بہنو!

یہ زمانہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے آخر الزمان بن کر تشریف لائے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے۔

وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ .

﴿سورة الاحزاب آیت ۴۰﴾

اور حدیث پاک میں بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں۔ انا خاتم النبیین . میں نبیوں کا خاتم ہوں اور ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ لانی بعدی . میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

تو پتہ چلا یہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے اور قیامت تک حضور کا زمانہ رہے گا اس زمانے کی شان تو قرآن بیان کر رہا ہے۔

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾

قسم ہے زمانے کی بے شک انسان خسارے میں ہے۔

﴿سورة العصر آیت ۱، ۲﴾

پہلے مجھے حیرانی ہوئی کہ جب انسان خسارے میں ہے جس زمانے میں انسان خسارے میں ہے اس زمانے کی قسم کیوں اٹھائی جا رہی ہے آپ بتائیں انسان خسارے میں ہے یا نہیں خسارے میں ہے۔

## زمانے کو برانہ کہو

پیاری بہنو !

جتنا آج انسان خسارے میں ہے کب ہوا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی قسم فرما رہا ہے کہ قسم ہے زمانے کی تو بات سمجھ میں آگئی۔

انسان خسارے میں ضرور ہے تو کہیں اس وقت کو اس زمانے کو تم بُرا مت کہنا کیونکہ انسان اپنے اعمال کی وجہ سے خسارے میں ہے لیکن میرے محبوب علیہ السلام کے صدقہ سے پھر بھی بچا ہوا ہے اور یہ کرم ہے میرے

رسول اس زمانے میں تشریف فرما ہیں اس لئے رب قسم فرما رہا ہے۔

وَالْعَصْرِ .

قسم ہے زمانے کی۔

پیاری بہنو !

اس زمانے میں مسلمان پریشانی میں ضرور مبتلا ہیں لیکن اب پہلی

اقوام کی طرح ہم پر عذاب نہیں آسکتا۔

پہلے تو ایک گروہ نے اُس دن شکار کیا جس دن شکار کی ممانعت تھی تو

عذاب آگیا۔

قرآن پاک ہی میں ہے۔

لیکن اب عذاب نہیں آئے گا اور قرآن پاک ہی میں اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرما دیا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ

عَذَابٌ عَظِيمٌ .

﴿سورة النور آیت ۱۲﴾

اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور رحمت نہ ہوتی تو

تم جس معاملے میں گمراہ ہوئے ہوتے ہو تمہیں عذاب دیا

جاتا اللہ کا فضل ہم میں قرآن کی صورت میں ملے اور

رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ .

اور اس وجہ سے ہم پر عذاب نہیں آرہا ہے۔

﴿سورة الانبياء﴾

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

صدقے طیبہ کے عذاب آتا نہیں ہے ہم پر

شہر محبوب نے دنیا کو بچا رکھا ہے

اس لئے کہ طیبہ پاک میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں جہی ہم اس عذاب سے محفوظ ہیں جس

نے بنی اسرائیل عاد و ثمود جیسی اقوام کو تباہ و برباد کر دیا۔

اور قرآن پاک کی ایک آیت مبارکہ اس کی گواہ ہے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ .

﴿سورة الانفال آیت ۳۳﴾

اے رسول ہم انہیں عذاب نہیں دے سکتے کیونکہ آپ ان میں

موجود ہیں۔

تو پتہ چلا کہ یہ زمانہ میرے حضور کا ہے۔

اور اس زمانے میں جو ہم پر عذاب نہیں آرہا اس کی وجہ یہی ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی موجود ہیں اور آپ کا وجود مسعود ہمارے لئے باعثِ رحمت ہے۔

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى ﴿٢﴾

اے رسول آپ کی آنے والی گھڑی آپ کی

پہلی گھڑی سے بھی بہتر ہوگی۔

اور یہ آیت مبارکہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدسہ پر

دلالت کرتی ہے۔

یہاں جب موت کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادر ہوا تو

وہ لمحے کا بھی کچھ حصہ تھا اور اس کے بعد آپ کو وہ حیات مقدسہ عطا فرمادی

گئی کہ جو پہلی زندگی سے بھی بہتر ہے اور اس کی دلیل حضرت ابی درداء رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ حدیث پاک ہے جس میں سرور کائنات فخر

کائنات حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ

پر جمعہ کے روز زیادہ درود پاک پڑھا کرو کیونکہ جمعہ گواہی کا دن ہے اور میں

اپنے درود پاک پڑھنے والے کا درود خود اپنے کانوں سے سماعت فرماتا ہوں

صحابہ نے کہا یا رسول اللہ وفات سے پہلے ہی یا بعد از وفات بھی تو پیارے آقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

بَعْدَ وَفَاتِي إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ

تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يَرْزُقُ .

اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیا سے بہتر ہیں۔

﴿جلاء الفہام ص ۷۴﴾

آپ کا فرمان ذیشان ہے۔

أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرُ.

میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔

﴿قصص القرآن اول ص ۵۵﴾

اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہتر ہیں لہذا آپ کی حیات مبارکہ بھی سب سے زیادہ بہتر ہے اور اس بات کی تقویت کے لئے آیت مبارکہ آئی ہے۔

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿۴﴾

اے محبوب آپ کی آنے والی گھڑی آپ کی پہلی گھڑی سے بھی بہتر آئے گی آج دیکھیں اسلام اس وقت ساری دنیا کے مذاہب میں بڑا مذہب بن چکا ہے زوال کا شکار مسلمانوں کی اپنی کوتاہیاں ہیں کہ آج دوسرے مذاہب اسلام کے خلاف اس قدر سازشیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحیح اسلامی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس آیت مبارکہ سے اگلی آیت پاک کی وجہ سے بے شمار مسائل سلجھ گئے بہت سے فرسودہ ذہنوں کو تسکین کا سامان مل گیا۔



وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ﴿٥﴾

اے محبوب عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا

فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

اس آیت کریمہ کی تلاوت سے اور سمجھنے سے یہ عقیدہ ہر مسلمان پر

کھل جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو راضی کرنا چاہتا ہے جب ہم پچھلے

انبیائے کرام کی حیاتِ مقدسہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی

طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہر نبی چاہتا ہے کہ مجھ سے اللہ راضی ہو جائے۔

حضرت آدم علیہ السلام استغفار کرتے ہیں کہ مجھ سے اللہ راضی

ہو جائے۔

حضرت نوح علیہ السلام تبلیغ کرتے ہیں کہ مجھ سے رب راضی

ہو جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلاتے ہیں

کہ مجھ سے اللہ راضی ہو جائے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے والد گرامی کے ساتھ مزدوری

کر کے کعبہ کی تعمیر کرتے ہیں کہ مجھ سے اللہ راضی ہو جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ذہنی اختراعات کا ہر معاملہ

سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ میری اس سعی و کاوش سے رب راضی

ہو جائے۔

حضرت زکریا علیہ السلام اپنا جسم دو ٹکڑے کر دالیتے ہیں کہ رضائے الہی مل جائے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام جنگلوں میں جاتے ہیں کہ رب راضی ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظلم و ستم برداشت فرماتے ہیں کہ رب راضی ہو جائے اور رب ان سب پر ان کی قربانیوں کی وجہ سے راضی ہو گیا لیکن یہ معاملہ ہمارے سامنے آ گیا ہے کہ ہر نبی چاہتا ہے اللہ راضی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ ”وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ“ نازل فرما کر بتا دیا کہ سب میری رضا چاہتے ہیں اے رسول میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم  
خدا چاہتا ہے رضائے مصطفیٰ

## اللہ محبوب کو راضی کرے گا

پیاری بہنو!

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے اور اس لئے اپنے محبوب کو نہایت شفقت سے یہ مژدہ سنا رہا ہے کہ رسول ہم آپ کو راضی کر دیں گے۔  
حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ

نے مجھ سے فرمایا کہ آپ ایسا کریں کہ یا تو اپنی آدمی امت کی بخشش کا وعدہ لے لیں۔

یعنی قیامت کے روز آپ کی آدمی امت بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل فرما دوں گا یا شفاعت کا اختیار لے لیں۔

حضور فرماتے ہیں میرے دل میں خیال ہوا اگر میں نے آدمی امت کی بخشش و مغفرت کا وعدہ لے لیا تو میری باقی امت جہنم میں چلی جائے گی چنانچہ میں نے عرض کی یا اللہ میں شفاعت کا اختیار لوں گا۔

یعنی جب نیک لوگ اپنے اعمال میں کامل طور پر صحیح ہوں گے اور میری امت کے گنہگار لوگ بھی وہاں موجود ہوں گے جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو میں اپنی گنہگار امت کی شفاعت فرما کر اسے جنت میں داخل کروں گا۔

## حضور امت کے لئے مہربان ہیں

عزیز بہنو!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے غمگسار ہیں اور اپنی امت پر نہایت ہی مشفق و مہربان ہیں آپ نہیں چاہتے کہ آپ کا کوئی امتی جہنم میں چلے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا اختیار حاصل فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی گنہگار امت کا بڑا غم تھا اس غم کے

پیش نظر رب تعالیٰ نے آیت رضا نازل فرمائی کہ اے محبوب۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ﴿٥﴾

کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کو ہر وہ چیز عطا فرمائے گا جسے آپ چاہتے ہیں اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

## قیامت کے دن

روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن مقام شفاعت پر جلوہ افروز ہوں گے جب آپ اس مقام پر تشریف فرما ہوں گے تو ہر شخص آپ کی حمد کرے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پڑھے گا۔

اس مقام شفاعت کو مقام محمود کہا جاتا ہے۔

اللہ نے بھی ۱۵ پارے کی ۹۷ ویں آیت مبارکہ نازل فرمادی۔

عَسَىٰ

قریب ہے۔

أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

آپ کا رب آپ کو ایسی جگہ پر کھڑا کرے گا۔

مَقَامًا مَّحْمُودًا

جہاں سب آپ کی حمد کریں گے۔

پیاری بہنو !

ہمارے آقا و مولیٰ اللہ کے محبوب ہیں اور کوئی محبت نہیں چاہتا کہ اُس کا محبوب راضی نہ ہو جبھی اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمادی۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ﴿٥﴾

اے محبوب ہم آپ کو راضی کریں گے۔

اس سے یہ اخذ ہرگز نہیں کیا جاسکتا کہ رسول معاذ اللہ پہلے اللہ تعالیٰ سے ناراض تھے جبھی اللہ تعالیٰ انہیں راضی فرما رہا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنے رب سے پہلے بھی راضی تھے کیونکہ آپ جانتے تھے میں اُس ہستی کا محبوب ہوں جو تمام عالمین کا خالق و مالک ہے اور اُس نے مجھ پر اتنی نوازشات فرمائی ہیں کہ کسی پر کیا ہوئی ہوں گی۔  
اُس نے مجھے عالمین کا سردار بنا دیا۔

## حضور معاف کروارہے ہیں

پیاری بہنو !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بھی راضی ہی تھے لیکن جب گنہگاروں کا معاملہ آگیا اللہ تعالیٰ عدل فرماتا چاہ رہا ہے اللہ تعالیٰ مجرم کو سزا دینی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو اُن کے گناہوں کی سزا دینی چاہتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگاروں کو معاف کرنا چاہتے ہیں۔

اس معاملہ میں تھوڑا سا الجھاؤ ہو گیا جیسا اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمادی اے محبوب گھبراؤ مت تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہوگا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ﴿٥﴾

یعنی ہم آپ کو آپ کی امت کے معاملہ میں راضی فرمادیں گے۔  
پیاری بہنو!

وَالضُّحَىٰ ﴿١﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿٢﴾

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿٤﴾

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿٥﴾

تک میں نے آپ کے سامنے بیان کیا۔

## آغوشِ رحمت میں جگہ دی

اگلی آیت مبارکہ میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ سے

کبھی غافل نہ ہیں۔

کیا ایسا نہیں ہوا کہ جب ہم نے آپ کو یتیم پایا تو آپ کے ساتھ

کیسا معاملہ کیا کہ آپ کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دی۔

یہ آیت مبارکہ آیت رضا کے بعد کی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ آپ کے ہر ہر لمحہ میں آپ کے ساتھ ہے آپ سے غافل نہیں ہے۔

مفسرین کرام ”الم یجدک یتیمًا فاوی“ کی آیت میں فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ جل شانہ اس دور کا ذکر فرما رہا ہے جب ظاہری طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن تھا۔

اللہ تعالیٰ کی مرضی سے آپ کے والد گرامی حضرت سیدنا عبد اللہ علیہ السلام آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی جہان فانی سے دارالبقا کی طرف تشریف لے جا چکے تھے جب آپ کی ولادت ہوئی تو چند سالوں بعد ہی آپ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا بھی داغ مفارقت دے گئیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ برس کے ہوئے تو آپ کے شفیق دادا جان حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس دنیا سے کوچ فرما گئے لیکن جاتے جاتے خدا کی امانت اُس ہستی کے سپرد فرما گئے جنہیں کائنات حضرت سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے نام سے جانتی ہے۔

## حضرت ابوطالب کی کفالت

پیاری بہنو!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ

عنه کے پاس تشریف لے آتے ہیں حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماں کی محبت دی باپ کی شفقت دی دادا جان کا سایہ دیا چچا کا پیار دیا اس انوکھی محبت کی مثال نہ پہلے کسی نے دیکھی اور نہ قیامت تک دیکھے گا ایسی کمال محبت جس میں رسول خدا ایسے کھوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں ارشاد فرمایا۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ﴿٤٧﴾

اے محبوب آپ محبت حضرت ابوطالب میں گم ہیں یہ معاملہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ جس مقصد کے لئے معبود فرمائے گئے ہیں اس مقصد کو بھی پورا فرمائیں۔

پیاری بہنو !

## حضرت ابوطالب کی آغوش

یہاں ایک مسئلہ سلجھ گیا وہ یہ کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کچھ لوگوں کو اوہام پیدا ہو گیا کہ معاذ اللہ آپ مسلمان نہیں تھے جب قرآن پاک میں رب تعالیٰ حضرت ابوطالب کی گود کا ذکر اس محبت بھرے انداز میں کر رہا ہے۔

الْمَ يَجِدُكَ يَتِيمًا فَآوَى ﴿٤٨﴾

تو پھر اس ہستی کے بارے میں شک کے سارے دروازے ٹوٹ



جاتے ہیں حقیقت حال یہ ہے ہمارے محبوب حضور ہیں۔

خدا کے محبوب حضور ہیں۔

صدیق اکبر کے محبوب حضور ہیں۔

عمر فاروق کے محبوب حضور ہیں۔

عثمان ذوالنورین کے محبوب حضور ہیں۔

مولا علی کے محبوب حضور ہیں۔

انبیاء کے محبوب حضور ہیں۔

ہر ہر مومن مسلمان کے تو محبوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب و محبت حضرت ابو

طالب ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے

زیادہ محبت اپنے چچا جان سے فرماتے ہیں اگر اب بھی کوئی حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے محبوب چچا حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے

میں خارجیانہ عقائد رکھتے ہوئے زبان طعن دراز کرے تو یہ بات لازماً یاد

رکھے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کر رہا ہے اور حضور فرماتے ہیں

مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ

جس نے مجھے ناراض کیا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔

﴿الحدیث﴾

اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے اُس کا معاملہ الجھ جاتا ہے جو قیامت

کے بعد بھی سلجھ نہیں سکتا اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔

پیاری بہنو!

رب تعالیٰ فرما رہا ہے۔

الْمُ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاْوِي ﴿٦﴾

جب ہم نے آپ کو یتیم پایا تو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دی۔

اس سے اگلی آیت مبارکہ کے ظاہری معنی انسان کو نور سے ظلمت کی

طرف لے جاتے ہیں اور کئی لوگ ظاہر کی طرف توجہ دیتے ہوئے صحرائے

بے راہ میں پھنس گئے۔

انہوں نے ترجمہ کیا کہ جب ہم نے آپ کو گمراہ پایا تو راہ دی اگر ہم

اس ترجمہ کو تسلیم کر لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک شخصیت جسے

ہادی کہا جاتا ہے جنہوں نے ہر شخص کو خالق کا راستہ بتایا اگر وہ ہی گمراہ تھے

معاذ اللہ تو انہوں نے ہمیں راہ کیا دکھانی تھی۔

پیاری بہنو!

حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گمراہ نہ تھے بلکہ وہ تو

گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھانے والے تھے اس لئے صاحب تفسیر روح

المعانی حضرت سیدنا محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے

ہیں۔

دیگر ترجمہ نگاروں نے نااہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عجیب انداز

میں ترجمہ کیا جیسا کہ۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ﴿٤٧﴾

اور تجھ کو بھٹکتا ہوا پایا پھر راہ دی یہ ترجمہ شاہ عبدالقادر نے کیا ہے۔

شاہ رفیع الدین نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے اور تجھ کو راہ بھولا پایا پس راہ دی۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ترجمہ یوں کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا تو آپ کو شریعت کا راستہ بتلایا۔

ان سب کے ترجموں سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ اللہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے تھے چنانچہ ایک سچا مسلمان اور عاشق رسول اس قسم کے تمام تراجم کو رجیکٹ کرتا ہے اور صرف اس ترجمہ کو مانتا ہے جس میں محبت رسول کی چاشنی ہو۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی نے کنز الایمان ترجمۃ القرآن محبت رسول میں ڈوب کر کیا ہے آپ۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ﴿٤٧﴾

کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔

جب ہم نے آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو

راہ دی۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایسے گم ہوئے  
کہ دنیا و مافیہا چھوڑ کر صرف عبادتِ الہی میں مشغول ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے  
یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا  
کہ حق تبلیغ ادا کرو۔

پیاری بہنو!

یہ بات بھی دل کو لگتی ہے اور وہ بات بھی دل پر اثر انداز ہوتی ہے کہ  
حضرت ابوطالب کی محبت میں گم پایا تو راہ دی۔

یقیناً دونوں تفسیریں ہی درست ہیں اس آیت مبارکہ سے اگلی آیت

ہے۔

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنِي ﴿٨﴾

جب ہم نے آپ کو حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی دنیاوی مال کے حاجت مند نہ تھے  
بلکہ آپ نے تو اپنے پاس ہر آنے والا مال راہِ خدا میں خیرات فرما دیا آپ  
حاجت مند تھے تو اپنے اللہ کے حاجت مند تھے۔

آپ نے تو فرمایا یا اللہ!

إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

یا اللہ میری نماز بھی تیرے لئے میری قربانی بھی تیرے لئے میری  
موت بھی تیرے لئے میری حیات بھی تیرے لئے ہے حضور نے ہر چیز رب  
تعالیٰ پر فدا کر دی۔

﴿سورة الانعام آیت ۱۶۳﴾

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جب ہم نے تجھے اپنی محبت کا حاجت مند پایا تو  
غنی فرما دیا یعنی اپنی محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں اس طرح  
عطا فرمادی کہ آپ آگے وہی دولت حُبِ خدا تقسیم بھی فرماتے ہیں۔  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روحانی دولت بھی بے حساب  
تھی اور دنیاوی دولت بھی بے حساب تھی۔

حضور فرماتے ہیں۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

میں تقسیم فرماتا ہوں اور میرا رب مجھے عطا فرماتا ہے اور قرآن پاک  
ہی میں آیت مبارکہ ہے۔

إِلَّا أَنَا غَنِي هُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ

اللہ بھی دولت مند بناتا ہے۔ اور اس کا رسول بھی

دولت مند بناتا ہے۔

﴿سورة التوبة آیت ۷۴﴾

دولت مند وہی بنا سکتا ہے جس کے پاس اتنی زیادہ دولت ہو کہ اگر

اس میں سے کسی کو دے تو وہ لینے والا بھی دولت مند ہو جائے اور یہ اختیار تقسیم کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار فرمادیا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔  
 اک ہی خزانہ ہے دونوں کا دونوں کی خیرات بھی ایک  
 خلق کے رب سے مانگ لیا یا شاہِ عرب سے مانگ لیا  
 پیاری بہنو !

حضور علیہ السلام غنی بھی ہیں قاسم دین و دنیا بھی ہیں اور صاحب اختیار بھی ہیں شعر سے سماعت فرمائیں۔

کملی والا خالق کا شہکار بھی ہے  
 قاسم بھی ہے غنی بھی ہے مختار بھی ہے  
 قد جاء کم تاج ہے کملی والے کا  
 عرش فرش پہ راج ہے کملی والے کا

عرش کے شہ سوار کے در سے مانگیں گے  
 مانگیں گے سرکار کے در سے مانگیں گے

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کیا ہے اور ایسا غنی کیا ہے کہ آپ

آگے جس کو چاہتے ہیں غنی فرماتے ہیں۔

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنِي ﴿٨﴾

## یتیم کے ساتھ حسن سلوک

اگلی آیت مبارکہ میں ہم کو سبق اور درس دیا گیا ہے لیکن مخاطبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے ارشاد ہوتا ہے۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا السَّائِلَ

فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

تو یتیم پر سختی نہ کرو اور مانگنے والے کو جھڑکو مت۔

پیاری اسلامی بہنو!

عرب میں رواج عام تھا کہ یتیم کو سختی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا مکہ کے لوگ یتیم کو کمتر متصور کرتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم نافذ فرما دیا کہ یتیم کے ساتھ سختی مت کرو۔

حدیث پاک ہے۔

خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ

بِحُسْنِ إِلَيْهِ وَشُرْبِ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ

يَتِيمٌ يَسَاءَ إِلَيْهِ .

﴿سنن ابن ماجہ﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ وہ ہے  
جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ اچھا سلوک کیا  
جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ  
ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک  
کیا جاتا ہو۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور اُس کے  
ساتھ نرمی سے پیش آئیں خدائے تعالیٰ نے ہم پر حکم لگا دیا کہ یتیموں کے  
ساتھ حسن سلوک کرو۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾

تو یتیم کے ساتھ سختی نہ کرو۔

## سائل کے ساتھ حسن سلوک

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

اور فقیر کو یعنی سائل کو مت جھڑکو۔

پیاری بہنو!

سائل کو جھڑکنا کم ظرفی ہے۔

سائل کو جھڑکنے والا متکبر ہوتا ہے۔



سائل کو جھڑکنے والا اللہ کے حکم کا انکار کرتا ہے۔

سائل کو جھڑکنا گناہ ہے۔

اگر کسی سائل کو کچھ دیا نہ جاسکے تو کم از کم دعائیہ کلمات ہی ادا

کر دیئے جائیں نہ کہ اس کو جھڑکنا شروع کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا امر ہے کہ۔

﴿وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ ﴿۱۰﴾

## اوپر والا ہاتھ بہتر ہے

پیاری بہنو!

حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مانگنے

والے کو ضرور دو خواہ تھوڑا ہی ہو شائد اس کے کام آجائے اور ایک حدیث

پاک ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہو اوپر والا ہاتھ دینے

والا ہوتا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہوتا ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ سائل کو

ضرور دیں اور سائل کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آئیں۔

## حضور بہت زیادہ عطا فرماتے

پیاری بہنو!

ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ سرور انبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی سائل کو نہیں جھڑکا بلکہ آنے والے کو اتنا عطا فرمایا کہ اسے پھر مانگنے کی حاجت نہ رہی ہمیں چاہیے کہ اپنے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کریں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ پاک پر عمل ہو جائے تو قرآن پاک پر خود بخود ہی عمل ہو جائے گا۔

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

اور مانگنے والے کو مت جھڑکو۔

## نعمت کا چرچا کرو

پیاری بہنو !

میں نے آپ کے سامنے سورۃ الضحیٰ کا مختصر سا درس پیش کیا اس مبارک سورۃ کی آخری آیت مبارکہ ہے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا ہر مسلمان کا بنیادی حق ہے نعمتوں کا چرچا کرنا صرف اس طرح نہیں ہے کہ میرے پاس دس لاکھ روپے آگئے ہیں میرے پاس مکان آگیا ہے میرے پاس اولاد آگئی ہے میں آج دس سیر آموں کی پیٹی لے آئی ہوں چرچا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کا

شکر ادا کرو اور جس نعمت کے بارے میں بالخصوص چہ چاہنے کا کہا گیا ہے اس سے مراد ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔  
 • اور آپ ہی کی ذات پاک سب سے بڑی نعمت ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کی نعمت یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کریں۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر اللہ کا شکر ادا کریں۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج حاصل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتوحات پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

حضور کو سیادت عطا کرنے پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

حضور کو بزرگی عطا کرنے پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

حضور کو نبوت و رسالت عطا کرنے پر اللہ کے شکر ادا کریں۔

اور اس نعمتِ عظمیٰ پر رب تعالیٰ کا شکر ادا کریں

کہ اے رب کائنات تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے

ہمیں راہ ہدایت دکھانے کے لئے اُس ہستی کو معبود

فرمایا جو نہ صرف ہر مومن کا مطلوب ہے بلکہ تیرا محبوب

## حضور کا چہ چہ اللہ نے فرمایا

پیاری بہنو !

اس نعمت عظمیٰ کا چہ چہ کرنا حکم قرآنی ہے لہذا جو شخص یہ کہے کہ ہم چہ چہ نہیں کریں گے وہ حکم خدا کے منکر ہیں الحمد للہ ہر مسلمان رب تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمت کا چہ چہ کرتے رہیں گے اور اس نعمت کا چہ چہ تو خود خالق کائنات فرما رہا ہے ہر نئے دن کا سورج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شان و عظمت کی چمک لیکر طلوع ہوتا ہے اور قیامت تک حضور کا چہ چہ مزید سے مزید ہوتا رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرما دیا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

﴿سورۃ الم نشرح آیت ۴﴾

اے محبوب ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر

بلند فرما دیا ہے۔

اب اُس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہونے کو کون

روک سکتا ہے۔

ابو جہل نے کوشش کی کہ میں رسول کا ذکر نہ ہونے دوں گا اُس نے

اپنے بیٹے عکرمہ کو روکا لیکن ان پتھروں کو نہ روک سکا جو بلند آواز سے اسلام

علیک یا رسول اللہ پڑھ رہے تھے باناً خرمہ بھی مسلمان ہو گئے اور ابو جہل اپنی ناپاک خواہش لے کر نیست و نابود ہو گیا۔

یزید نے دینِ مصطفیٰ کو مٹانے کی کوشش کی کربلا میں امام حسین نے اُسے مٹا دیا یوں ہر دور میں اس نعمت کا چرچا ختم کرنے فتنے آتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ ان فتنوں کو ختم فرما کر اپنے رسول کا چرچا فرماتا رہا اور ہمیں بھی حکم دے رہا ہے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔

وما علینا الا البلاغ المبین

دوسرا قرآن

دوسری کی فضیلت

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

أِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

میری پیاری اسلامی بہنو! آج درود شریف کی فضیلت کے موضوع

پر درس حدیث ہوگا۔ درود شریف پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کی

فضیلت اس لئے ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

﴿سورة الاحزاب آیت ۵۶﴾

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو تو ہر ایمان والا قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتا رہے گا۔

## فضیلتِ درود میں احادیث

سب سے پہلے فضیلتِ درود پاک پر چند احادیث پیش کرتی ہوں پھر درود پاک کے کچھ خواص و فوائد پیش کروں گی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَلَى مَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّتْ عَنْهُ عَشْرَ  
خَطِيئَاتٍ وَرَفَعَتْ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.

﴿مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶﴾



حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

پیاری بہنو!

اس حدیث پاک سے درود پاک کی افادیت کا پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنا اللہ کے نزدیک کیسا پسندیدہ عمل ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے رحمتیں حاصل کریں۔ آمین ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

عن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البخیل الذی من ذکرک عندہ فلم یصلی علی۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر

درود پاک نہ بھیجے۔

﴿جامع ترمذی شریف بحوالہ روشنی صفحہ ۲۴﴾

عزیز بہنو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب بھی کسی کے سامنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے یا آپ کا نام نامی اذان یا خطبے میں یادوران گفتگو آئے تو آپ پر درود پاک پڑھے یا کم از کم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور پڑھے۔

## رحمتیں حاصل ہوتی ہیں

پیاری بہنو!

جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اسے نصیب ہو جاتی ہیں اور درود پاک پڑھنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریبی ہو جاتا ہے۔ تو سب بہنیں ایک مرتبہ باواز بلند درود پاک پڑھیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

اب آپ کے سامنے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور

فرمان مبارک پیش کرتی ہوں۔

عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال  
 علی صلواة کتب اللہ له قیراطا والقیراط مثل  
 احد.

حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم  
 سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اس  
 کیلئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور ایک قیراط  
 احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

﴿القول البدیع صفحہ ۱۱﴾

## اللہ کو راضی کرنے کا آسان نسخہ

پیاری بہنو! معلوم ہوا کہ درود پاک پڑھنے سے کتنی فضیلت حاصل  
 ہوتی ہے۔ ہمیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا  
 نہایت آسان نسخہ بتا دیا۔ اگر اب بھی ہم اس سے فائدہ حاصل نہ کریں تو ہم  
 سے اور غافل کوئی نہ ہوگا۔

پیاری اسلامی بہنو! اپنا شعار بنا لو کہ روزانہ زیادہ سے زیادہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرو۔ اور بالخصوص جمعہ کے دن تو  
 زیادہ درود پاک پڑھا کرو اس کا حکم بھی ہے آئیں اسی مناسبت سے ایک

حدیث پاک پیش کرتی ہوں۔

عن ابی دردا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر والصلوۃ علی یوم الجمعه فانه یوم شہود تشہدہ الملائکۃ وما من عبد یصلی علی الا یلغنی صوتہ حیث کان ترجمہ! حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول مقبول حضرت سید محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پاک بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے اسی روز فرشتے دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ حاضر ہوتے ہیں۔ میرا جو امتی مجھ پر درود پاک بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ ﴿حدیث پر نور﴾

﴿مطالع المرآت شرح دلائل الخیرات﴾

﴿طبرانی شریف بحوالہ روشنی صفحہ ۲۷﴾

## درود حضور سہاعت فرماتے ہیں

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا

پڑھا ہو اور وپاک اپنے مبارک کانوں سے سماعت فرماتے ہیں آئیں ایک اور حدیث شریف سماعت فرمائیں۔

عن علی ابن ابی طالب علیہم السلام  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 من صلی علی یوم الجمعة مائة مرة جاء یوم  
 القیامہ ومعہ نور لو قسم ذالک النور بین  
 الخلائق کلہم لو سمہم۔

﴿القول البدیع صفحہ ۳۲۸﴾

## بروز قیامت نور ہوگا

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سومرتبہ درود شریف پڑھے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کیلئے کافی ہوگا۔

## پریشانیوں کا علاج

پیاری بہنو!

ایک اور حدیث شریف سماعت فرمائیں جس میں درود پاک پڑھنے

والے کیلئے خوشخبری ہے اور دنیاوی فوائد بیان فرمائے گئے ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
من عسرت علیہ حاجتہ فلیشکر من الصلاة  
علی فانہا تکف العوم والمغوم والکروب  
وتشکر الا رزق و تقضی الحوائج.

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر  
درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک  
پریشانیوں دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے رزق  
بڑھاتا ہے اور حاجات پوری کرتا ہے۔

﴿دلائل الخیرات صفحہ ۶۶﴾

## یہ پریشانی میں کیا کریں

پیاری اسلامی بہنو! درود پاک ہمیں مصیبتوں سے نجات دیتا  
ہے۔ خدا کی قسم میرا آزمودہ نسخہ ہے اگر کسی کو کوئی پریشانی ہو مصیبت ہو  
گھریلوی ہو یا کاروباری پریشانی ہو روزانہ زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنا  
شروع کر دیں۔ قسم ہے رب کائنات کی کوئی مصیبت باقی نہ رہے  
گی۔ مصائب سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

## دُعا محبوب رہتی ہے

پیاری بہنو !

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کل دعا محبوب حتی یصلی علی

النبی .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دعا

روک دی جاتی ہے تا وقتیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

﴿سعادت الدارین صفحہ ۷۳﴾

## حجاب ختم ہو جاتا ہے

پیاری بہنو !

ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

حضرت مولا علی شیر خدا علیہ السلام روایت فرماتے ہیں

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ رہتا ہے  
 حتیٰ کہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک  
 بھیجا جائے۔ جب کوئی درود بھیجتا ہے تو حجاب پھٹ  
 جاتا ہے اور دعا داخل ہو جاتی ہے اور جو ایسا نہیں کرتا  
 اس کی دعا واپس لوٹ آتی ہے۔

پیاری محترم اسلامی بہنو! اس حدیث پاک سے بھی درود پاک کی  
 ضرورت اور افادیت کا پتہ چلتا ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں  
 مانگتے رہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ بھیجیں تو دعائیں  
 قبولیت کی سند حاصل نہیں کر سکتیں۔ ہر دعا مقبول تب ہی ہوگی جب درود  
 پاک پڑھ کر دعا مانگی جائے۔

## درود پاک نفاق ختم کرتا ہے

آئیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشانِ سماعت  
 فرمائیں۔

من صل علی طهر قبله من التفاق کما

یطهر الثوب الماء.

ترجمہ! جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا

دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو



پاک کر دیتا ہے۔

﴿کشف الغمہ جلد دوم صفحہ ۲۷۱﴾

معلوم ہوا درود پاک گناہوں سے چھٹکارے کا ذریعہ ہے۔ درود پاک کے اتنے فوائد ہیں کہ ہماری زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں لیکن فوائد نہیں گنے جاسکتے۔

## حضرت حوا کا حق مہر

عزیز بہنو! درود پاک پڑھنا صرف بعثت نبوی کے بعد شروع نہیں ہوا بلکہ یہ تو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ درود پاک پڑھنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا جب نکاح ہوا تو جو مہر طے ہوا وہ درود پاک ہی تھا۔ اور جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجا تو حضرت حوا علیہ السلام ان کیلئے حلال ہو گئیں۔ آئیں ایک اور خوبصورت اور حسین واقعہ سماعت فرمائیں جو کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔

## قربت حاصل کیسے ہوگی !

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

ارشاد فرمایا۔

اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے کانوں اور سماعت سے

زیادہ قریب ہو جاؤں؟

کیا تم چاہتے ہو کہ میں قریب ہو جاؤں تمہاری آنکھوں اور بصارت سے بھی زیادہ۔

کیا تم چاہتے ہو کہ ذہن اور احساس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ ہاں یا اللہ میں چاہتا ہوں کہ تو میرے اتنا قریب آ جا۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا تو پھر کھڑے ہو کر میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر درود پاک پڑھا۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

﴿مکاشفۃ القلوب صفحہ ۷۱﴾

## یہ خیال غلط ہے

عزیز بہنو! آج کل عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ درود شریف تو صرف درود ابراہیمی ہی ہے اس کے علاوہ اور تمام درود پاک ناجائز ہیں۔ یہ بات جاہلانہ ہے کیونکہ تمام درود پاک جن میں صلوٰۃ و سلام نبی پاک اور ان کی پاک آل پر بھیجا گیا ہو قرآن پاک کی آیت مبارکہ ﴿احزاب ۵۲﴾ کے ذمے میں آتے ہیں۔

ان تمام درود پاک پر اعتراض کرنا قرآن پاک پر اعتراض کرنا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ احادیث طیبہ سے بھی مختلف درودوں کا ذکر ملتا ہے کہ جس کسی نے اور بھی درود پاک پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر شفقت فرمائی۔

## یہ جہالت ہے

پیاری اسلامی بہنو! کسی بھی حدیث پاک میں یہ نہیں ہے کہ درود پاک صرف درود ابراہیمی ہے اور کوئی نہیں ہے۔ لوگ جہالت کے باعث ایسی باتیں کرتے ہیں تاکہ ہم نیکیاں کرنے میں ناکام رہیں۔

## شیطانی ہتھکنڈے

پیاری بہنو! یہ شیطان کے ہتھکنڈے ہیں۔ چنانچہ ہم شیطان کے داؤ کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہیں گے۔ سب ایک مرتبہ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

پیاری بہنو! ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو ان کے مبارک ہاتھ سے سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نور مجسم شفیع معظم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور کی ضیا سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر ام المؤمنین حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے اس کیلئے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے۔ میرے چہرہ انور کی زیارت نہ کر سکے۔

## حضور کی زیارت نہ کر سکے گا

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ وہ کون ہوگا جو آپ کی زیارت نہ کر سکے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ بخیل ہوگا جو مجھے نہ دیکھ سکے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔ حضور بخیل کون ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

﴿القول البدیع صفحہ ۱۲۷﴾

پیاری بہنو ! غور فرمائیں کہ اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ پاک سن کر درودِ پاک نہ پڑھا جائے تو اس کیلئے کتنی وعید ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی ہمارے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ذکر ہو تو ہم درودِ پاک پڑھیں۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## حضور کی قربت

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اس نے سلام عرض کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا۔ اے اعرابی جب تو آ رہا تھا تو نے کیا پڑھا تھا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کنارے کو بھرا ہوا ہے۔

اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے پڑھا تھا۔

اللهم صلي على محمد حتى لا تبقى صلوة

اللهم بارك على محمد حتى لا تبقى بركة

اللهم سلم على محمد حتى لا يبقى سلام

اللهم ارحم محمد احتى لا تبقى رحمة

پیاری بہنو! ہم کو چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود پاک پڑھے گا۔ آپ سب بہنیں ایک مرتبہ درود پاک پڑھ لیں۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاكِبِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

آئیں ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

الصلوة على نور لكم يوم القيامة عند

ظلمته الصراط ومن ارادا ان يكتال له

بالميل الا وفي يوم القيامة فليكثر من

الصلوة على.

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت

کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور

ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا

پیانا بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود

پاک کی کثرت کرے۔

﴿سعادت الدارين صفحہ ۶۸﴾

## حضور شفاعت فرمائیں گے

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم.

آئیں ایک اور حدیث شریف کی سماعت فرمائیں۔

عن ابی بکر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من صلی علی

كنت شفيعته يوم القيامة.

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا کہ جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھے گا میں

قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

﴿القول البدیع صفحہ ۲۱۳﴾

## فرشتے لکھ لیتے ہیں

آئیں ایک اور حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

قال من صلی علی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کتاب صلت علیہ

الملائکتہ عروۃ وراوا حامہد اسم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذالک الكتاب.  
 حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
 کہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم  
 پاک کے ساتھ کتاب میں درود شریف لکھتا رہے  
 جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی کتاب  
 میں درج رہے گا فرشتے صبح و شام اس پر درود پاک  
 بھیجتے رہیں گے۔

## فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں

ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اذا جلسی تو مر یصلون علی حفت بہم  
 الملکتہ من لدن اقدامہم الی عنان السماء  
 بایدیہم قرطیس الففتہ و اقلام الذهب  
 یکتبون الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم و یقولون زیدوزا و کم اللہ.

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت قوم  
 اکٹھی بیٹھ کر مجھ پر درود پاک پڑھتی ہے تو فرشتے ان کے قدموں سے لیکر



آسمان تک گھیر لیتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں جس سے نبی کے درود پاک لکھتے ہیں اور کہتے ہیں زیادہ رو اللہ تمہیں زیادہ دے۔

﴿کشف الغمہ جلد اول صفحہ ۲۷۰﴾

## سوحا جنتیں پوری ہوتی ہیں

آئیں ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

عن خالد بن طهمان رضی اللہ تعالیٰ  
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم من صلی علی صلوٰۃ واحده قیفت له  
مائتہ حاجتہ.

خالد بن طہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا تو اس  
کی سوحا جنتیں پوری ہوں گی۔

﴿خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۰﴾

پیاری اسلامی بہنو! میں نے آپ کے سامنے احادیث طیبہ پیش  
کیں جن سے یہی علم ہوا کہ ہمیں درود پاک کی کثرت کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم

جتنا بھی درود پاک پڑھ لیں اس کا ہمیں ہی فائدہ ہے۔

## دنیا میں بھی آخرت میں بھی !

پیاری بہنو! درود پاک نہ صرف آخرت میں کام آتا ہے بلکہ دنیا میں بھی کام آتا ہے۔ چنانچہ احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ اگر کوئی چیز گم ہو جائے حضور فرماتے ہیں مجھ پر درود پاک پڑھو تم کو یاد آ جائے گی۔ ایک اور حدیث پاک ہے۔ سرکار فرماتے ہیں اگر تم میں سے کسی کا کان بچ رہا ہو تو مجھ پر درود پاک بھیجو تمہارا کان درست ہو جائے گا۔ اگر کوئی مصیبت کوئی پریشانی ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتا رہے تو اس کی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

عزیز بہنو! درود پاک سے نجات ملتی ہے۔

درود پاک مصائب ختم کرتا ہے۔

درود پاک سکون عطا کرتا ہے۔

درود پاک حکم خداوندی ہے۔

درود پاک فرشتوں کا وظیفہ ہے۔

درود پاک اولیا اللہ کا طریق ہے۔

درود پاک قرب مصطفیٰ کا وسیلہ ہے۔

درود پاک جس کسی نے پڑھا اس پر کرم ہو گیا۔

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک زیادہ سے زیادہ بھیج کر رحمت خدا اور رسول کے حقدار ہوں۔

## آل پاک درود میں شامل ہے

میری پیاری اسلامی بہنو! آخر میں یہ بات کر کے درس ختم کرتی ہوں کہ جس درود پاک میں اہل بیت شامل نہ ہوں وہ نامکمل اور غیر قبولیت والا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پسند نہیں فرماتے کہ درود پاک سے آل کو نکالا جائے۔ لہذا جب بھی درود پاک پڑھیں تو آل پاک کو اس میں شامل کر کے پڑھیں۔ تمام درود پاک اپنی اپنی جگہ فضیلت والے ہیں۔ درود پاک ایسا وظیفہ ہے کہ جس کے نامقبول ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔ یہ قبول ہی قبول ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے بلکہ ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے درود پاک پڑھا کریں تو کام میں بھی برکت ہو جاتی ہے کیونکہ یہ تو مسلمانوں میں برکت عطا کرنے کیلئے ہی وسیلہ بنا ہے۔

دُعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ہر وقت درود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

دوسری قرآن

مروج البحرین

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

میری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ

حسنین کریمین کا ذکر خیر کرنا عبادت ہے۔

## جوانان جنت کے سردار

اسلامی بہنو! جوانان جنت کے سردار حضرات حسنین کریمین ہیں اور یہ درجہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا ہے۔  
درس قرآن کیلئے آپ کے سامنے سورہ رحمن کی آیت مبارکہ پیش کرتی ہوں۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا  
بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
تُكذَّبَانِ ﴿٢١﴾ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ  
وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ ﴿٢٢﴾

آیت کریمہ میں مرج البحرین کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ان دونوں دریاؤں سے مراد علی و فاطمہ ہیں اور موتی و مرجان حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کی شان و عظمت اور فضیلت و بزرگی کے بیان کے لئے ہمارے پاس نہ تو پاکیزہ دہن ہیں اور نہ ہی تخیل کی بلندی وہ حسنین کریمین جن کی عظمت و رفعت خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں بیان فرماتے ہوں کہ حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔  
آئیں حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَ الشَّبَابِ أَهْلَ  
الْجَنَّةِ.

﴿جامع ترمذی شریف﴾

## حسین سرداران جوانان جنت

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین علیہم السلام جنتی  
نوجوانوں کے سردار ہیں۔

عزیز بہنو! حسین کریمین علیہم السلام کی فضیلت میں بے شمار  
احادیث مبارکہ ہیں جن میں ان مبارک ہستیوں کے فضائل سرکار نے ارشاد  
فرمائے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
یہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں۔

ان سے جنگ کرنا مجھ سے جنگ کرنا ہے۔

جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔

پیاری بہنو! سارے فرمان اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں شہزادوں سے بہت زیادہ محبت فرماتے ہیں  
اور جو میں نے حدیث شریف آپ کے سامنے پیش کی ہے اس میں بھی حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان مبارک شان حسین کریمین ظاہر کر رہا ہے کہ

حسین کریمین جنت کے نو جوانوں کے سردار ہیں۔

## تمام جنتی جوان ہوں گے

یہاں ایک بات جو کہنی ضروری ہے کہ جنت کے تمام جنتی جوانی کی حالت میں ہوں گے جنت کے تمام جوانوں کے سردار حسین کریمین ہیں۔ یہاں کئی لوگ مختلف تاویلات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ جنت میں صحابہ کرام بھی ہوں گے۔ جنت میں انبیائے کرام بھی ہوں گے۔ لہذا ایسا کہنا مناسب نہیں ہے کہ حسین کریمین تمام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں تو ان کیلئے صرف یہی کہنا مناسب سمجھوں گی کہ یہ بات کسی عام شخص نے نہیں کہی ہے۔ یہ کسی کا قول نہیں ہے بلکہ فرمان رسول ہے اور یہ اس زبان اقدس سے نکلا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ.

﴿سورة النجم آیت ۳، ۴﴾

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی ارشاد فرماتے ہیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔

## حدیث پاک

ایک اور حدیث پاک ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سرکار



مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فرمان مبارک لکھا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا آپ ہر فرمان قدسی نہ لکھا کریں کیونکہ سرکار کبھی خوشی میں ہوتے ہیں کبھی حالت ناراضگی میں ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے سرکار کا ہر فرمان لکھنا چھوڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا تو عبداللہ نے سارا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش گزار دیا۔ سرکار نے فرمایا۔ اے عبداللہ تم میری گفتگو لکھا کرو اور ہر جملہ لکھا کرو کیونکہ میری زبان سے حق ہی صادر ہوتا ہے۔

## حدیث کی شرح

اسلامی بہنو! یہ اس زبان اقدس سے نکلا ہے اس لئے اس حدیث پاک پر اعتراض کرنا بے وقوفی ہے۔ جہاں تک انبیائے کرام کی بات ہے تو جنت میں ان کے درجات اپنی اپنی جگہ ہوں گے۔ بعض کو بعض پر فضیلت ہے لیکن حسنین کریمین علیہ السلام کے جنت کے جوانوں کے سردار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدُ الشَّبَابِ أَهْلُ الْجَنَّةِ.

حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں

قرآن پاک کی آیت کریمہ سماعت فرمائیں۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

﴿سورة شوریٰ آیت ۲۳﴾

اے محبوب فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں نے تمہیں  
سلامتی عطا فرمائی دین عطا فرمایا ہدایت عطا فرمائی  
نورانیت عطا فرمائی شفاعت عطا فرمائی اس کے عوض  
میں تم سے کچھ طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ تم  
میرے قریاء کے ساتھ مودت کرو۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے قریبی کون ہیں  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام،  
پیاری بہنو! حسنین کریمین کے ساتھ محبت و مودت کا حکم قرآن میں  
اللہ نے زبان رسول سے تمام مومنین کو دیا معلوم ہوا حسنین کریمین سے محبت  
کرنا قرآن کا حکم ہے حسنین سے محبت کرنا اللہ کا فرمان ہے۔ حسنین سے  
محبت کرنا رسول کی چاہت ہے۔

## ایک اور حدیث پاک

حسین کریمین کی فضیلت اور عظمت سے انکار کرنا ممکن نہیں آئیں  
ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي  
مَنْ الدُّنْيَاءِ.

﴿ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۱﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین میرے دو پھول ہیں دنیا میں۔ اس حدیث پاک سے بھی حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربت کا پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں شہزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے قریبی ہیں۔

## حدیث شریف

آئیں ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَحِبُّهُمَا وَأُحِبُّهُمَا .

﴿مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ ۲۳۲﴾

حضور بارگاہ خداوندی میں دعا فرماتے ہیں یا اللہ میں بھی ان سے  
محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

جو ان سے محبت کرتے ہیں ان سے بھی محبت فرما۔

تو محبت حسنین کریمین درس رسول ہے۔

محبت حسنین کریمین حکم رسول ہے۔

محبت حسنین کریمین فعل رسول ہے۔

محبت حسنین کریمین طریق رسول ہے۔

محبت حسنین کریمین ہر مسلمان کا فرض ہے۔

جو شخص کلمہ بھی پڑھے۔

نماز بھی پڑھے۔

روزہ بھی رکھے۔

حج بھی کرے۔

زکوٰۃ بھی دے۔

لیکن حسنین کریمین سے عداوت رکھتا ہو تو اس کے سارے نیک اعمال اس کے منہ پر مار دیئے جائیں گے۔ یاد رکھیں کوئی گستاخ حسنین کریمین کوئی حسنین کریمین علیہم السلام کا دشمن جنت میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ جنت حسنین کریمین کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ہے۔

الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَ الشَّبَابِ أَهْلِ جَنَّةِ.

ضیاء القادری سلام حسین لکھتے ہیں۔

جو جوانان جنت کا سردار ہے

جس کا نانا دو عالم کا سردار ہے

جو سراپائے محبوب غفار ہے  
 اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام  
 حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ خراج تحسین یوں پیش کرتے  
 ہیں۔

## شان حسین

حسین گلشن اسلام کی بہار ہے  
 حسین مملکت حق و صداقت کا تاجدار ہے  
 حسین صبر و رضا کی سلطنت کا شہریار ہے  
 حسین مہر نبوت کا سوار ہے  
 حسین روشنی کا مینار ہے  
 حسین مصطفیٰ نور و انوار ہے

## شان حسن

اور ان کے برادر اکبر حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی بارگاہ میں  
 ہدیہ عقیدت یوں پیش کرتے ہیں۔  
 حسن حجرہ فاطمہ کی بہار ہے۔  
 حسن خالق کائنات کا شکار ہے

حسن شہیدانِ محبت کا قافلہ سالار ہے

حسن جوانانِ جنت کا سردار ہے

حسن یقین و عزم کی تلوار ہے

حسن کا دیدار محمدِ عربی کا دیدار ہے

میری پیاری اسلامی بہنو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شمار

مقامات پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ حسین کریمین سے

پیار کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے راضی ہوں تو انہیں تکلیف مت دینا۔

## جس نے انہیں غضبناک کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَجَنَى وَمَنْ

أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا.

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰ بحوالہ شہید ابن شہید﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ان کے ساتھ

محبت کی اس سے ہمارے ساتھ محبت کی۔ جس نے ان کو غضبناک کیا اس نے

مجھے غضبناک کیا۔

فَقَالَ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَ بِكُمْ سَلِمَ لِمَنْ

سَالَمَكُمْ.

جس نے ان کے ساتھ جنگ کی اس نے  
میرے ساتھ جنگ کی جس نے ان کے ساتھ صلح رکھی  
اس نے میرے ساتھ صلح رکھی۔

## اس نے خدا کو غضبناک کیا

آگے حضور فرماتے ہیں جس نے مجھے غضبناک کیا اس نے خدا کو  
غضبناک کیا جس نے خدا کو غضبناک کیا اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

## حسینؑ سے محبت کرو

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہم حسین کریمین علیہم السلام اور  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے گھر والوں سے محبت کریں۔ ان کی  
محبت نجات کا ذریعہ ہے۔ آئیں حدیث پاک سماعت فرمائیں۔  
حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ  
سب سے زیادہ محبت کس سے فرماتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا حسن اور حسین سے۔

جب ہمارے آقا و مولا ان نورانی شہزادوں سے محبت کرتے ہیں  
اور ہمیں بھی ان سے محبت کا درس دیتے ہیں اور دنیا ہی میں یہ فرماتے ہیں کہ  
ان کی محبت ہی سے آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہو تو ہمیں چاہئے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالی شان پر عمل پیرا ہو کر محبت اہل بیت میں مستغرق رہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا الشَّبَابِ أَهْلُ الْجَنَّةِ.

## مقامِ حسنین عمر فاروق کی نظر میں

میری پیاری اسلامی بہنو! حسنین کریمین ہر ہر حوالہ سے شان و عظمت میں انفرادیت رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال غنیمت آیا۔ آپ تقسیم فرما رہے ہیں ہر شخص کو پانچ سو درہم دے رہے ہیں حتیٰ کہ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ابن عمر بھی تشریف لائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بھی پانچ سو درہم دیئے اتنے میں حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تشریف لائے۔

حضرت عمر فاروق نے کھڑے ہو کر پہلے شہزادہ رسول کو تعظیم دی پھر ایک ہزار روپے ہدیہ پیش کیا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے عرض کی۔

اباجان میں تو جنگ میں شامل بھی تھا اور آپ کا بیٹا بھی تھا مجھے آپ نے پانچ سو درہم دیئے جبکہ حسین جنگ میں شامل بھی نہ ہوئے انہیں آپ نے ایک ہزار روپے دیئے ہیں۔



## حضرت عمر کو جلال آ گیا

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آ گیا آپ نے فرمایا۔ بیٹا آج تو ایسی بات کہہ دی ہے آئندہ ایسی بات مت کہنا۔ ارے وہ تو حسین علیہ السلام ہیں۔ تو ان کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے اگر تو چاہتا ہے کہ حسین جیسا مقام لے پہلے دیکھ۔

ان کا باپ کون ہے۔

ان کا نانا کون ہے۔

ان کی والدہ کون ہے۔

ان کا چچا کون ہے۔

ان کا دادا کون ہے۔

ان کا بھائی کون ہے۔

ان کا باپ سید الاولیاء ہے۔

ان کا باپ علی ابن ابی طالب ہے۔

ان کا نانا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔

ان کی والدہ سیدۃ النساء العالمین حضرت خاتون جنت ہیں۔

ان کا چچا عقیل و جعفر ہیں۔

ان کے بھائی حضرت حسن علیہ السلام ہیں۔

تو حسین سے کیسے مقابلہ کر سکتا ہے جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ اگر مجھ سے محبت کرتے ہو تو حسین سے بھی محبت کرو۔ جب حضرت عمر فاروق نے یہ باتیں کہیں تو عبداللہ بن عمر خاموش ہو گئے اور اپنی بات پر پریشان ہوئے۔

## حسین کا احترام

عزیز بہنو! حضرات حسین کریمین کا احترام فرض ہے۔ ان کا احترام ہی سچائی کا راستہ دکھاتا ہے۔ ان کا احترام صراطِ مستقیم کا راستہ بتاتا ہے۔ ان سے محبت ہی جنت کا راستہ بتاتی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الحسن و الحسين سيد الشباب اهل الجنة.

میری پیاری بہنو! آج کسی سے پوچھو نیک اعمال کیوں کرتے ہو تو وہ یہی جواب دے گا کہ ہمیں جنت حاصل ہو جائے۔

نمازیں کیوں پڑھتے ہو جنت حاصل ہو جائے۔

روزہ کیوں رکھتے ہو جنت حاصل ہو جائے۔

تو رزلٹ حاصل کرنے کیلئے اتنے امتحانات سے سب گزرتے ہیں اور رزلٹ یا جنت ہے یا دوزخ ہے اور اگر کوئی مرد یا عورت ساری زندگی عبادات میں اصلاح معاشرہ میں مشغول رہے۔ تبلیغ اسلام اپنا شعار بنائے

لیکن اگر محبت اہل بیت میں کامل نہیں ہے تو اس کو کسی اچھے عمل کا اجر و ثواب حاصل نہ ہوگا کیونکہ جنت کافروں کیلئے نہیں ہے۔ حدیث پاک ہے جنت میں کوئی کافر نہیں جائے گا۔ تب خیال آیا۔ یا رسول اللہ۔

نماز بھی پڑھتے ہیں۔

یہ روزہ بھی رکھتے ہیں۔

یہ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔

یہ حج بھی کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پھر بھی کافر ہیں۔

یا رسول اللہ کیوں؟

فرمایا اس لئے کہ میرے اہل بیت سے بغض کرتے ہیں اور میرا

فرمان ہے۔

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَىٰ بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ

كَاْفِرًا.

جو اہل بیت کے بغض میں مرا وہ کافر ہو کر مرا۔

کافر جنت میں نہیں جاسکتا۔ کیونکہ جنت مسلمانوں کیلئے ہے۔ اور

حسنین کو میں نے جنت عطا فرمادی ہے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کو جنت

دیں۔

سرکار نے ارشاد فرمایا۔

الحسن و الحسين سيد الشباب اهل الجنة.

## اگر ہم چاہتے ہیں

میری اسلامی بہنو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ناؤ پار لگے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم گمراہی کی طرف نہ جائیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم دوزخ والا راستہ اختیار نہ کریں۔

تو حسنین کریمین علیہ السلام سے محبت کریں۔

اپنے سے زیادہ۔

اپنوں سے زیادہ۔

بڑوں سے زیادہ۔

بچوں سے زیادہ۔

رشتہ داروں سے زیادہ۔

ماں باپ سے زیادہ۔

اولاد سے زیادہ۔

اور حسنین کریمین کی محبت ہی ذریعہ نجات ہے کہ ہمارے آقا و

مولیٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا ہے۔

الحسن و الحسين سيد الشباب اهل الجنة.

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين.

دوبی قرآن  
عظمت اہل الہدیہ

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

پیاری بہنو! آج کے درس قرآن میں اہمات المؤمنین کے حوالہ

سے بات ہوگی وہ مقدس خواتین جنہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

رفاقت کا شرف حاصل ہوا ان کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن

پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ.

نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے

قریب ہیں۔ اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

﴿پارہ ۲۱ سورہ احزاب آیت ۶﴾

تفسیر ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج

مطہرات حرمت اور احترام میں عزت اور اکرام میں

بزرگی اور اعظام میں تمام مسلمانوں میں ایسی ہیں جیسی

خود ان کی مائیں۔

﴿تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰۹﴾

## مسلمانوں کی مائیں

پیاری اسلامی بہنو!

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی ازواج تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

ان کا احترام ہر مومن پر فرض ہے ازواج مطہرات کو یہ عظمت یہ

فضیلت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے ہے جس کو حضور سید عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے جس قدر نسبت حاصل ہوگی جس قدر قربت حاصل ہوگی

اسی قدر وہ عظمت و شان کا مالک ہے۔

## ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہیے

پیاری اسلامی بہنو !

ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ نے ان مبارک ہستیوں کو ازل سے ہی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جن رکھا تھا۔  
آج بعض رافضی شیعہ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے بارے میں بدکلامی کرتے ہیں۔

## مومن کا فرض

پیاری بہنو !

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے معلوم ہوا کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مائیں ہیں اس تعلق کے باعث ہر مومن کا فرض ہے کہ ان کا اسی طرح احترام کرے جس طرح اپنی ماں کا احترام کرتا ہے اگر ان جسمانی ماؤں کا احترام نہ کرنے والا رحمت الہی سے محروم ہو جاتا ہے تو جو بدنصیب ماؤں کے متعلق گستاخیاں کرنے سے باز نہیں آتے انہیں اپنے حشر کا بھی اندازہ کر لینا چاہیے۔

﴿تفسیر ضیاء القرآن﴾



## انفرادی شان و عظمت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور قربت حاصل ہونے کی بناء پر اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہم تمام جہان کی عورتوں سے ارفع و اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔

پیاری بہنو! ازواج مطہرات کی انفرادی شان و عظمت کا اظہار فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ .

اے نبی کی ازواج تم نہیں ہو دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی طرح۔

﴿پارہ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۳۲﴾

پیاری بہنو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت حاصل ہونے سے اللہ تعالیٰ نے ازواج کو دوسری عورتوں سے ممتاز قرار دیا ہے اب جو لوگ ان کی شان و عظمت کا انکار کرے گا وہ فی الحقیقت قرآن پاک کا انکار کرے گا۔

## ازواج نبی کے لئے انعام

پیاری بہنو! قرآن پاک میں ازواج النبی کی ایک اور انفرادیت

بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن خواتین سے نکاح فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے ارشاد فرمایا کہ وہ اگر چاہیں تو فقرو فاقہ کی زندگی اختیار کرتے ہوئے رسول کی خدمت میں رہیں اور اگر وہ فقرو فاقہ میں گزارہ نہ کرنا چاہیں تو الگ ہو جائیں اس حکم کے نزول کے بعد تمام ازواجِ مطہرات نے دُنیا اور آسائش دُنیا کو ٹھکرا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت و معیت تنگ دستی اور فاقہ کشی کو خوشی سے قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ انعام عطا فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اے محبوب اب آپ کسی اور کو شرفِ زوجیت عطا نہ فرمائیں اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد ازاں کسی آزاد عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

## ازواجِ رسول کی ایک اور خصوصیت

پیاری بہنو! قانونِ شریعت یہی ہے کہ شوہر کے انتقال کے بعد بیوی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے ازواجِ رسول سے نکاح کو حرام اور جرمِ عظیم قرار دے دیا۔

فرمانِ خداوندی ہے!

وماں کان لکم ان توذو ارسول اللہ

ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدأ ان ذلکم

كان عند الله عظيمًا.

﴿سورہ احزاب آیت ۵۳﴾

اے ایمان والو تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ تم  
اذیت پہنچاؤ اللہ کے رسول کو اور تمہیں اس کی بھی  
اجازت نہیں کہ تم نکاح کرو ان کی ازواج سے ان کے  
بعد کبھی بے شک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک گناہِ عظیم  
ہے۔

## اللہ اور رسول کی لعنت

اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو ہر ایسے کام سے منع کیا گیا ہے جو  
اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب کی اذیت و تکلیف کا باعث ہو۔  
اس آیت مبارکہ میں یہ بھی حکم ہے کوئی شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی ازواج سے نکاح کے حوالہ سے سوچنے کی بھی ہمت نہ کرے کیونکہ ایسا  
کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذیت کا باعث ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانے والا مومن ہو ہی نہیں سکتا۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
ازواج مطہرات کے حوالہ سے عامیانا سوچ رکھنا بھی منع ہے جو لوگ حضور سید  
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حوالہ سے زبانِ طعن در

کرتے ہیں وہ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو اذیت دینے والے پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہے۔

## ازواج رسول کا مقام

پیاری بہنو !

ازواج النبی کا شرف و اعزاز تمام جہان کی عورتوں سے بڑھ کر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ازواج رسول کو انتہائی عظمت حاصل ہے جسے بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔

وہ عظیم خواتین ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پسند فرمایا۔

ان کا رتبہ بڑا اعلیٰ ہے۔

ان کی شان بڑی عظیم ہے۔

ان کا مقام بڑا ارفع ہے۔

ان کی نسبت بڑی اونچی ہے۔

ان کے حجرات کا ذکر قرآن میں ہے۔

ان کے پردے کا ذکر قرآن میں ہے۔

ان کی نسبت کا ذکر قرآن میں ہے۔

ان کی خصوصیت کا ذکر قرآن میں ہے۔

ان کی انفرادیت کا ذکر قرآن میں ہے۔

ان کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربت عظیم ہے۔

ان کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت عظیم ہے۔

ان کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت عظیم ہے۔

ان کے خجرات پاکیزہ ہیں۔

ان کے گھروں میں رحمت خدا جلوہ گر تھی۔

ان کے بیوت میں وحی الہی کا نزول تھا۔

ان پاکباز بیبیوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت فرماتے

تھے۔

## اعتراض کا جواب

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یورپی مورخ اعتراض کرتے

ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلان عورتوں کی طرف زیادہ تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نکاح فرمائے ان میں بڑی بڑی

حکمتیں پوشیدہ تھیں۔

اس سلسلہ میں ایک بات کا ذکر ضروری سمجھتی ہوں کہ یورپی مورخین

کا الزام اعتراض برائے اعتراض کے زمرے میں آتا اگر تحقیق کی جائے تو

دیگر انبیاء کی بھی ایک سے زائد بیویوں کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں حاجرہ، سارہ اور قنورہ  
خاتون تھیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں اور ان کے علاوہ  
لا تعداد یدیی عورتوں سے آپ کی شادی کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی نو بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی سات سو بیویوں اور تین سو حرمیں  
تھیں۔

﴿رحمۃ العالمین ص ۱۲۶-۱۲۵﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی پر نظر ڈالو ۶۳ سال کی  
عمر مبارک میں سے ۲۵ سال کمال تہجد سے گزارے۔

آپ کا جوانی کا زمانہ کمال تقویٰ اور نہایت ورع کے ساتھ گذرا  
جس کی گواہی اپنے اور بیگانے بھی دیتے ہیں پھر آپ نے ۲۵ سے ۵۰ سال  
تک کا عرصہ خدیجہ الکبریٰ کے ساتھ گزارا جو آپ سے عمر میں ۱۵ سال بڑی  
تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس قدر نکاح فرمائے ان میں دینی  
مصلحتیں اور عظیم مقاصد تھے اس لئے آپ پر اعتراض بے جا ہے۔

## حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی برکت

پیاری اسلامی بہنو!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نکاح فرمائے ان سے دینی مصلحتوں کا ظہور ہوتا ہے پہلا نکاح حضرت خدیجہ الکبریٰ سے ہوا جو کہ مالدار خاتون تھیں اسلام کی ابتدائی حالت میں مال و اسباب کی بہت ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے اس نکاح کی برکت سے مسلمانوں کی مالی اعانت کا بندوبست فرمایا۔

## حضرت صفیہؓ کے نکاح کی برکت

پیاری بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جن خواتین کو پسند فرمایا ان میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہیں۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ اس سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ کفارے جس قدر بھی لڑائیاں کیں ان میں یہودی خفیہ یا اعلانیہ مسلمانوں کی مخالفت ضرور کرتے تھے جب حضرت صفیہؓ کا نکاح سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا یہودی مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔

## اُم حبیبہؓ کا نکاح

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ کے نکاح کو دیکھیں ان کا باپ ابوسفیان قریش کا سردار تھا سارے غزوات میں ابوسفیان حضور کے خلاف نظر آتا ہے جب اُم حبیبہ رضی اللہ عنہما کا رشتہ مناکحت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا تو ابوسفیان کسی جنگ میں شامل نہیں ہوتا بلکہ کچھ ہی عرصہ بعد اسلام قبول کر کے حضرت ابوسفیان بن جاتے ہیں۔

## حضرت جویریہ کا نکاح

اُم المومنین حضرت جویریہ کے نکاح کو دیکھو ان کا باپ مشہور رہزن اور ڈکیت تھا جو اسلام سے انتہائی عداوت رکھتا تھا بنو مصطلق کا قبیلہ اس کے اشارے پر جنگ کرتا تھا اس نکاح سے پہلے ان لوگوں کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی آپ کے نکاح کے بعد وہ قبیلہ رہزنی چھوڑ کر اچھی اور متمدن زندگی گزارنے لگا۔

## حضرت میمونہ کا نکاح

اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کی بہن سردارِ نجد کے گھر میں تھی اس نکاح کی وجہ سے نجد میں تبلیغ کرنے اور اسلام کے پھیلانے میں



بہت آسانی حاصل ہوئی۔

## حضرت زینب بنت جحش

اُم المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے نکاح نے تثلیث کے درخت کو کھوکھلا کر دیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نکاح نے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کی احادیث کی نشر و اشاعت قرآن پاک کی آیات کی حفاظت اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافتوں کو زیادہ بابرکت بنانے میں مدد دی۔

پیاری بہنو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیائے سابقین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دینی مصلحتوں کے پیش نظر جو بھی نکاح فرمائے وہ نہایت ضروری تھے۔

## دوسری شادی کا مسئلہ

پیاری بہنو! کئی حالات میں بعض مردوں کو دوسری شادی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہمارے معاشرہ میں دوسری شادی کو بہت ہی برا سمجھا جاتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مومن مرد کو حقوق کی حفاظت کے ساتھ چار شادیوں کی اجازت دی ہے لیکن ہمارے ہاں دوسری شادی شجر ممنوعہ قرار پائی ہے اسی وجہ سے اُن عورتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو غیر شادی شدہ ہی

بوڑھی ہو رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے اگر شوہر اس بات کا خیال رکھ سکے کہ دو بیویوں میں مساوات رکھے گا تو دوسری شادی کی اجازت دے دینی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی مجرم نہ ہوں۔

## عظیم ماؤں کا ذکر

پیاری بہنو!

اگر شوہر مساوات نہیں رکھتا تو قیامت کے دن فالج زدہ اٹھایا جائے گا اس لئے اللہ کے احکام ماننا ضروری ہیں۔

پیاری بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم ازواجِ مطہرات کی زندگیوں کا مطالعہ کریں اور ان پاکیزہ ہستیوں کو اپنے لئے نمونہ عمل بنائیں اب میں مختصر طور پر اپنی عظیم ماؤں کا ذکر کروں گی تاکہ معلوم ہو سکے کہ ازواجِ النبی کا مقام و مرتبہ کیا ہے ان کی اسلام کے لئے کیا خدمت ہیں اور انہوں نے کس طرح اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حصہ لیا۔

اُم المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آنے کا شرف حاصل ہوا آپ مکہ کی متمول اور امیر خاتون تھیں آپ تجارت کرتی تھیں اور آپ کے ملازم اور کارندے ملک شام میں مال تجارت کا لین دین کرتے تھے جب

آپ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر مبارک چالیس برس اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک پچیس برس تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح آپ کے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا یہاں ایک ضروری بات کرتی چلوں۔

## حضرت ابو طالب مومن تھے

پیاری بہنو !

بعض لوگ کچھ روایات کا سہارا لے کر حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر و مشرک کہتے ہیں حالانکہ آپ موجد تھے اور دین ابراہیم کے داعی تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو تمام مشرکین مکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہو گئے یہ بانی اسلام اور اسلام کے نوزائیدہ شجر کے لئے نہایت مشکل حالات تھے ان حالات میں آپ کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

الْمُ يَجِدُكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ سے کبھی

غافل نہ ہیں۔

## ایمان کو چھپایا

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا حق ادا فرمادیا ان پر طرح طرح کی مصیبتیں آئیں لیکن انہوں نے کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف میلی آنکھ سے بھی نہ دیکھنے دیا اور حضرت علی کو حکم دیا کہ وہ اعلانیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت و حفاظت کریں آپ نے اپنے ایمان کو چھپایا اور حضور کی خدمت و نصرت کرتے رہے۔

## خطبہ نکاح اعلان ایمان

پیاری بہنو! سیرت کی ساری کتابیں اس بات کی گواہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس قدرت نصرت و اعانت حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کی وہ اور کسی کے حصے میں نہ آئی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح مبارک ہوا تو خطبہ آپ نے پڑھا جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور عظمت کا بیان موجود ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ بات کہ امام الانبیاء کے نکاح کا خطبہ کوئی مشرک دے ہی نہیں سکتا کیونکہ کسی مومن کا نکاح مشرک نہیں پڑھا سکتا تو امام الانبیاء کا نکاح مشرک کیسے پڑھا سکتا ہے۔

## مشرک کا ذبیحہ حرام ہے

پیاری بہنو ! میں ایک اور بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں وہ یہ کہ کسی مسلمان مومن کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مشرک کا مارا ہوئے جانور کا گوشت کھائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس برس کی عمر شریف تک حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا تناول فرماتے رہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ امام الانبیاء مشرک کے گھر سے کھانا تناول کریں۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اہتمام ہو سکتا ہے تو امام الانبیاء کے لئے اہتمام کیوں نہیں ہو سکتا۔

## غم کا سال

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت و اطاعت فرمائی اسی لئے جب آپ کا وصال ہوا اور اسی سال میں حضرت خدیجہ الکبریٰ کا وصال ہوا تو حضور نے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میرے چچا ابوطالب زندہ رہے مجھے کوئی تکلیف نہ آنے دی۔

پیاری بہنو ! حضرت ابوطالب نے نکاح کا خطبہ ادا فرمایا اور آپ کا حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نکاح ہو گیا۔

## حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایثار

حضرت خدیجہ کا نکاح جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا تو حاسد لوگ انگاروں پر لوٹنے لگے اور حضرت خدیجہ کے متعلق بڑے نازیبا الفاظ کہنے لگے اور کہنے لگے محمد جو ایک مفلس اور غریب آدمی ہے خدیجہ نے اتنی بڑی مالدار ہو کر اس سے نکاح کر لیا۔

حضرت خدیجہ نے جب یہ طعن سنا تو انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر بڑی غیرت آئی کہ لوگ آپ کو مفلس کہتے ہیں آپ نے تمام روسا کو بلا کر انہیں گواہ کیا کہ میں جس قدر مال کی مالک ہوں سب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیا اب میرے اور میرے سارے مال کے مالک وہ ہیں اب اگر مفلس ہوں تو میں ہوں اور یہ حضور کا کرم ہوگا اگر وہ میری مفلسی پر راضی ہو جائیں حاضرین مجلس یہ بات سن کر بڑے حیران ہوئے اور اب حاسد یوں کہنے لگے کہ محمد سب سے زیادہ مالدار ہو گیا اور خدیجہ مفلس ہو گئی حضرت خدیجہ نے یہ بات سنی تو آپ کو بہت بھلی معلوم ہوئی اور اس عار کو اپنے لئے فخر کی بات سمجھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ کے ایثار پر بڑے خوش ہوئے اور دل میں سوچا کہ خدیجہ کے اس ایثار کا میں اسے کیا صلہ دوں اتنے میں جبریل آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ فرماتا ہے کہ خدیجہ کے ایثار کا صلہ ہمارے ذمہ ہے

حضور اس صلہ کا ہمیشہ انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے اس ایثار کا صلہ کب ظہور میں آتا ہے چنانچہ شبِ معراج جب آپ جنت میں گئے تو وہاں ایک عظیم الشان محل دیکھا جس میں انتہائے بصر تک وہ نعمتیں موجود تھیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا آپ نے جبریل سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کے لئے ہے عرض کیا خدیجہ کے لئے حضور نے خدیجہ سے فرمایا مبارک ہو خدا نے تمہارے لئے صلہ میں بڑی بہترین چیز تیار کی ہے۔

﴿نزهت المجالس ص ۱۴۰ ج ۲﴾

## حضرت خدیجہ کی سہیلیاں

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکری ذبح فرماتے اور پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے گھر بھیجتے صرف اس لئے کہ یہ خدیجہ کی سہیلیاں تھیں۔

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۵﴾

## دُنیا و آخرت میں بیوی

پیاری بہنو ! حضور علیہ السلام کی دوسری محبوب بیوی حضرت



عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حضور کے لئے منتخب فرمایا  
 ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تین رات مسلسل مجھے ایک ریشمی  
 کپڑے پر تمہاری تصویر دکھائی جاتی رہی جسے جبریل لے کر آتا تھا اور کہتا تھا  
 کہ یہ ہے آپ کی بیوی اے عائشہ آج جو میں نے تمہارے چہرہ سے کپڑا  
 اٹھایا تو تم اسی تصویر کے مطابق ہو فرشتہ جب تمہاری تصویر لے کر آتا رہا تو  
 میں نے کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے یہ رشتہ ہو کر رہے گا۔  
 ﴿مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۶﴾

دوسری روایت میں یہ لفظ بھی ہیں۔

هذه زوجتك في الدنيا وفي الآخرة .

یہ تمہاری بیوی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۶﴾

اللہ تعالیٰ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رشتہ  
 حضور کے ساتھ خود انتخاب فرمایا کس قدر خوش بخت ہیں ام المومنین حضرت  
 عائشہ کہ کسی لڑکی کا انتخاب اس کا باپ کرتا ہے کسی کا چچا اور کسی کی ماں بہن  
 انتخاب کرتی ہے لیکن حضرت عائشہ کے رشتے کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا اب کون ایسا بد بخت ہے جو اس رشتے میں کوئی عیب بیان کرے اور ام  
 المومنین کے بارے میں زبان طعن کھولے ﴿معاذ اللہ﴾ اگر ام المومنین میں



کوئی عیب ہوتا یا ہونے والا ہوتا تو خدا جسے ہر اگلی کچھلی گزری اور اور ہونے والی ساری باتوں کا علم ہے۔

وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ رشتہ کیوں تجویز فرماتا؟ معلوم ہوا کہ ام المومنین کے مخالف دراصل اللہ تعالیٰ پر معترض ہیں کہ اس نے ایسا کیوں کیا فرمائیے ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا مقام ہے اور ان کا حشر کے دن کیا حشر ہوگا لہذا ہر مسلمان کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل سے احترام کرنا لازم ہے کہ یہ رشتہ خدا نے کیا ہے اور فرما دیا ہے کہ یہ تمہاری بیوی دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی پس جو لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر طعن کریں گے ان کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی۔

﴿عورتوں کی حکایات﴾

## حضور اور عائشہؓ

پیاری بہنو!

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ جب کبھی تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو میں جان لیتا ہوں اور جب کبھی تم مجھ سے کچھ خفا سی ہوتی ہو تو بھی جان لیتا ہوں حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ کس طرح؟ فرمایا تم جب راضی اور خوش ہوتی ہو تو قسم کھاتے وقت یوں کہتی ہو۔

لا ورب محمد .

مجھے محمد کے رب کی قسم۔

اور جب کبھی خفا ہوتی ہو تو قسم یوں کھاتی ہو۔

لا ورب ابراہیم۔

مجھے ابراہیم کے رب کی قسم۔

حضرت عائشہ نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ بات ایسے ہی ہے

لیکن۔

ما اہجر الا اسمک .

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۲﴾

یا رسول اللہ میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں نامحبت تو آپ کی

بدستور میرے دل میں رہتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادائے مبارک تعلیم امت کے لئے

ہے اس واقعہ میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ گھر میں اگر کبھی میاں بیوی ہیں

کچھ اختلاف ہو جائے تو اسے بڑھانا نہیں چاہیے بلکہ نرمی و پیار ہی سے اس کا

تذراک کر لینا چاہیے اور مرد کو تحمل و برداشت سے کام لے کر پیار ہی پیار میں

بیوی کو خوش کر لینا چاہیے۔

اس قسم کی باتیں گھر میں ہوتی رہتی ہیں مرد حضور کی سنت اختیار

کریں اور عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت اپنائے

یعنی دل میں مرد کی محبت و تعظیم کو بدستور قائم رکھے اگر حضور کی اس ادائے

مبارک اور حضرت عائشہ کے محبت بھرے جواب کو اپنا لیا جائے تو کسی گھر میں ناچاتی باقی ہی نہ رہے آج کل تو یہ حال ہے کہ بیوی مرد سے ذرا خفا ہوئی تو وہ صرف یہ کہ مرد کا نام لینا چھوڑ دیتی ہے اس کا گھر بھی چھوڑ کر میکے جا بیٹھتی ہے اور دل میں خاوند کا بغض و عناد بھر کر اسے گالیاں دیتی ماں باپ کے گھر جا کر ماں باپ کو خاوند کے خلاف بھڑکا کر طلاق لینے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

## مشکل حل فرمادینے والیاں

پیاری بہنو ! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی حدیث پاک سمجھنے اور کسی دوسرے مسئلہ کے سمجھنے میں اگر کوئی مشکل پیش آتی ہم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حل دریافت کرتے تو آپ اس مشکل کو حل فرمادیتیں کیونکہ آپ بہت بڑی عالمہ تھیں۔

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۶﴾

## ام المومنین حضرت حفصہؓ

حضرت حفصہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی ہیں آپ کا پہلا نکاح حمیس بن حذافہ سے ہوا حضرت حمیس جنگ بدر میں شہید ہوئے اور آپ بیوہ رہ گئیں حضرت عمر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

نکاح کر دینے کا خیال ظاہر کیا وہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا یہ بات حضرت عمر کو ناگوار گزری اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے حضرت عثمان سے کہا انہوں نے جواب دیا میں ابھی نکاح نہیں کرنا چاہتا حضرت عمر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے صورت حال بیان کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عمر کے خصوصی تعلقات تھے ادھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں آچکی تھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کو یہ بھی شرف عطا فرمانا مقتضائے مشیت تھا اس لئے آپ نے فرمایا حفصہ کا نکاح ایسے شخص سے ہو جائے جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان کو ایسی بیوی نہ دی جائے جو حفصہ سے بہتر ہے پھر آپ نے حضرت عمر کو حفصہ کا پیغام نکاح دے کر حفصہ سے نکاح فرمایا۔

بعد میں حضرت ابو بکر عمر سے ملے اور کہا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا تھا میں یہ بات ظاہر کرنا نہ چاہتا تھا اس لئے خاموش رہا اگر خود حضور کا یہ خیال نہ ہوتا تو میں ہی نکاح کر لیتا۔

﴿طبقات ص ۵۹ ج ۸﴾

پیاری بہنو ! میں نے آپ کے سامنے چند اہم بات المومنین کا

مختصر تذکرہ پیش کیا ہے اُمہات المؤمنین کے فضائل و کمالات اس قدر زیادہ ہیں جو اس مختصر درس میں بیان ہونا ناممکن ہے۔

ان پاکیزہ اُمہات کے ذریعہ سورۃ النور میں پیغامِ ربّانی، مارے لئے آیا ہمیں چاہئے کہ سورہ نور کی تفسیر کا مطالعہ کریں اور ازواج النبی رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے آنے والے پیغامِ الہی پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عظیم ماؤں سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین

# دوسری قرآن فرشتے اور ان کے امور

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

كُلُّ أَمْنٍ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

آج کا درس اس حوالہ سے نہایت دلچسپ ہوگا کہ اس میں رب

تعالیٰ کی تخلیق کی ہوئی پیاری مخلوق فرشتوں کے بارے میں گفتگو ہوگی۔

فرشتوں سے کون واقف نہیں ہے آج کے درس قرآن میں ملائکہ

اور ان کے امور کے حوالہ سے مختصراً گفتگو کروں گی اور قرآنی آیات کے

ساتھ ساتھ احادیث طیبہ بھی پیش کروں گی۔

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے بے شمار امور انجام دینے کے لئے ملائکہ

کی ڈیوٹیاں لگائی ہیں جنہیں فرشتے انجام دیتے ہیں۔

میں چند باتیں فرشتوں کے افعال و اعمال اور خصائل و خصائص پر  
عرض کروں گی۔

## فرشتوں پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ملائکہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے ملک  
فرشتے کو کہتے ہیں اور ملائکہ ملک کی جمع ہے یعنی بہت سے فرشتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایمان والا وہی ہے جو فرشتوں پر کتابوں پر اور

مرسلین پر ایمان لائے سورۃ بقرہ پارہ نمبر ۳ آیت نمبر ۲۸۵ میں ارشاد ہوتا ہے

كُلُّ اٰمَنٍ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس

کی کتابوں اور رسولوں کو۔

پتہ چلا ایمان تب ہی مکمل ہو سکتا ہے جب ان سب پر ایمان ہو۔

## حدیث پاک میں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ



وآلہ وسلم نے فرمایا !

ان تو من باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ

اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اللہ کی کتابوں پر اور

رسولوں پر ایمان لائے۔

﴿شعبہ الایمان﴾

## قرآن میں فرشتوں کا ذکر

فرشتوں کا ذکر قرآن پاک میں بے شمار مقامات پر آتا ہے ایک جگہ

ارشاد ہوتا ہے کہ ملائکہ اور حضرت جبریل امین علیہ السلام۔

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ .

ملائکہ اور حضرت جبریل اُس کی بارگاہ کی طرف عروج

کرتے ہیں۔

﴿سورة المعارج آیت ۴﴾

پیاری بہنو !

فرشتوں کی ایک خصوصیت قرآن پاک نے یہ بیان فرمائی کہ یہ

آسمانوں سے اوپر رب تعالیٰ کی طرف عروج کرتے ہیں۔

دوسرا خاصہ سورة التحريم میں بیان ہوتا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ .

تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل مدد

گار ہے اور ایمان والے صالح لوگ مددگار ہیں اور

اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

﴿سورة التحريم آیت نمبر ۴﴾

یہاں ایک مسئلہ معلوم ہوا کچھ کہتے ہیں مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہی

ہے اس کے علاوہ کسی کو مددگار ماننا شرک ہے کفر ہے۔

اب ان لوگوں کی یہ جاہلانہ بات مانی جائے جس کا کوئی ثبوت نہیں

ہے یا قرآن پاک یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام مانا جائے۔

قرآن پاک فرما رہا ہے۔

کہ اللہ بھی مددگار ہے۔

جبریل بھی مددگار ہے۔

مومنین بھی مددگار ہیں۔

اور فرشتے بھی لوگوں کے مددگار ہیں۔

پتہ چلا اللہ کے علاوہ بھی یہ پاکیزہ لوگ ہمارے مددگار ہیں مدد

کرنے والے ہیں اور یہ عقیدہ قرآن پاک کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم فرمایا

ہے اور فرمایا ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ارشاداتِ عالیہ سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مددگار ہیں اور ان کی عطا سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بھی مددگار ہیں۔

بہر حال! اللہ کے فرشتوں کا خاصہ یہ بھی ہے کہ وہ مدد کرتے ہیں۔ تو بات ضمناً ہوگئی میں عرض کر رہی تھی فرشتوں کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری مخلوق ملائکہ کو انفرادیت عطا فرمائی ہے۔

## نسلِ آدم کی خصوصیت

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے جو نسلِ آدم کو خصائص و فضائل عطا فرمائے ہیں اُس کی وجہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے ورنہ ہماری جگہ بھی اس زمین پر انسانوں کی بجائے فرشتے ہوتے پچیسویں پارے میں ارشاد ہوتا ہے!

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ  
يَخْلُقُونَ .

اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے

فرشتے بساتے۔

﴿سورة الزخرف آیت ۶۰﴾

پیاری بہنو !

فرشتے معصوم ہوتے ہیں۔

انسان معصیت والا ہے۔

فرشتے جرم سے پاک ہیں۔

انسان جرم کرتا ہے۔

فرشتے چوری نہیں کرتے۔

انسان چوری بھی کرتے ہیں۔

فرشتے بُرے اعمال نہیں کرتے۔

انسان میں یہ بھی خامی ہے۔

فرشتے نور والے ہیں۔

انسان خاک والا ہے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ یہ زمین فرشتوں کے لئے ہی بنائی جاتی لیکن ایسا

نہیں ہوا اس لئے کہ اس زمین کو مقدس کرنے کے لئے انسانوں کے قابل

معافی جرائم معاف کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا نور بھیجنا تھا رحمت

للعالمین کو بھیجنا تھا اس ہستی کو بھیجنا تھا کہ جس کے نور کے آگے جبریل امین کا

نور بھی مدھم ہو جائے اور جبریل کو بھی کہنا پڑے۔

فروع تجلی بسوزد پرم

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسانوں کو بسا دیا اور فرشتے بھی

انسانوں کے جرائم کے لئے معافی طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے !

وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ .

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس

کی پاکی بولتے ہیں اور زمین والوں کے لئے معافی

مانگتے ہیں۔

﴿سورة الشورىٰ پارہ ۲۵ آیت ۵﴾

## فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں

پیاری بہنو !

زمین والوں کے لئے یعنی ہمارے لئے معافی فرشتے اللہ سے

طلب کر رہے ہیں یعنی جرم ہم کر رہے ہیں اور معافی فرشتے طلب کر رہے

ہیں۔

حالانکہ فرشتوں کو ہمارے لئے معافی طلب کرنے کی کوئی ضرورت

نہیں لیکن اس لئے معافی طلب کرتے ہیں جب فرشتے مسلمانوں کے لئے

معافی طلب فرمائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں پر راضی

ہو جائیں گے اور جب حضور راضی ہو گئے تو فرشتوں پر اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا۔

اور فرشتے بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہم پر ہمارا خالق و مالک راضی ہو جائے اس لئے ہمارے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

پیاری بہنو!

ہمیں بھی چاہیے کہ استغفار کیا کریں جب ہم استغفار کرتے ہیں تو بھی فرشتے آسمان سے ہماری طرف اتر کر آتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ

بے شک جنہوں نے کہا ہمارا رب۔

ثُمَّ اسْتَقَامُوا .

اور اس پر قائم رہے۔

تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا

ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو۔

وَلَا تَحْزَنُوا .

اور غم نہ کرو۔

وَأَبْشِرُوا .

اور خوش ہو جاؤ۔

بِالْجَنَّةِ الَّتِي

اس جنت پر۔

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ .

جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

﴿حم سجدہ آیت ۳۰﴾

## فرشتے مومن سے محبت کرتے ہیں

پیاری بہنو !

معلوم ہوا فرشتے مومنین سے محبت بھی کرتے ہیں اور ان کا احترام بھی کرتے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اعمال درست کریں اور ایسے کام کریں کہ ہمارے پاس رحمت کے فرشتے آئیں اور ہمارے لئے رب تعالیٰ سے معافی طلب فرمائیں۔

یہی نہیں بلکہ ہمیں بروز قیامت بھی فرشتے سکون دیں گے اور بعد از شفاعت ہماری پیشوائی کریں گے۔

وَتَتَلَّقُهُمُ الْمَلَائِكَةُ

اور فرشتے پیشوائی کو آئیں گے۔

﴿سورة الانبياء آیت ۱۰۳﴾

پیاری بہنو ! فرشتے بیکار نہیں آتے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا نَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ بِالْحَقِّ

ہم فرشتے بے کار نہیں اتارتے۔

﴿سورة الحجر آیت ۸﴾

کفار نے کہا! اے محمد ﴿معاذ اللہ﴾ آپ پر فرشتے آتے ہیں تو ہم پر کیوں نہیں آتے اللہ تعالیٰ نے جواب ارشاد فرمایا کہ ہم فرشتوں کو یونہی نازل نہیں کرتے۔

پیاری بہنو! فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی آتے تھے اور اُمت کے پاس بھی آتے ہیں لیکن آنے آنے میں فرق یہ ہے کہ حضور کے پاس فرشتے رحمت لینے کے لئے آتے تھے اور ہمیں رحمت دینے کے لئے آتے ہیں۔

## نور کی مخلوق

پیاری بہنو!

ملائکہ نوری مخلوق ہیں آئیں فرشتوں کی پیدائش پر غور کریں کہ فرشتے کیسے پیدا ہوئے۔

حدیث پاک ہے!

عن عائشہ رضی اللہ عنہما قال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت  
الملائکہ من نور .

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ



وسلم نے فرمایا! ”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا“۔

﴿اخبار الملائک ص ۱۹﴾

## سب سے اعلیٰ نور

پیاری بہنو!

نور کی بھی اقسام ہیں سب سے افضل و اعلیٰ نور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو تخلیق فرمایا۔

اول ما خلق اللہ نوری .

﴿نشر الطیب ص ۸﴾

اور حضور کا نور اللہ کے نور سے بنا ہے قرآن پاک اس بات کی

تصدیق فرما رہا ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور۔

﴿سورة المائدہ آیت ۱۵﴾

## نورِ عزّت سے تخلیق

پیاری بہنو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور

سے تخلیق فرمایا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور سب سے افضل ہے اور فرشتوں کے بارے میں روایت ہے کہ فرشتے نورِ عزت سے پیدا ہوئے۔  
فرشتوں کا نور بھی نہایت افضل و اعلیٰ ہے۔

﴿فرشتوں کے عجیب حالات ص ۱۹﴾

## ملائکہ کی تعداد

پیاری اسلامی بہنو!

ملائکہ یعنی فرشتے کم تعداد میں نہیں ہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کی صحیح تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہوتا ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ

رب کے لشکروں فرشتوں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

﴿سورۃ المدثر آیت ۳۱﴾

## حضور جانتے ہیں

پیاری بہنو! اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں جانتے بلکہ ہمارے آقا تاجدارِ مدینہ سرور کائنات حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں اور ان کا فرشتوں کو جاننا عطائی ہے

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم عطا فرمایا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

اے رسول! جو آپ نہیں جانتے تھے وہ ہم نے آپ کو بتا دیا۔

﴿سورة النساء آیت ۱۱۳﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی علم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ

نہیں رکھا۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ تخلیق خداوندی میں نو حصے فرشتے ہیں

اور دسواں حصہ ساری مخلوقات ہیں روایات میں آتا ہے زمین و آسمان میں

کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں فرشتے موجود نہ ہوں۔

## فرشتے ہر جگہ موجود ہیں

عزیز محترم اسلامی بہنو!

ہر جگہ فرشتے موجود ہیں اور ان سب فرشتوں کو اپنے اپنے

مقامات کا علم ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ .

اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں سے ہر ایک کو اپنا اپنا مقام معلوم ہے۔

وَأَنَا لَنَحْنُ الصَّافُونَ .

اور بے شک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ

اور بے شک ہم اس رب کی تسبیح کرنے والے ہیں۔

﴿سورة الصافات آیت ۱۶۴﴾

پیاری بہنو !

فرشتوں کو اپنے اپنے مقامات کا بھی پتہ ہے اور اپنے ان امور کو سرانجام دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ ان پر صادر فرماتا ہے۔

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

ما فی السماء موضع قدم الایہ

ملک ساجد او قائم فذالک قوله ومامنا الا

له مقام معلوم .

آسمان میں قدم برابر بھی جگہ نہیں ہے اور

فرشتے ہی فرشتے آسمان میں ہیں کوئی فرشتہ سجدہ کی

حالت میں ہے اور کوئی فرشتہ قیام کی حالت میں ہے۔

﴿فرشتوں کے حالات ص ۲۱﴾

یہ تفسیر ہے اس آیت کریمہ کی جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت

کی ہے۔

## کراما کاتبین

پیاری بہنو !

فرشتے نہایت کثیر تعداد میں ہیں۔

اولادِ آدم میں کوئی فرد ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں جنہیں کراما کاتبین کہا جاتا ہے یہ فرشتے انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں ہم جو بھی لفظ اچھا یا بُر کہیں اُسے فوراً فرشتے اعمالنا مے میں درج کر لیتے ہیں لہذا ہمیں چاہیے کہ جب بھی اپنی زبان سے کوئی لفظ نکالیں تو نہایت سوچ سمجھ کر نکالیں جب بھی کوئی عمل کریں تو اچھا عمل کریں تاکہ کراما کاتبین ہمارے اچھے اعمال کی گواہی کل حشر کے دن خدا کے حضور پیش کریں۔

## فرشتوں سے زیادہ کوئی مخلوق نہیں

پیاری بہنو ! فرشتے نہایت زیادہ تعداد میں ہیں آئیں حدیث

پاک سماعت فرمائیں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

اللہ کی مخلوق میں فرشتوں سے زیادہ کوئی مخلوق

نہیں ہے اور کوئی بھی چیز زمین سے ایسی نہیں اُگتی

جس کے ساتھ اُس کا موکل فرشتہ نہ ہو۔

﴿مجمع الزوائد﴾

آسمان میں ہر ہر جگہ فرشتے ہیں زمین میں ہر ہر جگہ فرشتے ہیں اتنی  
تعداد میں فرشتے ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔

## فرشتوں کے اُمور

پیاری بہنو !

یہ بات تو فرشتوں کی کثرت کے حوالہ سے تھی اب چند باتیں  
فرشتوں کے اُمور پر عرض کروں گی تاکہ پتہ چلے کہ فرشتے کون کون سے اُمور  
یعنی کام کرتے ہیں۔

## عبادتِ خداوندی

پیاری بہنو !

سب سے پہلا کام فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں عبادت  
کرنے کا انداز ایسا ہے کہ جس سے ہم صرف حیرت زدہ ہی ہو سکتے ہیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

آسمان میں کوئی جگہ خالی نہیں ہر ہر جگہ فرشتے یا

قیام کی حالت میں ہیں یا رکوع کی حالت میں ہیں اور

یا سجدے کی حالت میں ہیں۔

﴿اخبار الملائک ص ۲۵﴾

یعنی کثیر تعداد میں فرشتوں کا کام عبادت خداوندی ہے اور وہ قیامت تک اس طرح عبادت میں مشغول رہیں گے یہاں ایک لطیف نکتہ عرض کرتی ہوں۔

کہ کوئی فرشتہ ایسا نہیں ہے جو ہمارے آقا حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ بھیجتا ہو، ہر فرشتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے بعض فرشتے قیام کی حالت میں ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ رہے ہیں۔

بعض فرشتے رکوع کی حالت میں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود پڑھ رہے ہیں

فرشتے تسبیح کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ

رہے ہیں۔

بعض فرشتے سجدے کی حالت میں ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر درود پاک بھیج رہے ہیں پتہ چلا کہ جس ذات مقدس پر فرشتے

حالت قیام و سجدہ میں درود پاک پڑھتے ہوں اس ہستی کے فضائل و خصائل کا

اندازہ ممکن ہی نہیں۔

## تین باتیں

پیاری بہنو! میں نے آپ کے سامنے تین باتیں پیش کیں۔

نمبر 1۔ فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

نمبر 2۔ فرشتے نورِ عزت سے پیدا کئے گئے ہیں۔

نمبر 3 فرشتے نہایت کثیر تعداد میں ہیں۔

## عظمت جبرائیل علیہ السلام

پیاری بہنو !

اب فرشتوں کے چند حالات سماعت فرمائیں سب سے پہلے فرشتوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام کا ذکر خیر کرتی ہوں۔ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں اور بیت المعمور کے خطیب ہیں۔

پیاری بہنو !

بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے جیسے ہمارا قبلہ یہاں پر خانہ کعبہ ہے بالکل ایسے ہی عرش پر بھی قبلہ شریف ہے اور اسے بیت المعمور کہتے ہیں حدیث پاک میں ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ بیت المعمور بالکل خانہ کعبہ کے اوپر کی طرف واقع ہے یعنی اگر بیت المعمور نیچے کی طرف نزول کرے تو بالکل کعبے شریف پر ہی آئے۔

بیت المعمور کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام بیت المعمور کے امام ہیں اور تمام انبیائے کرام کے صحابی بھی ہیں



فرشتوں کے سردار ہیں اور رسول الملائکہ بھی ہیں۔

حضرت جبریل امین علیہ السلام کا اسم ذات عبد اللہ ہے۔

﴿ابن جریر﴾

## جبریل حضور کے وزیر

پیاری بہنو!

جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر بھی ہیں۔

حدیث پاک میں ہے حضور فرماتے ہیں میرے دو وزیر آسمانوں پر

ہیں اور دو زمین پر ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ کون سے

دو وزیر ہیں جو آپ کے آسمانوں پر ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آسمانوں پر میرے وزیر

جبریل و میکائیل ہیں اور زمین پر میرے دو وزیر صدیق و فاروق ہیں یہاں

ایک مسئلہ معلوم ہوا۔

ہم سب اس بات کو جانتے ہیں کہ وزیر شہنشاہ کے ہوتے ہیں۔

وزیر بادشاہ کے ہوتے ہیں۔

وزیر حاکم کے ہوتے ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے دو وزیر آسمانوں

کے اوپر اور دوزمین پر ہیں۔

پتہ چلا کہ زمین پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہی ہے۔

اور آسمانوں پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہی ہے۔

ہمارے آقا زمین کے بھی شہنشاہ ہیں۔

آسمانوں کے بھی شہنشاہ ہیں۔

آپ زمین کے بھی حاکم ہیں۔

آسمان کے بھی حاکم ہیں۔

آسماں ہو عرش ہو یا کہ مکان و لامکان

کوثر و تسنیم کے چشمے ہوں یا باغ جناں

الغرض جس ملک کا خالق ہے ربّ دو جہاں

ملک وہ محبوب کی صائم ہے سارا کر دیا

## قرآن میں جبریل کا ذکر

پیاری بہنو!

آسمان پر حضور کے وزیر حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام ہیں

اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کا ذکر پاک

بھی قرآن پاک میں انفرادی طور فرمایا ہے۔

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے !

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ

وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ .

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور

رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے

کافروں کا یعنی حضرت جبریل و میکائیل کا دشمن کافر

ہے۔

﴿سورۃ بقرہ آیت ۹۸﴾

## حضرت جبریل کی ہیبت

پیاری بہنو ! حضرت جبریل امین علیہ السلام کی ہیبت مبارکہ ایسی

ہے اور قد مبارک اتنا ہے کہ جس پر ہمارے اندازے بھی فیل ہیں۔

حدیث پاک ہے !

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ میں نے ایک مرتبہ جبریل کو سبز لباس میں دیکھا

انہوں نے زمین و آسمان کے درمیان کے سارے

حصے کو پر کر رکھا تھا۔

﴿مسلم شریف﴾

## چھ سو پروں کے مالک

پیاری بہنو ! حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پروں کی تعداد چھ سو ہے اگر آپ ایک پر بھی مکمل طور پر کھولیں تو مشرق و مغرب اس میں آجائیں۔

آئیں حدیث شریف سماعت فرمائیں۔

پیارے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

رائت جبریل منہبطا قد ملا ما بین

الخافقین علیہ ثياب سدسٍ معلق بما اللو

والیاقوت۔

میں نے جبرائیل کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا

ہے اس نے آسمان کے دونوں کناروں کو بھرا ہوا تھا

اس کے پر نہایت نفیس اور باریک تھے جن میں لولو اور

یاقوت جڑے ہوئے تھے۔

﴿مسند احمد ج ۶ ص ۱۲۰﴾

## موتیوں کے پر

پیاری بہنو! حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام عموماً اپنے دو پروں کو پھیلا کر نزول فرماتے وہ پر مبارک موتیوں کے تھے اور ان کے قدموں کے تلوے گہرے سبز رنگ کے تھے اور ہونٹ کا فوری تھے۔ اور دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار پرندے کے پانچ سو سال کی مسافت جتنا تھا۔

﴿تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۹۲﴾

## موتیوں کی پٹی

پیاری بہنو!

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پروں میں دو بڑے پر ایسے ہیں کہ ان میں موتیوں کی ایک پٹی ہے۔

## جبریل کا سراپا

پیاری بہنو! حضرت جبریل علیہ السلام کے دانت مبارک بھی ہیں جو نور سے چمکتے ہیں اور پیشانی مبارک منور ہے اور آپ کے سر مبارک پر

گنگھر یا لے بال مبارک ہیں اور آپ کا سر مثل مرجان سفید ہے۔

﴿اخبار الملائک ص ۲۸﴾

## جبریل کا روحانی تعارف

پیاری بہنو! حضرت جبریل امین علیہ السلام نہایت ہی خوبصورت اور وجیہ ہیں آپ کا جسمانی تعارف تو یہ تھا اور روحانی تعارف یہ ہے کہ آپ نور سے بنے ہیں اور لقب روح الامین ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ .

روح الامین لے کر اترے۔

﴿سورة الشعرا آیت ۱۹۳﴾

## جبریل کی فضیلت

تفاسیر میں آتا ہے کہ روح الامین سے مراد حضرت جبریل امین علیہ السلام ہیں حضرت جبریل امین علیہ السلام بے حد فضیلت کے مالک اور اللہ تعالیٰ کے سب سے مقرب فرشتے ہیں اور جلال و جمال میں تمام فرشتوں میں بے مثل ہیں سب فرشتے ان کے پیچھے ہیں جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو ساتھ ان کی خدمت میں چار فرشتے بھی ہوتے جو آپ کے ساتھ خادم بن کر آتے۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا حضرت جبریل کا ذاتی نام عبد اللہ ہے اور

ملائکہ میں آپ کے کا نام خادم رب عزوجل ہے۔

یعنی آپ پروردگار کے خدمت گار ہیں۔

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت سید

جبریل امین علیہ السلام اہل آسمان کے پیشوا ہیں۔ یعنی جس طرح زمین میں

اللہ کے رسول پیشوائی فرماتے ہیں اسی طرح حضرت جبریل امین علیہ السلام

آسمان والوں کے پیشوا بھی ہیں اور رسول الملائکہ بھی ہیں۔

حدیث پاک ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

خیر کم بافضل الملائکہ جبریل .

﴿فرشتوں کے حالات﴾

## حضور کی جبریل سے گفتگو

پیاری بہنو! ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے جبریل کیا تم نے کبھی خدائے تعالیٰ

کی زیارت کی ہے ؟

حضرت جبریل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے اور اُس رب کے درمیان آگ اور نور کے ستر پردے ہیں اگر ان

پردوں میں سے نزدیک والے پردے کے پاس جانا تو الگ بات ہے اگر

میں اُسے دیکھ بھی لوں تو جل جاؤں۔

پیاری بہنو! جبریل تو فرشتوں کے سردار ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ایک حجاب کو دیکھنے سے جل سکتے ہیں۔

فروغ تجلی بسوز دپرم

﴿مثنوی﴾

لیکن ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا عالم کیا ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حجابات کو ہٹا کر معراج کی رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر زیارت کرتے ہیں کہ آپ کی پلک بھی نہیں جھپکی۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَفَىٰ .

آپ کی نظر مبارک نہ بڑھی کہ کہ ادھر ادھر پھری۔

﴿سورة النجم آیت ۱۷﴾

## جبریل حضور کا خادم

پیاری بہنو!

گو حضرت جبریل علیہ السلام از حد فضیلت کے مالک ہیں لیکن ہمارے آقا حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو خادم ہیں اور غلام ہیں جیسی تو معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بیدار



کرتے ہیں تو کمال عقیدت کے ساتھ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے ہیں اور حضرت جبریل اپنے کافوری ہونٹ حضور کے قدمین شریفین پر رکھ کر بوسہ لیتے ہیں چومتے ہیں پھر کیوں نہ کہوں۔

جبریل ہے خدمت گاروں میں سرکار کا عالم کیا ہوگا

## دعاؤں کا نگران

پیاری بہنو!

حضرت جبریل علیہ السلام مومنین کی مانگی ہوئی دعاؤں کی نگرانی بھی فرماتے ہیں حدیث پاک ہے جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے۔

جبریل! اس کی دعا کو روک لے تاکہ یہ بار بار دعا کرے مجھے اس کا میری بارگاہ میں بار بار ندا کرنا پسند ہے اور جب کوئی کافر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! جبریل اس کی دعا فوراً پوری کر دے اس لئے کہ مجھے اس کی آواز سے نفرت ہے۔

اور میں اس کی پکار کو پسند نہیں کرتا۔

پیاری بہنو!

پتہ چلا حضرت جبریل علیہ السلام نہ صرف دعاؤں کو سنتے ہیں بلکہ دعا کرنے والوں کی ضروریات کو بھی پورا فرماتے ہیں۔

## فرشتے رورہے ہیں

پیاری بہنو! حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت جبریل و میکائیل رورہے تھے اللہ تعالیٰ نے پوچھا تم کو کیا چیز رلا رہی ہے۔

انہوں نے عرض کیا یا اللہ! ہم تیرے عذاب سے بے خوف نہیں ہم خوف کی وجہ سے رورہے ہیں۔

تیرھویں پارے کی تیرھویں سورۃ کی تیرھویں آیت ہے۔

بِحَمْدِهِ وَالْمَلَكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

فرشتے اس رب کے خوف سے پاکی بولتے ہیں۔

﴿پارہ ۱۳ سورۃ ۱۳ آیت ۱۳﴾

## انسان بے خوف ہے

پیاری بہنو!

فرشتوں کو بھی خوف ہے لیکن آج انسان کس قدر بے حس ہو چکا ہے

جرم بھی کرتا ہے لیکن خائف نہیں ہوتا۔

قتل کر کے بھی مطمئن ہے۔

چوری کر کے بھی سکون میں ہے۔

زنا کاری کرنے کے بعد بھی بے خوف ہے۔

یہ انسان عجیب جانور ہے کہ یہ نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس لئے پیدا فرمایا کتنی نعمتیں عطا فرمائیں لیکن پھر اُس خالق حقیقی کے انعامات کو بھول کر دنیا کے چکر میں پھنس گیا۔

جبریل علیہ السلام خوف سے روتے ہیں لیکن انسان کا رونا ختم ہو چکا

ہے۔

## اللہ کے خوف سے رورہے ہیں

پیاری بہنو !

حدیث پاک میں ہے ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پاس آئے آپ رورہے تھے سرکار نے پوچھا۔  
جبریل ! کیوں رورہے ہو ! عرض کی ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیوں نہ روؤں قسم ہے خدا تعالیٰ کی جب سے خدائے تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا ہے میری آنکھ خوف سے خشک نہیں ہوئی کہ میں اُس کی نافرمانی نہ کر بیٹھوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس میں داخل کر دے۔

کتاب امرید میں منقول ہے جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے حضرت جبریل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

## جبریل سب سے پہلے حساب دیں گے

پیارے بہنو! قیامت کے دن سب سے پہلے حساب حضرت جبریل امین سے لیا جائے گا کیونکہ وہ خدائے تعالیٰ کے انبیاء پر اور مرسلین پر امانت دار تھے۔

حضرت خذیفہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ترازوئے حساب کے نگران بھی حضرت جبریل امین علیہ السلام ہی ہوں گے یہ بھی حضرت جبریل امین علیہ السلام کی بڑی فضیلت ہے۔

## جبریل اہل بیت کے خادم ہیں

عزیز محترم اسلامی بہنو!

حضرت جبریل امین علیہ السلام اتنے افضل ہونے کے باوجود ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں جیسی تو کبھی اہل بیت اطہار کی خدمت میں رہتے ہیں کبھی حسنین کریمین کے درزی بن کر آتے ہیں۔

اور کبھی چکی چلاتے ہیں اور جب بھی آتے ہیں تو اجازت لے کر آتے ہیں۔

﴿ کتاب الفصائل ص ۱۹۲ ﴾

بے اجازت اُن کے گھر میں جبرائیل آتے نہیں  
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہل بیت

کیا عرض کروں میں در آقا کی بلندی  
اس در کا تو دربان بھی جبریلِ امیں ہے

## میکا ئیل کہنے کی وجہ

پیاری بہنو!

آپ بارش کے اور نباتات کے نگران ہیں اور ان کو ناپتے ہیں اس  
لے آپ کو میکا ئیل کہتے میکا ئیل یعنی وزن کرنے والا ناپنے والا۔

﴿اخبار الملائکہ ص ۳۱﴾

## حضرت میکا ئیل علیہ السلام

پیاری بہنو! چند باتیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالہ سے  
عرض کیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے ایک اور مقرب فرشتے حضرت سیدنا میکا ئیل علیہ  
السلام کے بارے میں بات کروں گی۔

حضرت میکا ئیل علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نہایت مقرب فرشتوں

میں سے ہیں بلکہ درجہ کے اعتبار سے آپ کا رتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کے بعد اور باقی تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کا ذاتی نام مبارک عبید اللہ ہے اور پیدائش کے اعتبار سے آپ پہلے تخلیق ہوئے چنانچہ آپ عمر میں حضرت جبریل علیہ السلام سے بڑے ہیں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت میکائیل علیہ السلام بیت المعمور کے امام ہیں اور موزن حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں ﴿واللہ اعلم﴾

## حضور کی بارگاہ میں

پیاری بہنو!

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت جبریل اور حضرت میکائیل حاضر ہوئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مسواک فرما رہے تھے۔

آپ اپنی مسواک حضرت جبریل کو دینے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ یہ مسواک بڑے یعنی میکائیل کو دیں۔ پتہ چلا میکائیل تخلیق کے اعتبار سے حضرت جبریل سے بڑے ہیں حضرت میکائیل علیہ السلام آسمانوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر بھی ہیں اور عظمت والے فرشتوں میں ایک ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کا اسم مبارک و طائف میں استعمال ہوتا ہے آپ کے نام کی بہت برکتیں ہیں۔

## فرشتے غزوة بدر میں

پیاری بہنو !

فرشتے جنگیں نہیں کرتے لیکن غزوة بدر کے دن فرشتوں نے باقاعدہ جنگ کی اور فرشتے تین ہزار کی تعداد میں بدر کے میدان میں نازل ہوئے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے !

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ .

جب اے محبوب آپ مسلمانوں سے فرماتے

تھے کہ تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے

تین ہزار فرشتے اتار کر۔

﴿ آل عمران آیت ۱۲۴ پارہ نمبر ۴ ﴾

پتہ چلا ! غزوة بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کو تین ہزار

فرشتے آئے۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جنگ بدر کے دن

ایک ہزار حضرت میکائیل کی کمان اور ایک ہزار فرشتے اسرائیل کی کمان میں نازل ہوئے اور کفار کے ساتھ جنگ کی۔

پیاری بہنو! اس قرآنی واقعہ سے ایک درس حاصل ہوا وہ یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود بھی کفار کو ختم کر سکتا تھا اُس کی شان تو یہ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اُس نے خود اپنا اختیار استعمال نہ فرمایا بلکہ فرشتوں کو جنگ کرنے بھیجا۔

اور فرشتوں میں جبرائیل بھی ہیں اور میکائیل بھی ہیں یہ دونوں فرشتے ایسے ہیں کہ اگر پھونک ماریں تو کفار کی نسلیں تک نیست و نابود ہو جائیں لیکن فرشتے بھی اپنے اختیارات استعمال نہیں فرما رہے بلکہ عام فوجیوں کی طرح لڑ رہے ہیں اس لئے کہ فرشتوں کو بھی علم ہو جائے کہ میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت ایسی ہے کہ فرشتوں کو اپنی خصوصیات ترک کر کے وہاں حاضر ہونا پڑتا ہے۔

روایت ہے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کو لے کر میدان بدر میں آتے ہیں۔

## حضرت میکائیل کی گواہی

پیاری بہنو! حضرت مولا علی شیر خدا نے ایک مرتبہ فرمایا۔



میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرے پاس میکائیل آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ شرابی مثل بہت پرست ہے۔

یہ حدیث پاک ایسی ہے کہ جس کی سند میں حضرت میکائیل علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

پیاری بہنو!

حضرت میکائیل کے فضائل بہت زیادہ ہیں جن کے بیان کے لئے بہت وقت درکار ہیں چنانچہ آپ کا تذکرہ یہیں ختم کر کے حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کرتی ہوں۔

## حضرت اسرافیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے امور کے اعتبار سے نہایت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام جلیل القدر فرشتے ہیں۔

آپ کے پر مبارک بہت زیادہ ہیں اور پروں کی کثرت کی وجہ سے آپ کو اسرافیل یعنی پروں والا کہا جاتا ہے۔

## حضرت اسرافیلؑ کا سراپا

پیاری بہنو!

حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے قد و قامت کے اعتبار سے اتنے بڑے ہیں کہ جس صور کو آپ نے پکڑا ہوا ہے اس کی گولائی زمین و آسمان سے بھی زیادہ ہے اور آپ پھونکنے کے لئے تیار کھڑے ہیں آپ کی آنکھیں ایسے ہیں جیسے دو چمکدار ستارے ہوں۔

اور چہرہ انور بیت سے بھر پور ہے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالرحمن ہے۔

﴿فرشتوں کے حالات ص ۵۶﴾

اور ایک روایت ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب ہیں۔

## حضرت اسرافیلؑ کی آواز

حضرت ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ اللہ کے قریب کوئی نہیں ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سات پردے ہیں ان کا ایک پر مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا ساتویں آسمان میں اور ایک پر ان کے سر کے پاس ہے جب اللہ تعالیٰ

کوئی بھی حکم صادر فرماتا ہے جن لوحوں پر حکم خدا لکھا ہوتا ہے وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قریب آجاتی ہیں اور حضرت اسرافیل حکم ربی کو پڑھ لیتے ہیں پھر حضرت جبریل کو پکارتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام جواب دیتے ہیں حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز ایسی ہے جسے حضرت جبریل کے سوا کوئی فرشتہ برداشت نہیں کر سکتا۔

چنانچہ جب حضرت اسرافیل آواز دیتے ہیں تو جو فرشتے آپ کی آواز سنتا ہے تو اُس کی چیخ نکل جاتی ہے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت اسرافیل کی آواز پر ہی قیامت قائم ہوگی تو فرشتے کو یہ گمان ہو جاتا ہو کہ شاید قیامت آگئی اس لئے وہ چیختا ہو ﴿واللہ اعلم﴾

پیاری بہنو !

حضرت اسرافیل علیہ السلام کے پروں کی تعداد چار ہے ایک مشرق ایک مغرب اور ایک ساتویں آ زمین پر اور چوتھا پر جو سر کے پاس ہے اُس کو حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے بدن نورانی پر لپیٹا ہوا ہے یعنی اپنے چوتھے پر سے آپ لباس کا کام لیتے ہیں آئی ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

## عرش کاندھے پر لوح محفوظ پیشانی پر

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں سید

عائشۃ الصدیقہ سلام اللہ علیہا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔

وہاں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے حضرت عائشہ نے فرمایا! اے کعب ہمیں اسرائیل علیہ السلام کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے عرض کی! یا ام المؤمنین حضرت اسرائیل اللہ کے سب سے قریب ترین فرشتے ہیں اور عرش بھی حضرت اسرائیل کے کاندھے پر ہے اور لوح محفوظ آپ کی پیشانی مبارکہ کے اوپر ہے اللہ تعالیٰ جب بھی کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ لوح محفوظ پر تحریر ہو جاتا ہے۔

پیاری بہنو!

اسرائیل علیہ السلام کی ہیبت کی بات کوئی کیا کرے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں اسرائیل بھی ہیں اور عرش کے کونوں میں سے ایک کونہ اسرائیل کے کاندھے پر ہے اس کے پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے اور سر ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے۔

## بارگاہِ رسالت کا ادب

اندازہ کریں حضرت اسرائیل علیہ السلام کے درازی قد کا معاملہ لیکن جب بھی حضرت اسرائیل علیہ السلام نزول فرماتے ہیں خواہ غزوہ بدر میں یا سرکارِ مدینہ کی بارگاہِ اقدس میں تو صورت کو امرِ ربی کے مطابق عرش کے نیچے رکھ کر اپنے پروں کو سمیٹ کر اپنے قد و قامت کو ختم کر کے سرکار کی بارگاہ

میں حاضر ہوتے ہیں۔

ارے جس رسول کا خادم اسرائیل ہو اُس پیارے رسول کی شان و عظمت کا اندازہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

## اسرائیل کی ڈیوٹی

میری عزیز محترم اسلامی بہنو !

حضرت اسرائیل علیہ السلام کی سب سے بڑی ڈیوٹی صور پھونکنے کی ہے ایک بات سن لیں صور سینگ کی شکل کا ہے جیسے کوئی باجا ہوتا ہے صور کا رنگ سفید ہے اور یہ اتنا بڑا ہے کہ زمین و آسمان اس میں سما سکتے ہیں ارے حضرت اسرائیل پکڑے رکھتے ہیں کہ کب خدا کا حکم ہو اور کب میں صور پھونکوں صور پھونکنے سے ساری کائنات کے لوگ مرجائیں گے اور کوئی ذی روح نہیں بچے گا یعنی اس دنیا کا سب سے آخری کام حضرت اسرائیل علیہ السلام انجام دیں گے جب ساری کائنات کے لوگ وفات پا جائیں گے کوئی انسان و جانور زندہ نہ ہوگا۔

## حضرت اسرائیل کی تسبیح

پیاری بہنو ! حضرت اسرائیل کی آواز ابتداء میں نہایت رسلی اور سُریلی ہوگی جب لوگوں کے کانوں میں پڑے گی تو سب جھومنے لگیں گے

اور کیوں نہ جھومتے ہوں آپ سے زیادہ رسیلا تو فرشتوں میں کوئی بھی نہ تھا۔  
 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الملائک میں امام اوازعی کا قول نقل  
 کرتے ہیں کہ جب حضرت اسرائیل علیہ السلام تسبیح کہتے ہیں تو آسمان کا ہر  
 فرشتہ ان کی خوش الحانی کی وجہ سے تسبیح سننے کے لئے اپنی نماز روک دیتا ہے۔  
 پیاری بہنو ! لیکن جب حضرت اسرائیل علیہ السلام صور پھونکیں  
 گے تو پہلے تو ہر انسان مزے میں ہوگا لیکن جوں جوں آواز بڑھی جائے گی  
 توں توں انسانوں کا دل اس قدر پریشان ہوگا یوں محسوس ہوگا کہ کانوں کے  
 پردے بھی پھٹ جائیں گے اور دماغ بھی پھٹ جائے گا۔

اور ایسا ہی ہوگا حتیٰ کہ سب لوگ مر جائیں گے۔

پیاری بہنو ! وہ فرشتے جو سب لوگوں کی موت کا موجب بنے گا  
 بالآخر اس کو بھی موت آجائے گی۔

اور حضرت عزرائیل علیہ السلام آپ کی روح اقدس قبض فرمائیں  
 گے۔

حضرت جبریل کے بعد حساب حضرت اسرائیل علیہ السلام سے لیا  
 جائے گا کیونکہ لوح محفوظ کا سارا نظام آپ ہی کے پاس تھا۔

## پہلا سجدہ گزار

پیاری بہنو ! حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے میں پہل بھی

حضرت اسرافیل علیہ السلام نے ہی فرمائی تھی یعنی فرشتوں نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کیا اور اپنے حکم ماننے میں جلدی کرنے کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک بھی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی مبارکہ پر رقم فرما دیا۔

## حضرت عزرائیل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کے سب سے برگزیدہ فرشتے چار ہیں۔

چوتھے فرشتے حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام ہیں حضرت

عزرائیل علیہ السلام کا مقام سوچنے سے ہمارے اذہان قاصر ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام کا مشہور نام ملک الموت ہے یعنی موت

کا فرشتہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کام ہر ہر ذی روح کی روح قبض فرمانا

ہے۔

انسان جب مرتا ہے تو اُس کے جسم سے حضرت عزرائیل علیہ

السلام کے روح کھینچنے کی وجہ سے موت واقع ہوتی ہے حضرت عزرائیل کے

نائب فرشتے آپ کے ساتھ ہوتے ہیں جو دو گروہوں میں ہیں ایک رحمت

کے فرشتے دوسرے عذاب کے فرشتے چنانچہ جب ملک الموت کسی مومن کی

روح قبض فرماتے ہیں تو ان کے ساتھ رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور جب

کسی کافر کی روح قبض کرتے ہیں تو ان کے ساتھ عذاب کے فرشتے ہوتے

ہیں جو نہایت سختی سے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔

الانفال کی آیت ۵۰ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوْهُهُمْ .

اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان

نکالتے ہیں کہ مار رہے ہیں اُن کے منہ پر۔

﴿سورة الانفال آیت ۵۰﴾

## کافر کو مار پڑتی ہے

جب کافر کی جان نکالتے ہیں تو فرشتے اُس کے منہ پر اُس کی پیٹھ پر

مارتے ہیں ایک طاقتور انسان جب کمزور کو مارتے ہیں تو کیسی تکلیف ہوتی

ہے یہ وہی بتا سکتا ہے جو پٹ رہا ہو۔

اور جب فرشتے مارتے ہیں جن کی طاقت ہمارے تصور سے بھی

زیادہ ہے تو اس انسان کو کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا یہ کافروں کی جان

کنی کا عالم ہے۔

## مومن پر رحمت

پیاری بہنو ! جب مومن کی روح قبض کرنے کی باری آتی ہے



تو حضرت عزرائیل علیہ السلام رحمت کے فرشتے ساتھ لے کر آتے ہیں اور اُس مسلمان کی روح نہایت آرام سے نکالتے ہیں تاکہ اللہ کے بندے کو تکلیف نہ ہو۔

ہم دیکھتے ہیں! ہمارے سامنے ایسے لوگ مرتے ہیں کہ جب انہیں موت آتی ہے تو کسی قسم کی تکلیف کے آثار نظر نہیں آتے بلکہ بعض لوگ تو اس طرح مرتے ہیں کہ دم مرگ اُن کے چہروں پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔ اور جب اُن کا وصال ہو جاتا ہے تو اُن کا چہرہ ہشاش بشاش ہو جاتا ہے اُن کے چہروں پر نورانیت آجاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام جب روح قبض فرماتے ہیں تو ایک تو کسی قسم کا دکھ دیئے بغیر قبض فرماتے ہیں اور دوسرا جو رحمت کے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ آتے ہیں وہ مرنے والے پر رحمتیں نچھاور کرتے ہیں اور انہیں رحمتوں کی وجہ سے وصال پانے والا شخص اور بھی زیادہ حسین و جمیل ہو جاتا ہے اور کافر و گستاخ کی روح اس تکلیف سے قبض ہوتی ہے کہ اُس کا چہرہ ہی بگڑ جاتا ہے اور معاملہ یہ ہوتا ہے۔

یہ ہے میت کسی بے ادب کی  
منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

## منفرد شان و عظمت

پیاری بہنو !

حضرت عزرائیل علیہ السلام کی شان و عظمت بھی فرشتوں میں منفرد ہے آپ کی فطرت مبارکہ دوسرے فرشتوں سے مختلف ہے تمام فرشتے نرمی کے قائل ہیں لیکن حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سخت طبیعت عطا فرمائی ہے اور اسی فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام پر ایسی ڈیوٹی لگائی جو سختی میں بے مثال ہے یعنی ہر انسان کی زندگی ختم کر کے اُس کو مار دینا۔

## جبریل واپس ہو گئے

روایات میں آتا ہے !

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمانا چاہی تو پہلے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے فرمایا کہ زمین سے مٹی اٹھا کر لاؤ جب حضرت جبریل امین علیہ السلام مٹی لینے گئے تو زمین نے کہا جبریل میں آپ سے اللہ کی پناہ لیتی ہوں چنانچہ اللہ کی پناہ کا سن کر حضرت جبریل علیہ السلام لوٹ گئے۔

## میکائیل کی واپسی

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ مٹی لے کر آؤ  
حضرت میکائیل علیہ السلام بھی جب زمین سے اُٹھانے لگے تو زمین نے کہا  
آہ میکائیل مجھ سے مٹی مت اُٹھا مجھے جہنم کی ہولناکیاں نظر آرہی ہیں میں تجھ  
سے اللہ کی پناہ طلب کرتی ہوں۔

چنانچہ حضرت میکائیل علیہ السلام نے بھی جب پناہ خداوندی کی  
بات سنی تو واپس ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ  
عزرائیل تم جاؤ اور مٹی لے کر آؤ۔

## زمین کو جواب

حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام جب پہنچے تو زمین نے وہی بات  
کی کہ عزرائیل مجھے مت لے کر جاؤ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں حضرت  
عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا! اے زمین تو جس کی پناہ مجھ سے مانگ رہی  
ہے میں اسی کا بھیجا ہوا ہوں اور اسی کے حکم سے آیا ہوں۔

پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے تمام زمین سے تھوڑی تھوڑی  
خاک اکٹھی کی اور ایک طشت میں لے کر عالم بالا پر تشریف لے گئے۔

﴿ابن عساکر ابن جریرہ قصص الانبیاء ص ۱۵﴾

عزیز بہنو !

جب عزرائیل علیہ السلام نے خاک پیش کی اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا اے عزرائیل اس خاک سے خلیفہ پیدا کروں گا اور اُس کی جان قبض کرنے کے لئے بھی تجھے ہی مقرر کروں گا۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں گزارش کی ! باری تعالیٰ تیرے بندے مجھے اپنا دشمن جانیں گے اور گالیاں دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا !

اے عزرائیل پرواہ نہ کر میں اس معاملے میں تجھے اس طرح بری الذمہ بھی رکھوں گا کہ ہر ایک شخص کو اُس کی موت کا سبب بھی بنا دوں گا کوئی حادثہ کا شکار ہوگا کسی کو درد میں مبتلا کر دوں گا کسی کو پانی میں غرق کروں گا کوئی آگ میں جلے گا یعنی روح تم ہی قبض کرو گے لیکن ظاہری طور پر انسان حادثے کا شکار ہو کر مرے گا۔

پیاری بہنو !

اس طرح حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ملک الموت مقرر فرما دیا۔ ﴿یعنی موت کا فرشتہ﴾۔

# ملک الموت روزانہ آتا ہے

عزیز بہنو !

ملک الموت یعنی حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام ہر انسان کے

پاس پانچ مرتبہ روزانہ آتے ہیں۔

عزیز بہنو ! ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ موت کو یاد رکھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ملک الموت انسانوں کو روزانہ ستر مرتبہ دیکھتا ہے۔

﴿اخبار الملائک ص ۹﴾

## مومنوں پر رحمت

عزیز بہنو ! حضرت عزرائیل علیہ السلام مومنین پر رحم فرمانے

والے ہیں اور کفار پر سختی فرمانے والے ہیں احادیث متواترہ سے یہ ثابت

ہے کہ عزرائیل علیہ السلام مومنین پر نہایت نرمی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا

ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم سب کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے

آمین۔

## حضرت ابراہیم کے لئے بشارت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اجازت ہو تو یہ خوشخبری خلیل اللہ حضرت ابراہیم کو میں سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنا لیا ہے۔ چنانچہ اجازت حاصل کرنے کے بعد حضرت عزرائیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب عطا فرمایا حضرت عزرائیل نے عرض کی یا ابراہیم میں آپ کے پاس ایک خوشخبری لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! بتاؤ۔  
 عرض کی۔ یا نبی اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنا لیا ہے۔  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سنا تو نہایت مسرت کا اظہار فرمایا۔

## کفار کی روہیں کیسے قبض کرتے ہو

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت تو کفار کی روہیں کس طرح قبض کرتا ہے۔

ملک الموت نے کہا! اے ابراہیم آپ برداشت نہ کر سکیں گے۔  
فرمایا! نہیں دکھا۔

عرض کی چہرہ ادھر کریں۔

آپ نے چہرہ مبارک ادھر کر لیا۔

پھر ملک الموت نے اپنا روپ تبدیل کیا۔

## حضرت ابراہیم بیہوش ہو گئے

عزیز بہنو! یہ تو ویسے ہی رب تعالیٰ کے جلیل القدر فرشتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ جس شکل میں چاہیں آسکتے ہیں اس موضوع پر خیر واقعات بھی میں بیان کروں گی کہ فرشتے کیسے مختلف اشکال میں آتے ہیں۔

بہر حال! حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اپنی شکل مبارک تبدیل کی اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ آپ سیاہ فام آدمی کی شکل میں تھے ان کا سر آسمان سے باتیں کر رہا تھا اور منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور کانوں سے بھی آگ کے شعلے نکل رہے تھے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک لطافت و نطافت والے پیغمبر تھے چنانچہ آپ پر چند لمحات کے لئے غش طاری ہو گیا۔

اور حضرت عزرائیل علیہ السلام اپنی شکل مبارک میں تشریف لے

عزیز بہنو !

جب ملک الموت کافر کے پاس آتے ہیں تو ایسی سختی فرماتے ہیں کہ الامان والحفیظ میں نے عالم تخیل میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ کے عظیم فرشتے جب آپ کفار کی روحمیں قبض کرتے ہیں تو اتنی سختی فرماتے ہیں اور بالکل نرمی نہیں فرماتے کیا کبھی آپ کو رحم نہیں آتا۔ تو تخیل ہی میں جواب آیا کہ مجھ میں اتنی سختی ہے اور جب میں انسان کو دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کس چیز سے تخلیق فرمایا۔

اور پھر اُس پر کیسا انعام و اکرام فرمایا اُس کو کتنی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اس پر کیسے فضل و کرم فرمائے اُس کو کتنی آسانیاں دیں اس پر بوجھ کم رکھا اس کے باوجود یہ اُس خالق کائنات کا انکار کرتا ہے وہ محبوب خدا جن کے صدقے سے کائنات بنی ان کی شان و عظمت میں گستاخی کرتا ہے میرا تو دل چاہتا ہے کہ میں جتنی بھی سختی کر سکتا ہوں کروں لہذا میں کفار کی اور منکرین کی گستاخوں کی روحمیں نہایت جلال کے عالم میں نکالتا ہوں۔

پیاری بہنو !

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا۔

اے ملک الموت !

عرض کی۔ حکم یا نبی اللہ !



فرمایا! تو نے مجھے کفار کی روحیں ضبط کرنے کے وقت والی صورت

تو دکھادی۔

عرض کی۔ ہاں یا نبی اللہ!

فرمایا! اب مجھے وہ صورت دکھا کہ جس میں تو مومنین کی روحیں

قبض کرتا ہے۔

حضرت عزرائیل نے عرض کی یا خلیل اللہ آپ اپنا چہرہ مبارک

دوسری طرف فرمائیں۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنا چہرہ مبارک دوسری

طرف فرمایا اور حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک حسین نوجوان کی شکل

اختیار کئے ہوئے تشریف فرما تھے۔

ایسی من موہنی صورت کہ جس کی طرف بس دیکھتے ہی جاؤ اور

چہرے پر معصومیت سفید لباس زیب تن کئے ہوئے سامنے موجود تھے ایسی

صورت کہ جس پر چاند بھی فدا ہو رہا ہو اور آپ کے جسم اطہر سے خوشبو نہیں

پھیل رہیں تھیں۔

پیاری اسلامی بہنو!

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا تو فرمایا!

اے ملک الموت اگر کوئی مومن اپنی موت کے وقت آنکھوں کی

ٹھنڈک نہ دیکھ سکے اور عزت نہ دیکھ سکے بس تیری پیاری صورت ہی دیکھ لے

تو اس کے انعام کے لئے یہ ہی کافی ہے۔

﴿اخبار الملائک ص ۷۳﴾

میری پیاری اسلامی بہنو !

حضرت عزرائیل علیہ السلام مومنین کے لئے شفیق ہیں اور کفار و منافقین کے لئے نہایت سخت ہیں۔

## عزرائیل اور موسیٰ علیہ السلام

عزیز بہنو !

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس اللہ کے حکم سے حضرت ملک الموت تشریف لائے اور عرض کی یا موسیٰ کلیم اللہ میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے سنا تو آپ کو جلال آ گیا کیونکہ آپ صاحب جلال پیغمبر تھے ہی چنانچہ حضرت موسیٰ کا تھپڑ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کے چہرہ پر پڑا تو آپ کی آنکھ باہر نکل آئی۔

## ملک الموت بارگاہِ الہی میں

پیاری بہنو !

ملک الموت کو انبیائے کرام کے مقام و فضائل کا علم تھا اس لئے آپ

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کچھ نہ کہا اور واپس بارگاہ الہی میں حاضر ہو گئے۔

عرض کی! یا اللہ آپ نے مجھے اس شخص کے پاس بھیجا جس نے مجھے تھپڑ مارا اور میری آنکھ نکال دی ہے اللہ تعالیٰ نے ملک الموت علیہ السلام کی آنکھ درست فرمادی اور فرمایا! پھر جاؤ۔

ملک الموت لمحہ بھر کے لئے پریشان ہوئے لیکن حکم خداوندی تھا اس لئے دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آنا پڑا۔

اللہ نے فرمایا اے عزرائیل بیل لے جاؤ اور موسیٰ علیہ السلام سے کہو اے موسیٰ! اس بیل پر آپ اپنا ہاتھ پھیریں جتنے بال آپ کی ہتھیلی سے مس ہوں گے اتنے سال آپ کو موت نہیں آئے گی۔

فقل له فليضع يده على جلد ثور فله

بكل شعرة ارت يده سنة فاتاه

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! ما بعد! اُس کے بعد کیا ہوگا۔

حضرت ملک الموت نے کہا! قال الموت۔ پھر موت آئے۔

قال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا!

قالان فتسمة شمة قبض روحه

فرمایا! پھر ابھی روح قبض کرلو۔

﴿بخاری شریف﴾ ﴿اخبار الملائک ۸۱﴾

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے منہ مبارک کو سونگھا اور  
لمحے سے بھی پہلے آپ کی روح مبارک قبض کر لی۔

عزیز بہنو!

اس واقعہ سے دو مسئلے سلجھ گئے نمبر ایک کہ نور بشریت کے لبادے  
میں آئے تو اس میں عوارض بشریہ آجاتے ہیں جیسا کہ حضرت عزرائیل علیہ  
السلام کی تخلیق مبارک کہ نور سے ہوئی ہے لیکن جب آپ بشر بن کر حضرت موسیٰ  
علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو تھپتر رسید کیا تو  
ان کی آنکھ زخمی ہوگئی بات واضح ہوگئی کہ نور بشری لبادے میں آئے تو عوارض  
بشریہ اُس میں ہوتے ہیں۔

ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار انبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم بھی حقیقت میں نور ہیں۔

آج بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر نور ہوتے تو کھانا کیوں کھاتے پتہ  
چلا جس طرح ملک الموت کی حقیقت نور ہے لیکن بشر بن کر آئے تو بشری  
تقاضے بھی اُن میں آگئے اسی طرح ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم بھی نور ہیں لیکن بشری لبادے میں تشریف لائے اس لئے کھانا بھی  
کھا رہے ہیں۔

میں کہتی ہوں تم کو میرے رسول کا کھانا تو نظر آیا لیکن جبریل کی  
حدوں سے آگے لامکان پر جانا نظر نہیں آیا۔

تم کو میرے رسول کا چلنا تو نظر آیا لیکن دھوپ میں سایا نہ ہونا نظر نہیں آیا۔

صدیق کو میرے رسول کی حقیقت کا پتہ نہیں تو آج کے زندیق کو کیسے خبر ہو سکتی ہے۔

لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

﴿سورة آل عمران آیت ۶۱﴾

لوگو! میرے رسول کی تخلیق نور سے ہے اور آپ لباس بشریت میں تشریف لائے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

﴿سورة المائدہ آیت ۱۵﴾

أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

﴿سورة الکہف آیت ۱۱۰﴾

ہم حضور کو نور بھی مانتے ہیں اور بشر بھی مانتے ہیں۔

## بارگاہِ نبوت کا احترام

عزیز بہنو!

دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ بارگاہِ نبوت کا احترام بڑی چیز ہے جب حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو کہا

میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں تو حضرت موسیٰ نے طمانچہ رسید کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ آپ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بارگاہِ نبوت کے آداب سکھانا چاہتے تھے کہ تم میرے پاس تو اس طرح آگئے ہو کہیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح نہ چلے جانا چنانچہ حضرت عزرائیل علیہ السلام خبردار ہو گئے کہ کلیم اللہ تو کلیم اللہ ہیں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس کا احترام بجالانا ہے۔

پیاری بہنو! اسی لئے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت آیا تو عزرائیل علیہ السلام کو تین دن تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کا حوصلہ نہ ہوا تیسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہیں پہلے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں آپ کی اہل بیت پر سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اور پھر عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ حکم فرمائیں جو آپ کی رضا ہوگی وہی ہوگا۔

## اللہ کو ملنے کا اشتیاق ہے

پیاری بہنو!

آپ نے فرمایا! جبریل کہاں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جبریل امین کا نام لیا اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔

پیاری بہنو!

یہ کیسی بارگاہ ہے جہاں فرشتے سر جھکائے کھڑے ہیں وہ فرشتے جو رسول الملائکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قریب ترین رہنے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم بن کر کیسا فخر محسوس کرتے ہیں اور آداب بجالاتے ہیں چنانچہ جبریل حاضر ہوئے سلام عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں تو آپ نے ملک الموت سے فرمایا جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اُسے انجام دے۔

﴿طبرانی بحوالہ اخبار الملائکہ ص ۹۴﴾

## سیدہ فاطمہ کی روح اللہ نے قبض کی

پیاری بہنو!

ملک الموت نے ہر ایک کی روح قبض کی حتیٰ کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ سے اپنی شان اور بھی بڑھالی اپنے ہاتھوں کی نورانیت کو نورِ اعلیٰ بنا لیا لیکن جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا چونکہ عزت و عصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کا پردہ جس طرح انسانوں میں رہا اسی طرح فرشتوں میں بھی رہا اسی لئے تفسیر روح البیان

میں حضرت علامہ محمد اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب سیدہ کی روح مبارک رب تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے قبض فرمائی

عزیز بہنو !

یہ بھی حضرت سیدہ زہرا طیّبہ طاہرہ سیدنا فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان و عظمت ہی کی بات ہے کہ عزرائیل گذارش پیش کرتے ہیں یا اللہ سیدہ پاک کی روح مبارک میں قبض نہ کر سکوں گا کیونکہ عفتِ رسول سے مجھے حیا آتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود جناب سیدہ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

پیاری بہنو !

حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام ہر ذی روح کی روح قبض کرتے

ہیں۔

حضرت ملک الموت کے حالات اگر مفصل بیان کئے جائیں تو پوری کتاب ہی لکھی جاسکتی ہے لیکن میں انہیں الفاظ کے ساتھ یہ باب ختم کرتی ہوں کہ وہ فرشتہ جو ہر ایک انسان کی روح قبض کرتا ہے جب ہر انسان کی روح قبض ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرمائے گا کہ اب تو بھی مرجا چنانچہ ملک الموت ایک چیخ ماریں گے اور خود بھی وفات پا جائیں گے۔

﴿اخبار الملائک ص ۸۷﴾



## بارش کا فرشتہ

عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں فرشتے ایسی مخلوق ہیں جن کی عظمت اور ہیبت تمام مخلوق میں سے منفرد حیثیت کی حامل ہے اور اللہ تعالیٰ نے مختلف امور میں مختلف فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہے جو فرشتہ بارش بھیجتا ہے اُس کا نام حضرت قطر علیہ السلام ہے۔

حضرت قطر علیہ السلام اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کے بندوں کے احکام کو بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ جب ہم اللہ لی بارگاہ میں بارش کے لئے دعائیں نماز استسقا اور اذانیں دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے حضرت قطر علیہ السلام سے فرماتا ہے میرے فرشتے میرے بندے میری بارگاہ میں ہاتھ پھیلانے ہوئے ہیں ان کو بارش عطا کر دے۔

## حضور جانتے ہیں

عزیز محترم اسلامی بہنو! حضرت قطر علیہ السلام ہی بارش نازل کرتے ہیں۔

حضرت قطر علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں حدیث پاک ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک

مرتبہ ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ بادل آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

ہم سمجھے اب بارش آنے والی ہے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بارش نہیں آنے والی یہ بادل حکم خداوندی کے مطابق فرشتہ وادیٰ ایمن لے کر جا رہا ہے اُس فرشتے نے مجھے سلام کیا ہے۔

## بادلوں کا فرشتہ

عزیز بہنو! ملک قطر بارش کا فرشتہ ہے اور بادلوں اور بجلی کی کڑک کا فرشتہ حضرت رعد علیہ السلام ہیں وہ بھی بادلوں پر مسلط ہیں۔  
یوں خدمتِ انسانی میں یہ فرشتے مصروفِ عمل ہیں۔  
عزیز بہنو!

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے

آگ میں ڈالا تو ملک القطر آپ کی بارگاہ میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا یا خلیل اللہ اگر آپ حکم کریں تو میں

بارش برسا کر آگ ٹھنڈی کر دوں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! اے

قطر مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے میرا خدا  
میرے لئے کافی ہے وہ جانتا ہے میں کس حال میں  
ہوں اور اُسے علم ہے کہ میں کس حال میں رہوں گا  
مجھے جس حال میں وہ رکھے گا مجھے قبول ہے۔

﴿قصص الانبیاء ابن کثیر ص ۲۶۲﴾

## ابراہیمؑ مقامِ رضا پر تھے

پیاری بہنو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام مقامِ رضا پر فائز تھے آج ہم پر ٹھڑی سی  
مصیبت آجائے تو ہم اپنا ایمان بچ دیتے ہیں لیکن وہ خلیل اللہ علیہ السلام تھے  
جنہوں نے ملک القطر کی آفر بھی منظور نہیں فرمائی اور رضائے الہی کے لئے  
آگ میں جانا قبول کر لیا پھر اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ  
السلام نے بارش کے فرشتے سے مدد حاصل نہیں کی تو خوش ہو کر خود آگ کو حکم  
دیا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی

إِبْرَاهِيمَ .

﴿سورة الانبیاء آیت ۶۹﴾

## صحابی دربارِ رسول میں

عزیز بہنو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا ہے تھے ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ہم ہلاک ہو گئے۔

بارش نہیں ہو رہی میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کا اشارہ فرمایا تو ملک القطر حضور کی خدمت کے لئے اپنے بادل لے کر حاضر ہو گیا اور چھما چھم بارش شروع ہو گئی۔

پتہ چلا بارش کا فرشتہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے اور آپ کی خدمتِ اقدس کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

## رحمت نہیں ملتی

پیاری بہنو! ملک القطر علیہ السلام کا کام بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے اور ہماری خوراک کی بہتری کے لئے بھی ملک القطر کا امر انجام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس علاقہ کے لوگوں سے راضی نہیں ہوتا تو ملک القطر سے فرماتا ہے کہ ان لوگوں پر بارش مت برسنا کیونکہ یہ ایسے بگڑے ہیں کہ انہیں رحمت نہیں ملنی چاہیے۔

اور جب اللہ کے بندے بارگاہِ الہی میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے ہیں

اور نماز استقامت کرتے ہیں تو اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اللہ فرماتا ہے ملک القطر ان لوگوں پر رحمت کی بارش کر دے اور انہیں خوب خوب سیراب کر دے۔

## رعد تسبیح کرتا ہے

پیاری بہنو!

ملک القطر بھی انسانوں کی خدمت کے لئے مامور ہیں اور ان کے ہمراہیوں میں حضرت رعد علیہ السلام ہیں جن کی ڈیوٹی بھی بادل ہی میں ہیں اور جب بادل گرجتا ہے تو یہ رعد کی آواز ہوتی ہے اور وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ

خِيفَتِهِ .

اور رعد فرشتہ بھی اس کی تعریف کے ساتھ اس

کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

﴿سورہ الرعد آیت ۱۳﴾

عزیز بہنو! چونکہ رعد جلالی ہے اور اس کا تسبیح کرنا نہایت جلالت کے عالم میں ہوتا ہے لہذا دوسرے فرشتے بھی اس کی جلالت کے خوف سے تسبیح میں مشغول ہوتے ہیں۔

وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ .

اور ملائکہ بھی اس کے خوف اس کی تسبیح کرتے ہیں ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے کہ یہودی حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں بتائیے رعد کیا ہے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا! رعد اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے اور یہ بادلوں کا نگران ہے اس کے ہاتھ میں آگ کا کواڑ ہے اللہ کا حکم ہوتا ہے تو یہ حکم خدا کے تحت بادلوں کو لیکر جاتا ہے۔ یہودیوں نے کہا! یہ جو ہمیں آواز سنائی دیتی ہے بادلوں میں سے یہ کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ رعد فرشتے کی آواز ہے انہوں نے کہا آپ نے سچ کہا۔

## رعد کی حقیقت

عزیز بہنو!

حضرت علی المرتضیٰ جو باب مدینۃ العلم ہیں جن کے پاس عالمین کا علم موجود ہے آپ کا ارشاد گرامی ہے رعد فرشتہ ہے اور برق بھی فرشتہ ہے حضرت ابن عباس جو حضرت مولا علی کے شاگرد بھی ہیں فرماتے ہیں رعد فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے۔

اور اس کی آواز ہم سنتے ہیں اور برق نور کا کوڑا ہے جس سے وہ بادل

کو چلاتا ہے۔

اور ایک قول کے برق وہ فرشتہ ہے جو نظر آجاتا ہے یعنی آسمانی بجلی

کی شکل میں ہمیں برق نظر آتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

دوین قرآن

عظمت اہل بیت اطہار



## خُطْبَةٌ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

پیارے اسلامی بہنو! عظمت اہل بیت اطہار کے موضوع پر درس

قرآن ہوگا۔ قرآن پاک کی آیت مبارکہ پیش کرتی ہوں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا.

﴿سورة الاحزاب آیت ۳۳﴾

اے نبیؐ گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر  
آلودگی کو دور کر کے تمہیں خوب پاکیزہ کر دے۔

## یہ آیت ازواج و اولاد کے لئے

نزول آیت ہوا تو امام الانبیاء نے آواز دی علیؑ آ جاؤ بیٹی فاطمہ تم  
بھی آ جاؤ اور حسن و حسین کو بھی ساتھ لیتی آؤ۔

فد عا النبی علی و فاطمہ و الحسن و الحسین

چاروں نفوسِ قدسیہ حاضر ہو گئے امام الانبیاء نے ایک طرف  
حضرت علیؑ کو بٹھایا دوسری طرف جناب فاطمہ کو بٹھایا جناب حسن و حسین کو گود  
میں لیا اور شانِ منزل کی حاملِ کملی مقدس میں سب کو چھپا لیا اور رب عالم کی  
بارگاہ میں دعا کی۔

اللهم هولاء اهل البیتی فاذهب عنهم الرجس

ومطهرهم تطهیرا۔

یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے ہر آلودگی کو دور فرما کر خوب  
پاکیزہ فرما دے۔

آیت تطہیر حضرت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی تھی اور وہیں پر ہی  
پہ بزم نور سجائی گئی تھی ام المومنین ام سلمہ نے یہ کیف پرور اور نور بیز سماں دیکھ  
تو آگے بڑھ کر دربار رسالت میں عرض کیا۔

انا معهم یا رسول اللہ؟

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اس بزم نور میں شامل ہوں تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تالیف قلبی فرماتے ہوئے فرمایا ام سلمہ تم خیر پر ہو اور اپنے مقام پر ہو۔

یہ اہل بیت اطہار کا اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ خود پاکیزگی کا سریشٹھکیت عطا فرما رہا ہے۔

جبھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار مقامات پر اہل بیت اطہار کی فضیلت تمام مسلمانوں پر عیاں فرمائی۔

## خطبہ حجۃ الوداع

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔

یا ایہا الناس انی ترکت فیکم من ان اخذتم بہ

لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی۔

ترجمہ! اے لوگو میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز

چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ

نہ ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب ﴿قرآن پاک﴾ اور

میرے اہل بیت میری عترت ﴿گھر والے﴾

﴿جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۱۹﴾

اسلامی بہنو! یہ حدیث پاک میں نے آپ کے سامنے پیش کی

ہے اسی حدیث مبارکہ میں ہمارے آقا و مولا تاجدارِ مدینہ شاہِ دوسرا امام

الانبیاء سید الرسل ہادی عالم جان کائنات مقصود کائنات فخر موجودات حضرت

سیدنا محمد مصطفیٰ کریم و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے لوگو میں

تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرے اہل

بیت۔ اگر تم نے قرآن اور اہل بیت کا دامن نہ چھوڑا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

## وہ شخص گمراہ ہے

پیاری بہنو!

اب اگر کوئی مسلمان اہل بیت اطہار کا دامن چھوڑے اور کلمہ بھی

پڑھے تو اس حدیث پاک سے ثابت ہو گیا کہ وہ گمراہ ہے۔ اب ہم نے یہ

دیکھنا ہے کہ اہل بیت کون ہیں کیونکہ بعض منافقین کہتے ہیں کہ صرف ازواج

مطہرات ہی اہل بیت ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر متقی شخص اہل بیت

ہے۔

ہم قرآن پاک سے پوچھتے ہیں اے قرآن ہمیں بتا اہل بیت کون

ہیں؟ ارشاد خداوندی ہوا۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

ترجمہ! آپ فرمائیے میں نہیں مانگتا اس دعوتِ حق پر

کوئی معاوضہ سوائے قرابت کی محبت سے۔

﴿پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت ۲۳﴾

## شانِ نزول

آیت مودت کی شانِ نزول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں بیان فرمائی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت عطا ہوئی اور ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف ﴿خرچ و اخراجات﴾ بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدامِ آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے۔ کہ میں نے جو کچھ تمہیں دیا اس کے عوض تم سے مال طلب نہیں کرتا بلکہ اپنے قریبیوں کی مودت طلب کرتا ہوں۔

اور صحابہ کے استفسار پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبوں کی نشاندہی فرمائی کہ اہل بیت علی فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام اور ازواجِ مطہرات ہیں۔

## اہل بیت کون ہیں؟

تو میں عرض کر رہی ہوں کہ اہل بیت کون ہیں اور یہ بھی اپنی طرف سے نہیں بتاؤں گی جیسا کہ منافقین اپنی طرف سے بتاتے ہیں یا خارجیوں کی کتابوں کے حوالہ سے بتاتے ہیں بلکہ میں قرآن پاک و احادیث نبویہ سے ہی دلیل دوں گی اور میری کوئی بات حدیث شریف کے مخالف نہیں ہوگی۔  
آئیں حدیث شریف سماعت فرمائیں۔

عن سعد بن ابی وقاص قال لمانزلت هذه  
الائتہ فقل تعالوا اندع ابناءنا و ابناءکم دعا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا و  
فاطمہ و حسنا و حسینا فقال اللهم هو الاء  
اهل البیتی.

ترجمہ! حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ

اور جناب حسن و حسین علیہم السلام کو بلا کر فرمایا۔

﴿مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۸﴾ ﴿ترمذی شریف دوم صفحہ ۲۳۶﴾

﴿ریاض النضرہ دوم صفحہ ۲۳۸﴾ ﴿صوائق محرقہ سوم صفحہ ۱۰۷﴾

﴿شہید ابن شہید اول صفحہ ۲۰﴾ ﴿تفسیر خازن اول صفحہ ۱۶۳﴾

﴿تفسیر درمنثور دوم صفحہ ۳۸﴾

## اہل بیت کون کون ہیں

اللہم ہوا لاء اہل بیٹی.

اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں

عزیز اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اہل بیت کون ہیں۔ اہل بیت اطہار

جناب علی المرتضیٰ ہیں جناب سیدہ فاطمہ الزہرا اور ان کی اولاد پاک اہل

بیت اطہار ہے۔ بعض لوگ جہالت کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام بھی

اہل بیت ہیں۔ ایسے لوگ قرآن و حدیث کے مخالفین ہیں کیونکہ صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم کی جماعت اپنی جگہ شان و عظمت والی ہے لیکن صحابہ کرام اہل

بیت نہیں ہیں۔

اگر صحابہ کرام بھی اہل بیت ہوتے تو خطبہ حج الوداع میں سرکار نے

کس اجتماع سے کہا تھا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن

اور دوسرے اہل بیت۔ وہ اجتماع صحابہ کرام کا تھا اور صحابہ بھی اہل بیت

ہوتے تو ان سے کبھی بھی یہ نہ کہا جاتا کہ تم میری اہل بیت سے محبت کرو۔ معلوم ہوا صحابہ کرام کی جماعت اور ہے اہل بیت اطہار کا گھرانہ اور ہے یہ الگ بات ہے کہ اہل بیت کو شرف صحابیت بھی حاصل تھا۔

## آیت مباہلہ

آیت مباہلہ سماعت فرمائیں۔

بنی نجران کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا شرکاء و وفد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں؟

آپ نے فرمایا ہاں!

اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں یہ سن کر نجرانی عیسائی بہت غصہ میں ہے اور کہنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟

عیسائیوں کا یہ سوال کرنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۵۹ نازل فرمائی۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ  
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ جل شانہ



کے نزدیک آدم علیہ السلام کی طرح ہے بنایا مٹی سے  
پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

نجرانی وفد کے تمام اعتراضات کے جواب کے باوجود مطمئن نہ ہوا  
بلکہ اپنے باطل عقیدہ پر اڑا رہا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر حجت قائم کرنے کے  
لئے اپنے محبوب کو مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔ اور آیت نازل فرمائی۔

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَ  
نِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ  
لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ.

اے حبیب ان سے فرما دو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں  
کو بھی اور تمہارے بیٹوں کو بھی اپنی عورتوں کو بھی اور  
تمہاری عورتوں کو بھی اپنے آپ کو بھی اور تم کو بھی پھر  
مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

﴿پارہ ۳ سورہ آل عمران آیت ۶۱﴾

## مباہلہ میں چاروں نفوسِ قدسیہ

پیاری بہنو!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اہل بیت کے چاروں نفوسِ قدسیہ کو  
ساتھ لے کر اس شان سے باہر تشریف لاتے ہیں کہ آگے آگے آپ ہیں

امام عالی مقام امام حسین کو گود میں اٹھایا ہوا ہے۔

امام حسن علیہ السلام انگلی پکڑے نانا کے ساتھ جا رہے ہیں جناب فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا آپ کے پیچھے ہیں اور سب کے پیچھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آ رہے ہیں۔

کسی شان کا یہ قافلہ نور ہے اور کس قدر اہتمام ہے سیدۃ النساء العالمین خاتون قیامت جناب فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پردے کا کہ نقش قدم کو بھی پردہ دیا جا رہا ہے۔

امام الانبیاء کے نقش قدم پر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا قدم رکھتی ہیں اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر حضرت علی علیہ السلام کا قدم آتا ہے نیچے ابا جان کا نشان قدم ہے اور اس طرح سید العالمین کی صاحبزادی کا نشان قدم پوشیدہ ہو جاتا ہے جسے نہ زمین دیکھ سکے اور نہ آسماں دیکھ سکے۔

امام الانبیاء نے حضرت علی علیہ السلام اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو فرمایا جب میں دعا مانگوں تو تم آمین کہنا۔

قد احتض الحسن و اخذ بيد الحسين و فاطمة

تمشی خلفه و علیا یمشی خلفها و یقول النبی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا دعوت فآمنو.

﴿نور الابصار ص ۱۱۱﴾

جب اس قافلہ نور کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو عیسائیوں کے ایک سردار نے اٹھ کر پانے ساتھیوں سے کہا۔

اے گروہ نصاریٰ! میں جن صورتوں کو دیکھ رہا ہوں۔

اگر یہ دعا کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو وہ یقیناً اپنی

جگہ چھوڑ دے گا۔

اگر انہوں نے بد دعا کر دی تو تو کوئی عیسائی قیامت تک زمین پر

باقی نہیں رہے گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

اہل بیت اطہار اسلام کے میزبان ہیں دین کے منتظم ہیں دین کے

ہر مشکل وقت میں دین کے کام آنے والے ہیں۔ جس طرح دین کے

حامی ہیں ہمیں حکم ہے کہ ہم اہل بیت کے حامی ہوں۔

## جو اہل بیت کے حق میں بہتر ہو

پیاری بہنو!

اہل بیت اطہار کی فضیلت کے حوالہ سے اور اس موضوع پر ایک اور

حدیث پاک آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ

مسلمان کیلئے محبت اہل بیت اطہار کتنی ضروری ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا۔

خیر کم خیر کم لا ہلی من بعدی۔  
ترجمہ! تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو میرے بعد  
میری اہل بیت کے حق میں اچھا ہو۔

﴿نور الابرار﴾

معلوم ہوا جو اہل بیت اطہار کی مخالفت کرے حضور کے فرمان کے  
مطابق وہ شخص اچھا نہیں ہے چنانچہ جو لوگ آل پاک پر اعتراض کرتے ہیں  
وہ لوگ بد بخت ہیں۔

## اُمّتی کا کیا حق ہے

عزیز بہنو! ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی  
ہیں اور امتی کو حق حاصل نہیں ہے کہ نبی کے پیاروں پر اعتراض کرے۔  
آئیں گستاخ اہل بیت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک  
سماعت فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

الا و من مات علی بغض آل محمد مات  
کافرا۔

جو اہل بیت اطہار کے بغض میں مرا وہ کفر پہ مرا۔

﴿تفسیر ابن عربی دوم صفحہ ۱۲۱۲﴾

## رسول کا گھرانہ

عزیز اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہم دل و جان سے اہل بیت اطہار سے محبت کریں اور ان کی تعظیم کریں کیونکہ اہل بیت اطہار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھرانہ ہے اور یہ وہ گھرانہ ہے جس کے بارے میں اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی بھی کہتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا  
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

## قرآن حکم دیتا ہے

پیاری بہنو! اس نورانی گھرانے کی محبت کا حکم خالق کائنات قرآن پاک میں دے رہا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ اہل بیت کی تعظیم و توقیر میں کبھی کمی واقع نہ ہونے دیں۔ مولانا حسن رضا بریلوی لکھتے ہیں

قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہل بیت

## بہت سے لوگ

آج بہت سے لوگ محبت اہل بیت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کچھ تو

ایسے لوگ ہیں جو اہل بیت کی محبت بنیاد بنا کر صحابہ کرام اور ازواج مطہرات پر طعن زنی کرتے ہیں لیکن اہل بیت اطہار کے درجات میں کمی کرنے کی جسارت کرتے ہیں ایسے تمام اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹے ہیں۔ اگر اہل بیت کی سچی محبت حاصل کرنا چاہئے ہیں تو صحابہ کرام سے بھی محبت کرنا پڑے گی کیونکہ صحابہ کرام ہی نے ہمیں اہل بیت اطہار کی محبت کا طریقہ بتایا ہے۔ صحابہ ہی نے اہل بیت سے محبت کرنے کا صحیح سلیقہ سکھایا ہے۔

## ابوبکر صدیقؓ اور محبت اہل بیت

پیاری بہنو !

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کی فضیلت بیان کرنا ممکن ہی نہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح اہل بیت کی محبت میں زندگی بسر کی۔ حقیقت ہے انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پاک پر عمل کیا کہ اہل بیت سے محبت کرو۔ انہوں نے سرکار کے گھرانے کے ہر فرد کو اپنے گھر کے ہر فرد سے افضل جانا اور ان کا احترام کیا۔

## غلامی کا حق ادا کر دیا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلامی اہل بیت کا حق ادا

کر دیا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ سے فرمایا کہ جاؤ حسین سے لکھوا کر لاؤ کہ عمر ہمارا غلام ہے۔

## انبیاء اور محبت اہل بیت

پیاری اسلامی بہنو! یہ وہ اہل بیت اطہار ہیں جن کی شان و عظمت ساری کائنات میں منفرد اور اعلیٰ ہے۔ بلکہ انبیائے کرام بھی اہل بیت مصطفیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روز ازل ہی سے اہل بیت اطہار کی فضیلت اور محبت کا درس دے دیا تھا۔

چنانچہ علامہ عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نزہۃ المجالس میں لکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں تشریف لے گئے تو وہاں انہوں نے ایک نور کا قبہ دیکھا جس پر اللہ کے اسما کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ۔

حضرت سیدہ النساء فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا۔

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کے اسما لکھے

ہوئے تھے۔ ان ناموں کو حضرت آدم علیہ السلام نے یاد کر لیا اور پھر جب توبہ کیلئے دعا کی اور پختن پاک کا واسطہ ڈال کر اللہ کی بارگاہ میں گڑ گڑائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

میری پیاری بہنو! معلوم ہوا اہل بیت اطہار کا گھر انہ ابتداء ہی سے شان و عظمت کا حامل ہے۔ اب میں آپ کے سامنے اہل بیت اطہار کی خصوصیات مبارکہ جو احادیث مبارکہ میں آئی ہیں پیش کرتی ہوں تاکہ علم ہو سکے کہ اہل بیت اطہار کا مقام کیسا ارفع اور اعلیٰ ہے۔

## رجس کو دور کر دیا

پہلی خصوصیت جو میں نے پہلے بھی بتائی ہے کہ اہل بیت اطہار کو اللہ تعالیٰ نے پاک فرمایا ہے اور ان کے رجس کو دور کر دیا گیا ہے۔ تو قرآن احادیث کی رو سے اہل بیت اطہار پاک ہیں اور ان کے علاوہ کوئی نسب بھی پاکیزہ نہیں ہے۔ دوسرے نسبوں میں اچھے یا برے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن اہل بیت رسول میں کوئی بھی برا نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ عقیدہ نہ رکھے اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان تراشی کرے وہ خارجی ہے ایمان اور زندقہ ہے۔

## دوسرا خاصہ

پیاری محترم اسلامی بہنو!

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرما

ہے۔



إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

ترجمہ !

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم

بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجو۔

﴿سورة الاحزاب آیت ۵۶﴾

حکم قرآن پاک کے مطابق مومن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

درود بھیجتا رہتا ہے۔ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے

ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ تو

حضور فرماتے ہیں۔

اللهم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما

صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک

حمید مجید.

اس طرح درود بھیجا کرو کہ مجھ پر بھی اور میری آل پر بھی درود پاک

بھیجا کرو۔ ایک اور حدیث پاک میں سرور سینہ فیض گنجینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ درود نامکمل ہے جس میں میری آل پاک

شامل نہ ہو۔

پیاری بہنو!

یہ بھی اہل بیت کی خصوصیات میں ہے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درود پاک بھیجا جاتا ہے بلکہ اس وقت تک کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھے۔

## اہل بیت کی تیسری خصوصیت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

كل سبب و نسب ينقطع يوم القيامة الا نسبي

و سببی۔

قیامت کے دن تمام سبب اور نسب کٹ جائیں گے

سوائے میرے نسب اور سبب کے۔

﴿جامع الصغیر جلد دوم صفحہ ۹۳﴾

تو یہ بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کی خصوصیت ہے اور ایسی خصوصیت ہے جس پر صحابہ بھی رشک کرتے تھے جس خصوصیت کیلئے حضرت ابو بکر صدیق حسنین کی تعریفیں فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کاش میں بھی حضور کے نسب میں شامل ہوتا۔

عزیزِ اسلامی بہنو! آل اطہار کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت کے ساتھ بنایا ہے اور اس مبارک خاندان سے نجاست دور کر دی ہے۔ اس

مبارک خاندان کو نجابت عطا فرمادی ہے اس پیارے گھرانے کو سیادت عطا فرمادی ہے۔

## چوتھی خصوصیت

چوتھی خصوصیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے۔

اے لوگو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔

اللہ کی کتاب اور اپنی عمرت و اہل بیت۔

﴿مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۹﴾

اور یہی حدیث پاک ترمذی شریف میں بھی چند مختلف الفاظ کے

ساتھ نقل ہے۔

اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں

اگر تم نے ان کا دامن تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہو

گے۔ ان میں ایک کتاب اللہ ہے اور دوسری میری

عمرت و اہل بیت۔

﴿ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۲﴾

## قرآن اور اہل بیت ساتھ ساتھ

پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی آل اطہار کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اسلام عطا فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں گمراہی سے بچنے کا سلیقہ بتا دیا کہ اے مسلمانو قرآن پاک اور اہل بیت کو پکڑے رکھو تو صراطِ مستقیم رہو گے۔ تو جو لوگ قرآن پاک کی بے ادبی کا ارتکاب کرتے ہیں وہ بھی گمراہ ہیں اور جو اہل بیت اطہار پر اعتراضات کے پل باندھتے ہیں وہ بھی گمراہ ہیں۔

## اہل بیت سفینہ نوح

پیاری بہنو! ہمیں چاہئے کہ قرآن پاک اور آل پاک کا دامن کبھی نہ چھوڑیں۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گمراہی سے بچنے کیلئے ہمیں اہل بیت عطا فرمائے ہیں اور ایک حدیث پاک ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مثلاہل بیٹی کسفینہ نوح.

میری اہل بیت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو نہ ہو وہ غرق ہو گیا۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کشتی نوح صائم ہے آل نبی اس سے دوری ہلاکت کا ہے راستہ  
خارجی کے مقدر میں تھا ڈوبنا اب اسے چھوڑ دو ہاتھ ملتا رہے

## ایک اور خصوصیت

پیاری بہنو! اہل بیت اطہار کی ایک اور خصوصیت سماعت فرمائیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس کی خواہش ہے کہ اس کی موت میں تاخیر ہو جائے اور وہ خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوا تے چاہتے کہ وہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو میری آل کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرے گا اس کی عمر کٹ جائے گی اور وہ قیامت کے دن ہمارے سامنے رو سیاہ ہو کر آئے گا۔

﴿ اشرف الموبدلال محمد صفحہ ۱۲۶ ﴾

## محبت سے عمر بڑھتی ہے

پیاری بہنو! یہ بھی آل پاک کی خصوصیت ہے کہ ان کی محبت عمر بڑھاتی ہے اور حدیث پاک سے ثابت ہے کہ آل پاک سے محبت کرنے والے قیامت کے دن سر خرو ہوں گے اور اہل بیت اطہار کی مخالفت کرنے والے رو سیاہ ہوں گے۔

مودت آل احمد کی دلوں کو نور دیتی ہے

محبت آل کی مقصود کر بھر پور دیتی ہے

تو یہ بھی خاصہ ہے آل پاک کا کہ ان سے تعلق جوڑنے والے بھی  
پرنور اور خوبصورت ہو جاتے ہیں۔

## اہلبیت کی دوستی

حدیث پاک ہے۔

ومن ارادو خول الجنۃ بغیر حساب فلیحب  
اہل بیتی۔

اور جو کوئی چاہے کہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو  
تو اس کو چاہئے کہ میرے اہل بیت کو دوست رکھے۔

﴿عظمت اہل بیت صفحہ ۲۲۳﴾

## محبت اہلبیت جنت کا راستہ

عزیز اسلامی بہنو!

معلوم ہوا محبت اہل بیت جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔ اور وہی  
لوگ جنت میں داخل ہو سکتے ہیں جو اہل بیت اطہار سے محبت کریں یہ بھی  
ایک خاصہ ہے کہ اہل بیت کی محبت جنت عطا فرماتی ہے اور یہ حکم ہر امتی کیلئے  
ہے۔

## شہادت کی موت

پیاری بہنو! اہل بیت اطہار کی چھٹی خصوصیت یہ ہے! نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من مات علی حب آل محمد مات شہیدا

جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ شہید ہے

عزیز بہنو! یہ بھی محبت اہل بیت اطہار ہی کی خصوصیت ہے کہ ان

کی محبت میں مرنے والا شہید کے درجہ میں ہوگا۔

ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد بھی کرتا ہے۔ سفر کی صعوبتیں بھی

برداشت کرتا ہے۔ بھوک پیاس بھی برداشت کرتا ہے پھر اس پر تلوار و تیر کے

حملے ہوتے ہیں یا پستول سے گولی لگ جائے تو وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوتا

ہے۔ یہ بات یاد رہے ہر شہید کی شہادت قبول نہیں ہوتی۔

حدیث پاک ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہید سے دریافت

کرے گا کہ تو نے میرے لئے کیا کیا وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جان

قربان کر دی۔ اللہ فرمائے گا تو مراضرور لیکن ریاکاری میں مرا تا کہ لوگ تجھے

شہید کہیں۔

## شہادت وہ بھی ہے

پیاری اسلامی بہنو!

تو شہادت بھی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے لیکن محبت اہل بیت  
ایسا عظیم اور اچھا عمل ہے کہ اس میں عام زندگی میں مرنے والا شخص بھی  
قبولیت والی شہادت کے درجے پر فائز ہوتا ہے۔ تو یہ خاصہ ہے محبت اہل بیت  
کا۔

## دُشمنِ اہل بیت جہنمی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
والذی نفسی بیدہ لا یبغض اہل البیت رجل  
الا ادخلہ النار۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں  
میری جان ہے اہل بیت سے جو بغض رکھتا ہے اللہ  
تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

﴿احیاء البیت بفصائل اہل بیت صفحہ ۲۵﴾



## یہ بھی آل کا خاصہ ہے

پیاری بہنو!

یہ بھی آل پاک کی خصوصیت ہے کہ جو اہل بیت سے بغض رکھے اُسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنمی فرما رہے ہیں تو جو لوگ اہل بیت سے بغض و عناد رکھتے ہیں وہ غور کریں اور اپنے عقیدہ کو تبدیل کریں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر کے صحیح عقیدہ اختیار کریں۔

## بریرہ کا واقعہ

پیاری اسلامی بہنو!

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آل نبی کی ایک خادمہ تھی جس کا نام بریرہ تھا وہ ایک مرتبہ کہیں جا رہی تھی کہ راستے میں اسے ایک شخص ملا اور کہنے لگا اے بریرہ اپنے گیسوؤں کو ڈھانپ لو کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے خدا سے نہیں بچا سکتے۔

پیاری بہنو!

وہ شخص ظاہری طور پر کلمہ گو ہو گا لیکن درحقیقت منافق تھا کہ اس نے آل مصطفیٰ کی خادمہ سے یہ جملہ کہا کہ تجھے محمد نہیں بچا سکتے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آکر بات بتائی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر

مبارک اوڑھے ہوئے سرخ رخساروں کے ساتھ تشریف لائے۔

جب صحابہ نے آپ کو غضبناک حالت میں دیکھا تو عرض کی حضور آپ ہمیں حکم فرمائیں کہ کس ظالم نے آپ کو تنگ کیا ہے۔ قسم ہے اس ذات خدا کی آپ ہمیں ہمارے ماؤں باپوں اور اولاد کے بارے میں بھی جو فرمائیں گے ہم کر گزریں گے۔

## حضور کا خطبہ

حضور تشریف لائے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت جابر کہتے ہیں پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد و ثنا کے بعد ہم سے پوچھا۔ میں کون ہوں؟

ہم نے کہا! آپ رسولِ خدا ہیں،

فرمایا! ہاں مگر میں ہوں کون؟

ہم نے عرض کی! آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن

عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

## مجھے فخر نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں سید اولاد آدم ہوں اور

مجھے کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس کیلئے قیامت کے روز

زمین شق ہوگی مگر مجھے فخر نہیں۔

میں صاحبِ لوائے حمد ہوں گا مگر مجھے فخر نہیں ہے۔ میں قیامت کے دن رب کے سائے کے نیچے ہوں گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا مگر مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔

کیا ہو گیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہ دے گی؟ میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کرے گا تو اس کی شفاعت بھی سنی جائے گی حتیٰ کہ ابلیس بھی میری شفاعت کی طمع کرے گا۔

## پہلے شفاعت اہل بیت کی ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنی امت میں سب سے پہلے میں اپنی اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر قریش میں سے ان کے قریب جو ہوں گے پھر جو ان کے قریب ہوں گے پھر انصار کی پھر یمنی جو مجھ پر ایمان لائے اور پھر میرے تابع ہوئے پھر اہل عرب کی پھر عجمیوں کی جس کی شفاعت میں سب سے پہلے کروں گا وہ سب سے افضل ہوگا۔

﴿شاید المقبول صفحہ ۶۶﴾

## یہ بھی خصوصیت ہے

پیاری بہنو! یہ بھی خاصہ ہے کہ اہل بیت اطہار کی سب سے پہلے شفاعت کی جائے گی۔ آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی شفاعت سب سے پہلے کی جائے گی وہ سب سے افضل ہوگا یعنی جتنے بھی انساب ہیں ان سب سے افضل نسب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور یہی نسب ہی اہل بیت اطہار کہلاتا ہے۔

اس نسب کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائی۔

اسی نسب کا مقام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ کبھی حسنین کریمین کی فضیلت۔ کبھی جناب زہرا اور آل پاک کی فضیلت۔

## حسین رسول کے کاندھوں پر

حضور نماز پڑھ رہے ہیں جناب حسین علیہ السلام حضور کے کاندھوں پر سوار ہو گئے تو حضور نے امام حسین علیہ السلام کی محبت میں نماز میں تاخیر فرمادی۔ مولا علی کی نماز قضا ہونے لگی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی المرتضیٰ علیہ السلام کی نماز عصر کیلئے سورج واپس لوٹا دیا۔

## حضور کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہیں

جب جناب سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کیلئے حاضر ہوتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی کی تعظیم فرماتے اور کھڑے ہو کر استقبال فرماتے اور اس سے بڑھ کر شان و عظمت آل پاک کی کیا ہوگی کہ جس کی تعظیم کا حکم خود نبیوں کا سردار دے رہا ہے۔

میری عزیز بہنو! آج جاہل لوگ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کا تقابل کرواتے ہیں میرا خیال ہے ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا بے ایمان ہیں جو جان بوجھ کر لوگوں کے ایمان کو خراب کرتے ہیں کیونکہ اہل بیت اطہار کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے مقابلہ کروانا کسی صورت درست نہیں۔ جو صحابہ کرام کی عظمت اپنی جگہ ہے اور اہل بیت کی عظمت اپنی جگہ ہے۔

اہل بیت کی تعظیم کرنے کا حکم صحابہ کرام کو دیا گیا۔

اہل بیت سے حسن سلوک کرنے کا حکم صحابہ کو دیا گیا۔

اہل بیت سے بغض نہ کرنے کا حکم صحابہ کو دیا گیا۔

کیونکہ صحابہ کرام بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں میں ہی

شمار ہوتے ہیں اور سارے احکام انہیں سے ہوتے ہوئے ہم تک آئے ہیں

لہذا آل پاک کا احترام سبھی صحابہ کرام کرتے رہے۔

اہل بیت کا احترام حضرت سعد بن ابی وقاص نے کیا۔

اہل بیت کا احترام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔

اہل بیت کا احترام جناب فاروق اعظم نے کیا۔

اہل بیت کا احترام حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔

اہل بیت کا احترام جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔

اہل بیت کا احترام جناب ابوذر عفراری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔

اہل بیت کا احترام جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کیا۔

اہل بیت کا احترام حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا بلکہ

یوں کہہ دینا درست ہے کہ اہل بیت کا احترام سبھی صحابہ کرام نے کیا۔

## ہم صحابہ کو بھی مانتے ہیں

پیاری بہنو! اہل سنت صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہل بیت کے بھی

غلام ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی بے پناہ شان و عظمت ملی ہے اور

بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور کئی خصوصیات ایسی ہیں جو صرف ایک ہی صحابی

کو ملی اور دوسرے کو نہیں ملیں۔ پیاری بہنو! ہم صحابہ کرام کی فضیلت کے بھی

قائل ہیں اور اہل بیت اطہار کی فضیلت کے بھی قائل ہیں لیکن اہل بیت اطہار کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہونے کی وجہ سے جو خصوصیت حاصل ہے اُس میں کسی کو شامل نہیں کیا جاسکتا۔

## خارجیوں سے بچو

پیاری بہنو! آج کل خارجی غیر ملکی اداروں اور تنظیموں سے پیسے لے لے کر اہل بیت کرام کے خلاف بہت غلیظ لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں دنیاوی مال کے عوض اپنا ایمان کیوں تباہ کر رہے ہو اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں کی توہین کر کے جہنم جانے کا سامان کیوں کر رہے ہو۔

ہم کہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے دعویدار لوگوں کے ایمان تباہ نہ کرو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان و عظمت کو بھی مانو آپ کے اہل بیت کی عظمت کو بھی مانو آپ کی ازواج کی شان و عظمت کو بھی مانو آپ کے صحابہ کرام کی شان و عظمت کو بھی مانو۔

## اہل بیت کو اونچا مقام دو

پیاری بہنو!

آپ کے سامنے اہل بیت اطہار کی شان میں حدیث پاک پیش

کرتی ہوں۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔

اجعلوا اهل بيتي منكم مكان الراس من  
الجسد و مكان العين من الراس ولا تهتدي  
الراس الا بالعين.

میرے اہل بیت کو اپنے درمیان وہ مقام دو جو جسم میں  
سر کا اور سر میں آنکھوں کا مقام ہے اور سر آنکھوں ہی  
سے ہدایت پاتا ہے۔

﴿اشرف الموبد صفحہ ۲۸﴾

عزیز بہنو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اہل بیت اطہار کو  
مقام دینا اور ان کی خصوصیات کو ان کے مرتبے کو جاننا ان کی فضیلت کو ماننا  
عین حکم رسول پر عمل کرنا ہے۔

## اہل بیت کے لئے صدقہ نہیں

پیاری بہنو! ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں جس میں اہل  
بیت اطہار کی خصوصیت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے۔



انما ہی او ساخ الناس وانها لا تحل لمحمد  
ولال محمد.

کہ صدقہ لوگوں کی مل کچیل ہے اور یہ حلال نہیں ہے  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کیلئے۔

﴿اشرف الموبد صفحہ ۳۲﴾

## سید زکوٰۃ نہیں لے سکتا

عزیز بنو! آج ہر مسلمان صدقہ لے سکتا ہے ہر مسلمان زکوٰۃ لے  
سکتا ہے۔ مسکین سید زادہ نہ صدقہ لے سکتا ہے نہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اور یہ حکم  
ہے خدا کا اور یہ حکم ہے رسول خدا کا۔

آج بھی حدیث اور فقہ کی کتب میں جہاں صدقہ اور زکوٰۃ کا باب  
ہوتا ہے وہاں لکھا ہوتا ہے کہ اہل بیت اطہار کیلئے صدقہ زکوٰۃ جائز نہیں  
پیاری بہنو! یہ اس لئے کہ اہل بیت اطہار کو اللہ تعالیٰ نے ہر جس سے محفوظ  
فرمایا ہے زکوٰۃ و صدقات میل کچیل ہے اس لئے اس پاکیزہ خاندان کے  
افراد لوگوں کے میل کچیل نہیں کھا سکتے۔

پیاری بہنو! زکوٰۃ صدقات ہر کوئی لے سکتا ہے ہر خاندان اور ہر  
قبیلے کا فرد لے سکتا ہے۔

صدیقی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

فاروقی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

عثمانی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

غفاری زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

انصاری زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

عجمی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

عربی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

افریقی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

ملک زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

شیخ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ جٹ زکوٰۃ لے سکتا ہے غرض کہ ہر خاندان

اور ہر قبیلہ جس کا کوئی فرد غریب ہو اور اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ

ہو وہ دوسرے مسلمانوں کی طرف سے دیا گیا مال زکوٰۃ صدقہ و خیرات سے

لے سکتا ہے لیکن سیدزادہ کسی صورت صدقہ و زکوٰۃ نہیں لے سکتا اسی لئے

ہے کہ اگر کسی سیدزادے کو ضرورت ہو تو اُس کی خدمت ہدیہ دے کر

جاسکتی ہے صدقہ دے کر نہیں۔

## ایک اور خصوصیت

پیاری بہنو! ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔

کل دعاء محبوب حتی یعلیٰ علی محمد  
وآل محمد.

ہر دعا کو روک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ حضور اور آپ  
کی آل پر درود نہ پڑھا جائے۔

﴿فیض القدر جلد ۵ صفحہ ۱۹﴾

اور الصوائق المحرقہ میں ابن حجر کی رحمتہ اللہ  
علیہ حدیث پاک لکھتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جس شخص  
نے نماز پڑھی مجھ پر اور میری اہل بیت پر درود نہ پڑھا  
تو اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

﴿الصوائق المحرقہ صفحہ ۳۳۳﴾

پیاری بہنو!

معلوم ہوا کہ آل پاک کی ایسی خصوصیات ہیں جن میں کوئی بھی  
دوسرا شامل نہیں۔

اہل بیت کی فضیلت مسلم ہے اور ان سے محبت کرنے کا حکم اللہ دے  
رہا ہے رسول اللہ دے رہے ہیں۔

حدیث پاک ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

خیر کم خیر کم لا ہلی من بعدی.

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل  
بیت کے حق میں اچھا ہو۔

﴿نور الابصار صفحہ ۱۱۱﴾

## آل سے محبت کرنا فرض ہے

پیاری اسلامی بہنو! میں نے آپ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ  
وآلہ وسلم کی متعدد احادیث طیبہ پیش کیں جن سے پتہ چلا کہ آل پاک  
سے محبت کرنا فرض ہے اور ایمان کا جزو ہے جو آل پاک سے محبت کرے گا  
ان جنت کا حقدار ہو سکتا ہے اور جو ان سے بغض و عناد رکھے گا وہ قطعاً جہنمی  
ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو اور ہر مسلمان مرد و عورت کو سرکارِ دو عالم صلی  
علیہ وآلہ وسلم سے اور ان کی آل پاک سے سچی محبت و مودت کرنے کی  
نیق عطا فرمائے آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین

دو سو قرآن  
مطالعین کا انجم

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ .

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## ہر چیز کا جوڑا بنایا

میری محترم اسلامی ماؤں اور بہنو!

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا بنایا پرندے، جانور، انسان۔

رات بنائی تو ساتھ دن بنایا۔

نار بنائی تو ساتھ نور بنایا۔

گرمی بنائی تو ساتھ سردی بنائی۔

حق بنایا ساتھ باطل بھی بنا دیا۔

ہر چیز کا جوڑا ہے ہم اگر نسل انسانی پر غور کریں تو مرد ہے اُس کا جوڑا

عورت ہے میل ہے اور فی میل ہے۔

اگر ہم ریسرچ کریں تو ہمیں ایک تیسری قوم بھی نظر آتی ہے جو ہے

تو انسان میں نہ وہ مرد ہیں اور نہ ہی عورتیں جنہیں مخنث کہتے ہیں۔

جب جوڑا جوڑا تھا تو درمیان میں تیسری نسل بنانے کی ضرورت

کیوں پیش آئی اس لئے تاکہ تمہیں پہچان میں دقت ہو ساخت عورتوں کی

طرح ہے مگر عورت نہیں ہے ساخت مردوں کی طرح ہے؟ مرد نہیں ہے۔

جوڑے کے درمیان کی قسم بنائی گئی ہے اور اس کہ تمہیں پہچان میں

دقت ہو پریشانی ہو تم تجسس میں رہو اور ان سے بچو کہ یہ تمہارا ہے، لئے نہیں

بنائے گئے اظہار قدرت کے لئے بنائے گئے ہیں ان کو اور اشد ضرور دو لیکن

انہیں علیحدہ رکھو قرآن پاک میں ایک اور بھی جوڑا ذکر ملتا ہے جس کے

درمیان میں بھی ایک تیسری شے رکھی گئی ہے۔

نمبر 1 ایمان

نمبر 2 کفر

نمبر 3 منافقت۔

ایمان اور کفر کے بارے میں تو آپ جانتی ہیں آج منافقت پر  
درس قرآن ہوگا۔

## منافق کون ہوتا ہے

قرآن پاک میں کئی ایک مقامات پر منافقین کا ذکر کیا گیا ہے۔  
پہلے میں منافق کی تعریف کرتی ہوں کہ منافق کون ہیں اور منافقت  
کسے کہتے ہیں۔

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۸ میں ارشاد ہوتا ہے !

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ .

اور کچھ لوگ کہتے ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ .

کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ .

وہ ایمان والے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ گویہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں  
لیکن اس کے باوجود ایمان والے نہیں ہیں۔

آپ بتائیں اگر کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور اقرار کرے میں  
اللہ پر ایمان لے آیا ہوں تو کہیں گے کہ یہ ایمان والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرما



ہے کہ یہ ایمان والا نہیں ہے۔

اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کا بھی ذکر فرمایا اور ان پر ہونے والے انعام کے بارے میں واضح فرمایا پھر کفار کے بارے میں فرمایا کہ ”اے محبوب انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ ایمان نہیں لانے والے۔“ اس کے بعد فرمایا ! کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے لیکن وہ بے ایمان ہیں یہ تیسری کیٹگری ہے جو اللہ تعالیٰ نے متعین فرمائی ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی پہچان کیسے کی جائے کہ یہ منافق ہیں کیونکہ ظاہری طور پر تو یہ اعلان کر رہے ہیں اور باطن کو رب تعالیٰ جانتا ہے اب ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ ہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں مومنین سے فرما رہا ہے !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا .

اے ایمان والو ! تم میرے محبوب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجو۔

﴿سورة الاحزاب آیت ۵۶﴾

اور مومنین و مومنات اللہ کے اس فرمان مقدس پر عمل پیرا ہوتے

ہوئے حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھی بھیجتے ہیں اور سلام

بھی۔ اور منافقین اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل نہیں کرتے بلکہ دُرُودِ اور سلام سے روکتے ہیں اور دُرُودِ اور سلام پڑھنے والے کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں۔

## منافق کی پہچان

پیاری بہنو! منافقین کی پہچان کے لئے دوسری آیت سماعت فرمائیں!

یہ لوگ منافق ہیں تو منافق کی پہچان کے لئے ہمیں قرآن پاک کی آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین مقدسہ سے مدد مل سکتی ہے منافقین ظاہری طور پر تو مسلمان ہی نظر آتے ہیں اور اعمال میں بھی ان کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔

کہ ظاہراً تو گمان نہیں ہوتا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں منافق کہا گیا ہے لیکن درحقیقت یہ وہی لوگ ہیں اور ان کی پہچان کے مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو ان میں یہ ہوتی ہے کہ یہ توحید کی بات بہت کرتے ہیں اور ہر بات میں انہیں شرک ہی شرک نظر آتا ہے نماز اور روزہ پر بہت زور دیتے ہیں تبلیغ کے لئے بہت کوشش کرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہوتے ہیں ان کے سامنے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا جائے تو انہیں توحید خداوندی یاد

آجاتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے مقابلہ میں شرک و بدعت کی گردان شروع ہو جاتی ہے۔

پیاری بہنو ! ان منافقین کے چہرے بے رونق ہوتے ہیں ان کے ماتھے کے محراب کونہ دیکھو ان کی اونچی شلواری کونہ دیکھو، ان کی توحید پرستی کونہ دیکھو۔

ان کی تبلیغ کونہ دیکھو۔

ان کی نمازوں کونہ دیکھو۔

ان کے حج و عمرہ کونہ دیکھو۔

دیکھنا ہے اور پرکھنا ہے تو ان کو عشقِ رسول سے پرکھو، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر ان کے ماتھے پر بل پڑیں تو سمجھ جاؤ کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا سینہ خالی ہے یہ اللہ پر ایمان لانے کی بات کرتے ہیں اور قیامت کی سختیوں پر بہت بات کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا ہے۔

مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ .

یہ کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر ایمان لائے۔

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ .

لیکن یہ مومن نہیں ہیں۔

# مومن کی پہچان

پیاری بہنو !

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کا حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کا اظہار فرمایا ہے۔

مومن کی پہچان یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو احکامات ارشاد فرمائے ہیں ان کو دل و جان سے بجالاتا ہے۔

اس حوالہ سے میں آپ کے سامنے چند آیات پیش کرتی ہوں۔

سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے !

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ .

اے محبوب یہ لوگ اس وقت تک مومن نہ ہوں

گے جب تک تمہیں اپنے معاملات میں حاکم نہ

بنائیں۔

﴿سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۶۵﴾

سورۃ الانفال میں ارشاد ہوتا ہے !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ

وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ .

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر  
حاضر ہو جاؤ۔

﴿پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲۴﴾

سورۃ النور جو چوبیسویں سورۃ ہے پارہ نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے !

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ

بَعْضِكُمْ بَعْضًا .

رسول اللہ کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس

میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

﴿سورۃ النور آیت ۶۳﴾

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

عزت اللہ کے لئے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

اور پارہ نمبر ۲۲ کی سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ

أَمْرِهِمْ .

نہ کسی مومن اور مومنہ کو حق پہنچتا ہے کہ جب

اللہ اور رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ میں  
کچھ اختیار رہے۔

یعنی جب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہو جائے تو  
محکوم کو اپنے بارے میں اپنا کچھ اختیار نہیں رہتا اگر وہ مومن ہے۔

اس سورۃ کی آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ہوتا ہے !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ .

﴿سورۃ الاحزاب ۵۳﴾

اے ایمان والو ! نبی کے گھروں میں اُس

وقت تک نہ جاؤ جب تک تمہیں نبیؐ حکم نہ دیں۔

سورۃ الحجرات جس کا قرآن پاک کی ترتیب میں اُنچاسواں نمبر ہے

اس کی پہلی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب فرما رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا .

اے ایمان والو۔

لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ .

اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو۔

﴿یعنی پیچھے پیچھے رہو۔﴾

اس سے اگلی آیت مبارکہ میں پھر ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا .

اے ایمان والو۔

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ .

اپنی آواز اونچی نہ کرو میرے نبی کی آواز سے۔

وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ .

﴿سورة الحجرات آیت ۲﴾

اور ان کے حضور چلا چلا کر بات نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے

کے سامنے چلاتے کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر

بھی نہ ہو۔

یعنی نہایت آہستگی سے گفتگو کرو یہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس کے احترام کا سبق دے رہا ہے سورة البقرہ کی آیت

نمبر ۱۰۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا

انظُرْنَا وَاسْمَعُوا .

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو بلکہ یوں عرض کرو

حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو۔

﴿سورة البقرہ آیت نمبر ۱۰۴﴾

پیاری بہنو ! میں نے ترجمہ کے ساتھ چند آیات پیش کیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو احکام صادر فرمائے ہیں۔  
 انہیں آیات کو پیمانہ بنا کر آپ اندازہ کر سکتی ہیں کہ کونسے لوگ ہیں جو ان آیات مقدسہ پر عمل کرتے ہیں اور وہ لوگ کونسے ہیں جو ان پر عمل نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

میرے محبوب پر صلوٰۃ اور سلام پڑھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

میرے محبوب کو اپنا حاکم مانو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

میرے محبوب کے بلانے پر فوراً بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

میرے رسول کو ایسے نہ پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

کسی مرد اور عورت جو مسلمان ہوں جب اُن کے لئے رسول کوئی

حکم فرمادیں تو انہیں اپنے کسی معاملہ میں اختیار نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

میرے محبوب کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہ ہو۔



اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

میرے رسول کے آگے مت چلو بلکہ پیچھے رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

اپنی آواز کو میرے نبی کی آواز سے اونچا مت کرو اور چلا چلا کر بات

مت کرو۔

اور رب تعالیٰ نے ہی ارشاد فرمایا !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا

﴿سورة البقرہ آیت نمبر ۱۰۴﴾

اے ایمان والو! لفظ راعنا مت کہو بلکہ یہ کہو کہ یا رسول اللہ ہم پر نظر

کرم کریں۔

## ایمان والا کون ہے

پیاری بہنو !

ایمان والا وہ ہے جو بارگاہ رسالت کا ادب کرتا ہے اور وہ منافق وہ ہے جو

بارگاہ مصطفیٰ کا احترام نہیں کرتا۔

دیکھ لیں کون مدینہ طیبہ کا احترام کرتا ہے۔

کون حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم مانتا ہے۔

کون حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آج بھی حاکم مانتا ہے اور کون

نہیں مانتا حاکم مُردہ ہو سکتا ہے؟ نہیں کون ہے جو کہتا ہے  
نبی کریمؐ میں مل گئے۔

﴿تقویۃ الایمان ص ۷۴﴾

کون کہتا ہے یا رسول اللہ انظر حالنا اور کون کہتا ہے یہ کہنا  
شُرک ہے۔

پیاری بہنو!

قرآن پاک نے ہمیں پیمانہ دے دیا منافق اور مومن کی پہچان کا۔  
منافق کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت سن کر  
خوش نہیں ہوتا بلکہ اہانت کر کے خوش ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد  
فرمادیا یہ لوگ منافق ہیں اور محبوب ان سے جنگ کرو۔

سورۃ التوبہ پارہ ۱۰ سورۃ نمبر ۹ آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہوتا ہے!

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ .

اے محبوب جہاد فرماؤ کافروں سے اور منافقوں سے اللہ نے صرف  
کافروں ہی سے جہاد کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ منافقین کے ساتھ بھی جنگ  
کرنے کا حکم دیا۔

آگے ارشاد ہوتا ہے!

وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ .

اور ان پر سختی کرو۔

وَمَا وَاهُمْ جَهَنَّمَ .

اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

یہ ہے منافقین کے ساتھ برتاؤ کرنے کا حکم۔

پیاری بہنو !

منافقین ظاہری طور پر کلمہ بھی پڑھتے ہیں مسلمان ہونے کے دعویدار

بھی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار بھی کرتے ہیں لیکن

اپنے دل میں نبی علیہ السلام سے عداوت رکھتے ہیں۔

اپنے دل میں کدورت رکھتے ہیں۔

اپنے دل میں نفرت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر مجرم کو بخش سکتا ہے لیکن

منافق کو نہیں بخشے گا کیونکہ نفاق ایک ناقابلِ معافی جرم ہے۔

آئیں ایک منافق کی بات سنیں۔

ذوالخویصرہ تمیمی منافقین کا سردار منافق تھا اس کا نام حرقوص تھا

بخاری مسلم کی روایت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخو

یصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! تجھے خرابی ہو میں عدل نہیں

کروں گا تو کون کرے گا ؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالخویصرہ منافق کی زبان  
 درازی دیکھ کر جلال آگیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں  
 عرض کی یا رسول اللہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسے قتل کر دوں  
 حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں اسے چھوڑ  
 دو اس کے ہمراہ ہی یعنی اس جیسے منافق اپنے آئیں گے کہ تم ﴿یعنی  
 مسلمان﴾ ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں اور ان کے روزوں  
 سے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے یعنی جب وہ قرآن پڑھیں گے تو قرآن ان  
 کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے  
 جیسے تیر شکار سے۔

﴿تفسیر خازن ص ۳۵۲﴾

اس منافق کی تردید میں رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں آیت نازل  
 فرمادی۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ .

﴿سورة التوبة آیت ۵۸﴾

اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے پر تم پر طعن کرتا ہے۔

پیارے بہنو !

منافقین کا کردار سامنے آگیا منافق وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی تقسیم پر اعتراض کرتا ہے اور مومن وہ ہے جو حضور کی تقسیم پر خوش

ہوتا ہے۔

اب غور فرمائیں! پتہ چلا حضور کی تقسیم پر اعتراض کرنا منافقین کا

کام ہے۔

## حضور قاسم ہیں

آپ کے سامنے حدیث پاک پیش کرتی ہوں۔

پیارے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا!

واللہ يعطى انما انا قاسم .

بے شک مجھے اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

ایک اور حدیث پاک۔

يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال

الذهب .

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۱﴾

اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

معلوم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب اختیار ہیں اور آپ کو

اللہ تعالیٰ نے خزانے عطا فرمائے ہیں اور آپ ان خزانوں کے قاسم ہیں لیکن

منافق آپ کی تقسیم کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ آپ کی تقسیم پر اعتراض بھی

کرتے ہیں اور آپ کے اختیارات کا انکار بھی کرتے ہیں اور تقویۃ الایمان میں رئیس المنافقین اسماعیل دہلوی کہتا ہے۔

جس کا نام محمد یا علی ہے اُسے کسی چیز کا اختیار نہیں۔

﴿تقویۃ الایمان ص ۷۳﴾

تو پتہ چلا کہ منافقین کا کام ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کا انکار کرنا ہے یہ منافق کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور قرآن کہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے قبلہ بھی بدل جاتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے !

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ .

﴿سورة البقرة آیت ۱۴۲﴾

منافق کہتے ہیں حضور علیہ السلام اللہ کے بس بندے ہیں۔

﴿تقویۃ الایمان ص ۹۳﴾

اور قرآن کہتا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کی جانوں کے بھی مالک ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے !

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ .

﴿سورة الاحزاب آیت ۶﴾

منافق کہتے ہیں حضور ہمارے بڑے بھائی ہیں۔

﴿تقویۃ الایمان ص ۹۳﴾

اور قرآن کہتا ہے !

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ .

﴿سورۃ النور آیت ۶۳﴾۔

محبوب کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس

میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

منافق کہتے ہیں۔

حضور کا خیال آجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

﴿صراط مستقیم ص ۱۵۸﴾

اور اللہ فرماتا ہے نماز اس وقت تک قبول ہی نہیں ہوتی نماز اس

وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

پاک نہ پڑھا جائے۔

اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد .

منافق کہتے ہیں حضور کا علم مخصوص تھا محدود تھا اور ان کا علم جانوروں

کے علم کی طرح ہے

اشرف تھا نوی لکھتا ہے۔

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا

علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر بچہ مجنون پاگل بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

﴿حفظ الایمان ص ۱۲﴾

پتہ چلا منافقین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک کو بھی نہیں مانتے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف پر منافقین اکثر طعن و تشنیع کرتے رہتے تھے اور آپ کے علم شریف کا مذاق اڑاتے تھے اور لوگوں سے بکتے تھے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب رہتے ہیں اگر ان کو ہمارے نفاق کا علم ہو تو ہمیں باہر نہ نکال دیں۔

﴿علم خیر الانام ص ۹۷﴾

پتہ چلا منافقین حضور نبی کائنات تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے منکر تھے۔

حدیث پاک سماعت فرمائیں !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میری امت مٹی کی شکل میں تھی اس وقت وہ میرے سامنے صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئیں اور میں نے جان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا پس جب یہ خبر کو پہنچی تو انہوں نے برائے استہزاد اور مذاق کے کہا کہ محمد صلی



اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کی جو  
لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے کہ کون ان میں ایمان  
لائے گا اور کون کفر کرے گا باوجود کہ ہم ان کے ساتھ  
ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے۔

پیاری بہنو !

پتہ چلا کہ منافقین کا عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس  
علم غیب نہیں۔

جبکہ قرآن کی آیت ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٌ .

﴿سورة التکویر آیت ۲۲﴾

منافقین کا عقیدہ ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

﴿مولوی رشید احمد کنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۶﴾

اور قرآن کہتا ہے !

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿۲۶﴾

إِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ .

﴿سورة الجن آیت ۲۶﴾

غیب کا جاننے والا یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو علم غیب نہیں

دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یعنی اپنے رسول کو علم غیب دیتا ہے اور منافقین حضور کے علم غیب کو نہیں مانتے اب ہم قرآن پاک کی بات مانیں یا منافقین کی یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

پیاری بہنو !

منافقین کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہمارے نفاق کے متعلق جانتے ہوتے تو نکال نہ دیتے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی یہ گفتگو سنی تو ان کو ظاہر فرما دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن

خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دورانِ خطبہ آپ نے ایک

شخص کو فرمایا او فلاں بن فلاں اٹھ اور مسجد سے دفع

ہو جا تو منافق ہے۔

حتیٰ کہ تمام منافقین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے مسجد نبوی شریف سے نکال باہر کیا۔

پیاری بہنو ! میرے ذہن میں خیال آیا اگر کسی کو اپنے گھر سے رسوا

کر کے نکال دیا جائے تو وہ دوبارہ وہاں نہیں آتا۔

اگر میرے گھر میں کوئی عورت آئے میں اُسے کہوں تو دفع ہو جا تو وہ

دوبارہ میرے گھر میں آئے گی؟ نہیں تو بات آشکار ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقین کو رسوا کر کے مسجد نبوی شریف سے نکال باہر کیا تب سے منافقین مسجد نبوی شریف میں نہیں جاتے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ کعبے میں حج کر کے واپس آ جانا چاہیے مسجد نبوی شریف میں جانا جائز ہے۔

پیاری بہنو! آج کل وہابی دیوبندی مبلغات گلی گلی انہیں غلط عقائد کا پرچار کر رہی ہیں جو عقائد منافقین کے تھے۔ میری بھولی بھالی بہنیں ان کی غلط سلسلہ باتوں کو سن کر اپنے عقائد خراب کر رہی ہیں میں گزارش کروں گی کہ ان کی میٹھی میٹھی زہریلی محفلوں میں جو درس قرآن کے نام پر جگہ جگہ ہو رہی ہیں ان میں جانے سے پرہیز کیا کریں اور ایسی محافل میں جایا کریں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا بیان ہو حضور کی نعت خوانی ہو رہی ہو حضور کے معجزات بیان ہو رہے ہوں۔

پیاری بہنو! اب میں ان لوگوں کے ظالمانہ عقائد آپ کے سامنے پیش کروں گی تاکہ آپ کو بھی اندازہ ہو جائے کہ ان لوگوں کی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستگی کیسی ہے اور یہ کیسے مسلمان ہیں۔

مولوی محمد بن عبدالوہاب نجدی جس کے پیروکار وہابی یا اہلحدیث کہلاتے ہیں وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے روضہ رسول شرک کا گڑھ ہے اور اگر ہمیں طاقت حاصل ہوگئی تو ہم یہ گرا دیں گے ﴿معاذ اللہ﴾

پتہ چلا :- منافقین جب سے مسجد نبوی شریف سے نکلے ہیں اُس وقت سے مسجد نبوی سے نفرت کرتے ہیں اور صحابہ کرام کے ماننے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام مسجد نبوی شریف کا بھی احترام کرتے ہیں اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی احترام کرتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ تو یہ ہے !

ہے افضل تے اعلیٰ محمد دا روضہ  
ہے عرشوں وی بالا محمد دا روضہ  
جھکے رہندے سجدے سچ دل عاشقاں دے  
ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ  
حضور علیہ السلام کے روضہ انور کا احترام کرتا ہے تو سنی کرتا ہے،  
شیعہ کہتا ہے وہاں صدیق و فاروق کیوں ہیں وہابی نجدی دیوبندی کہتے ہیں  
وہاں رسول کیوں ہیں اور قرآن آواز دیتا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ .

اے لوگو !

جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر لو تو معافی کے لئے

میرے محبوب کے دربارِ اقدس پر حاضر ہو جاؤ۔

﴿سورة النساء آیت ۶۴﴾

پیاری بہنو ! منافقین کا کردار اب سامنے آ گیا ہے میں پھر ایک

مرتبہ ان کا کردار عرض کرتی ہوں۔ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
دل سے ایمان نہیں لائے۔

منافق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پر اعتراض کرتے  
ہیں۔ منافق حضور کو اپنی مثل سمجھتے ہیں۔

منافق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات کرتے ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان منافقین سے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

سورۃ تحریم میں ارشاد ہوتا ہے !

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

عَلَيْهِمْ .

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں اور منافقوں

سے جہاد فرماؤ اور ان پر بہت زیادہ سختی فرماؤ۔

﴿سورۃ التحریم آیت ۹﴾

پتہ چلا منافقین کے بارے میں سختی ہے منافقین کے بارے میں

پانچویں پارے کی سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے۔

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا .

اے رسول بشارت دیں منافقین کو کہ ان کے لئے درد

ناک عذاب ہے۔

﴿پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۳۸﴾

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ .

بیشک منافقین اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

﴿سورة النساء آیت ۱۴۲﴾

آیت نمبر ۱۴۵ میں منافقین کی جگہ کے انتخاب کا ذکر کرتا ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ  
النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا .

بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے

طبقہ میں ہیں تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہیں۔

﴿سورة النساء آیت ۱۴۵﴾

پیاری بہنو !

منافقین کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں یہ معاملہ ہے اللہ تعالیٰ

منافقین سے محفوظ رکھے۔

آئیں قرآن پاک کی تلاوت کریں۔

سورة التوبة میں ارشاد ہوتا ہے !

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ

يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ

وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ

الْمُنْفِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ .

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں۔

﴿پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۶۷﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منافق بھلائی سے منع کرتے ہیں اور برائی کا حکم دیتے ہیں۔  
آج دیکھ لیں۔

میلا دمنانا بھلائی کا کام ہے یا برائی کا۔

ایصال ثواب کرنا بھلائی کا کام ہے یا برائی کا۔

حضور کی تعریف و توصیف میں وقت گزارنا بھلائی کا کام ہے یا

برائی کا۔

قرآن پاک کی تلاوت کرنا بھلائی کا کام ہے یا برائی کا۔

نیک اعمال کرنا بھلائی کا کام ہے یا برائی کا۔

اور آج منافقین ان تمام بھلائیوں سے منع کرتے ہیں یا نہیں؟

اور برائی کا حکم دیتے ہیں کہتے ہیں میلا دنہ کرو کبھی ان سے یہ نہیں سنا

کہ انہوں نے میلا د پاک کرنے کا حکم دیا ہو ان منافقوں نے حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں وقت گزارا ہو۔

بھلائی والا گروہ صحابہ کرام کا ہے اور صحابہ کرام یا محمد کہتے ہیں یا رسول اللہ کہتے ہیں اور یہ منافق کہتے ہیں۔

”یا رسول اللہ کہنا شرک ہے“

﴿فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۸﴾

پتہ چلا منافقین بھلائی سے روکتے ہیں اور برائی کا حکم دیتے ہیں کہتے ہیں نبی کا علم جانوروں جیسا مانو۔

کہتے ہیں شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زائد ہے اور یہ اسی منافق گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد سے نکالا تھا۔

## منافقین کی مسجد

پیاری بہنو! پھر ان منافقین نے بھی ایک مسجد بنائی۔

انہیں منافقین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا انکار کرتے تھے جب انہوں نے مسجد بنائی تو بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے قرآن پاک نے اس بات کو بیان فرمایا۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا

وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ



وَرَسُوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيُخْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى  
 اور وہ جنہوں منافقوں نے مسجد بنائی نقصان  
 پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ  
 ڈالنے اور اس انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور رسول کا  
 مخالف ہے وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو  
 بھلائی چاہی تھی۔

﴿سورة التوبة آیت ۱۰۷﴾

## منافقین کی شرارت

پیاری بہنو ! ان منافقین نے اس لئے مسجد بنائی تھی کہ وہاں سے  
 پلاننگ کر کے مسجد قبا کو نقصان پہنچایا جائے۔

جب یہ مسجد بنائی تو عذر یہ پیش کیا کہ ضعیف اور ناتواں لوگ جو زیادہ  
 فاصلہ چل نہیں سکتے وہ قریب ہی اس مسجد میں نماز ادا کریں گے لہذا سب  
 مسلمان خاموش ہو گئے۔

پھر وہ منافق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر  
 ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے مسجد بنائی ہے آپ بھی  
 وہاں تشریف لائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اس وقت ہم غزوہ

تبوک میں تشریف لے جا رہے ہیں اگر اللہ کو منظور ہو تو واپسی پر ہم تمہاری مسجد میں آئیں گے یعنی درپردہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی مسجد میں جانے سے انکار کر دیا کیونکہ اگر آپ نے جانا ہوتا تو فوراً تیار ہو جاتے۔  
لیکن آپ نے اللہ کی مشیت پر ڈال کے انہیں ٹال دیا اور خود غزوہ میں تشریف لے گئے۔

## منافقین کی پلاننگ

پیاری بہنو!

مسجد ضرار جس کا ذکر قرآن پاک کی نوویں سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۷ میں ہے اس لئے بنائی گئی کہ اس میں بیٹھ کر ہم پلاننگ کر کے مسجد قبا کو نقصان پہنچائیں گے اور اسلام کو بڑھنے سے روکیں گے مسلمانوں کے خلاف مشن چلائیں گے۔

پیاری بہنو! آج بھی اسی ماٹو پر منافق لوگ مساجد بناتے ہیں جن میں بیٹھ کر یہ نام نہاد مسلمان مساجد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور مساجد میں بم دھماکے کرواتے ہیں فتنہ انگیزی کرتے ہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کرتے ہیں غلط لٹریچر چھاپ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں درس قرآن کے نام پر لوگوں کے عقائد خراب کئے جا رہے ہیں یہ لوگ جہاد کے نام پر قوم سے روپیہ وصول کر کے اس روپے سے

اسلحہ خرید کر مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں۔

یہ لوگ منافقین ہیں جو وقت پڑنے پر اپنے آپ کو سنی حنفی بھی کہلاتے ہیں اور محافل میلاد میں بھی شرکت کر لیتے ہیں اور درباروں پر حاضری بھی دے لیتے ہیں لیکن ان کا مشن اسلام کو کمزور کرنا ہے یہ اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس جماعت نے مسجد ضرار بنائی تھی اور وہی پلان کرتے ہیں جو پلان اُس وقت کے منافقین نے کیا تھا۔

## منافقین کی دعوت

پیاری بہنو !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو ان منافقین نے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں آنے کی دعوت دی۔

پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے فرمان کے منتظر تھے چنانچہ اُس وقت آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اے محبوب آپ اس مسجد میں تشریف نہ لے جائیں یہ مسلمانوں کے خلاف مشن کے لئے بنائی گئی ہے آپ اس میں نہ جائیں اگر آپ چلے گئے تو پھر ہر شخص یہ سوچ کر بعد میں بھی منافقین کی مسجد میں چلے جائیں گے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی مسجد میں جاسکتے ہیں تو ہم بھی جائیں گے۔

## مسجد گرانے کا حکم

پیاری بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع فرمادیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان منافقین کی بنائی ہوئی مسجد کو گرا دینے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گئے اور انہوں نے وہ مسجد ضرار گرا دی بلکہ بعض عاشقان رسول نے اُسے آگ لگا دی چنانچہ وہ مسجد جل کر راکھ ہو گئی اور منافقوں کے ارادے نیست و نابود ہو گئے۔

پیاری اسلامی بہنو!

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک سے منافقین کا کردار پیش کیا ہے آئیں ایک اور آیت کریمہ سماعت فرمائیں۔

۲۸ ویں سورۃ الفتح پارہ نمبر ۲۶ میں ارشاد ہوتا ہے!

وَيُعَذِّبُ الْمُنْفِقِينَ وَالْمُنْفِقَاتِ

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ

السُّوءِ عَلَيْهِمْ ذَاتِرَةُ السُّوءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

وَلَعْنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ.

﴿سورۃ الفتح آیت ۶﴾

اور اللہ عذاب دے منافق مردوں کو اور منافق

عورتوں کو مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر گمان رکھتے ہیں انہیں پر بُری گردش ہے اور اللہ نے ان منافقوں اور مشرکوں پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار فرمائی۔

پیاری بہنو !

معلوم ہوا منافق اللہ کے نزدیک نہایت بری جماعت ہے اور اسی جماعت کے ذکر کے لئے اس جماعت کے نام پر اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل سورۃ مبارکہ نازل فرمائی جس کا نام سورۃ المنافقون ہے یہ سورۃ مبارکہ ترتیب کے اعتبار سے ۶۳ ویں سورۃ ہے اس کی پہلی آیت مبارکہ میں رب تعالیٰ منافقین کے طریقہ کا ذکر فرماتا ہے۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ

إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ .

جب منافق اے رسول آپ کے پاس حاضر

ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے

شک آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔

وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ .

اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

﴿یکن﴾

وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ .

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے

ہیں۔

﴿سورة المنافقون آیت ۱﴾

پیاری بہنو !

غور کریں منافق بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے کی گواہی دے رہے ہیں اور اللہ بھی رسول کے سچے ہونے کی گواہی دے رہا ہے لیکن ساتھ ہی ارشاد فرما رہا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

حالانکہ بات سچی کہہ رہے ہیں لیکن پھر بھی جھوٹے ہیں یہ کیا بات ہوئی لیکن اصل میں بات یہی ہے کیونکہ منافق ظاہری طور پر تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول مانتے ہیں لیکن دل میں رسول کے لئے بغض رکھتے ہیں اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرما دیا کہ۔

وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ .

اور اللہ گواہی دیتا ہے منافق جھوٹے ہیں۔

پیاری بہنو !

منافق دل میں اللہ اور رسول سے کدورت رکھتے ہیں اور یہ ناپاک لوگ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت نہیں کرتے۔

اس بات کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا !

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ .

اور عزت تو اللہ کے لئے ہے اور اُس کے رسول کے لئے ہے۔

اور مؤمنین کے لئے ہے۔

وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ .

﴿سورة المنافقون آیت نمبر ۸﴾

مگر منافقوں کو خبر نہیں ہے۔

اور جب ان کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان کی کتابیں اس بات کی

گواہی دیتی ہیں ان کی تحریریں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ یہ نہ تو اللہ

تبارک و تعالیٰ کی عزت کرتے ہیں اور نہ ہی یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی عزت کرتے ہیں۔

آئیں ان کی کتاب براہین قاطعہ کا مطالعہ کریں مولوی خلیل احمد

انبیٹھوی لکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔

﴿براہین قاطعہ ص ۲۷۹﴾

پیارے بہنو!

بتاؤ کہ کیا جھوٹ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں جھوٹ بولنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہے

﴿سورة آل عمران آیت ۶۱﴾

اور حدیث پاک میں ہے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا !

جھوٹ بولنے والے کی بو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

اور دیوبندی مولوی کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

پتہ چلا کہ منافقین اللہ تعالیٰ کی عزت نہیں کرتے۔

آئیں وہابیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی جو نام نہاد سنی اور در

حقیقت وہابی تھا وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے اور زنا کرنے پر بھی قادر ہے کیونکہ۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿معاذ اللہ﴾

﴿یک روزہ ص ۸﴾

عزیز محترم اسلامی بہنو ! مولوی رشید احمد کنگوہی بھی اپنی کتاب

فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔

﴿فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲﴾

اب خود غور کریں کہ کیا یہ اللہ کی عزت کرتے ہیں نہیں بلکہ وہابیوں کا



مشہور شاعر سعید الفت اپنی کتاب مہکدے پھل میں لکھتا ہے۔

ایہہ دنیا بناون دی کی لوڑ پئی سی

جے بالفرض کلتے دا جی نہیں سی لگدا

پیا حور و غلماں دا دریا سی وگدا

عبادت دی بھکھ سی فرشتے بڑے سی

کیا ایسی بکو اس اللہ تعالیٰ کے بارے کرنی چاہیے؟ پتہ چلا منافق اس

سے بے خبر ہیں کہ عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے۔

غور فرمائیں !

ہم کہتے ہیں یا رسول اللہ پتہ چلا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی عزت کرتے ہیں انہیں احترام دیتے ہیں۔

ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد

بیان کرتے ہیں۔

توحید و رسالت کا ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی

بھی عزت ہے اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی عزت ہے۔

## منافقین کا عقیدہ

پیاری بہنو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور ظاہری مبارک

میں بھی منافقین عزت نہیں کرتے تھے۔

کبھی راعنا کہتے تو کبھی بلند آواز سے گفتگو کرتے، کبھی محفل پاک میں شور ڈالتے اور اللہ تعالیٰ نے ان سب منافقین کو ربجیکٹ کر دیا اور فرمایا کہ اے منافقو تمہارا کوئی اچھا عمل بھی میری بارگاہ میں قبول نہیں ہے۔

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا کہے اُس کا عقیدہ صحابہ کرام جیسا نہیں بلکہ منافقین جیسا ہے آج کسی سے کہو کہ کیا تم مانتے ہو کہ حضور ہم جیسے ہیں؟ تو پہلے کہے گا نہیں ہم تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے مثل مانتے ہیں۔

لیکن جب ان کے مولویوں کی کتابوں کا حوالہ دے کر بات کرو تو اپنے مولوی پر فتویٰ نہیں لگائے گا بلکہ کہے گا کہ حضرت شاہ اسماعیل نے جس حوالہ سے بات کی ہے وہ درست ہے۔

پیاری بہنو!

یہ منافقین کی ابتدا سے چل رہے ہیں اور چلتے رہیں گے خدا کا شکر ہے کہ ہمارا عقیدہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا ہے ہمارا عقیدہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم والا ہے۔

ہمارا عقیدہ اہل بیت اطہار والا ہے ہم کہتے ہیں۔

نہیں جس کے دل میں محبت نبی کی خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں ہے

مسلمان ہونا تو مشکل بہت ہے وہ انسان ہو کر بھی انسان نہیں ہے

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک سے منافقین کا کردار پیش کیا  
سورۃ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَأْتِيهِمْ عَلَيْهِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْمُصَلِّينَ  
قَبْرِهِ .

﴿پارہ نمبر ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۸۴﴾

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس  
کی قبر پر کھڑے ہونا۔

پتہ چلا کہ منافق کی تو نماز جنازہ بھی جائز نہیں ہے بعض لوگ یہ  
بات کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی منافق کا جنازہ پڑھایا  
چنانچہ اب بھی بد عقیدہ والے کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔  
ظاہر اُتو یہ بات بڑی زبردست ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی فضول  
بات ہے، یہ بات سچ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک منافق  
عبداللہ بن ابی کا جنازہ پڑھایا۔

لیکن اُس کی بنیادی وجہ بھی تھی وہ یہ تھی کہ عبداللہ بن ابی کا قبیلہ ایک  
ہزار افراد پر مشتمل تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ اگر اس کا جنازہ  
نہ پڑھایا تو وہ ایک ہزار آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوں گے بلکہ حالت کفر پر ہی  
رہیں گے اور جہنم میں جائیں گے چنانچہ ایک ہزار افراد کو جہنم سے بچانے  
کے لئے حضور نے اُس کا جنازہ پڑھایا اور اس ایک فعل سے متاثر ہو کر

سارے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا۔

## نبی کا کام

پیاری بہنو !

نبی آتا ہی تبلیغ کرنے کے لئے ہے حضرت نوح علیہ السلام نو سو پچاس سال تبلیغ کرتے رہے لیکن پھر بھی صرف نوے آدمیوں نے کلمہ پڑھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند لمحات کے عمل سے ایک ہزار افراد دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

پیاری بہنو ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کا کام تو سرانجام دے دیا اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ منافقین بخشے جائیں گے نہیں وہ منافق پھر بھی جہنم رسید ہوں گے سورۃ الحدید ستائیسویں پارے میں ارشاد ہوتا ہے،

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ .

جس دن منافق مرد۔

وَالْمُنْفِقَتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ  
مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا  
نُورًا فَضْرِبَ بَيْنَهُم بِسُورَةٍ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ  
الرَّحْمَةُ وَظَهْرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے ہمیں ایک

نگاہ سے دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔  
 کہا جائے گا پیچھے لوٹو اور وہاں نور ڈھونڈو وہ  
 لوٹیں گے جی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی  
 جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دیوار کے  
 اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہوگا۔

﴿سورة الحديد آیت ۱۳﴾

پھر منافق مسلمانوں کو پکاریں گے۔

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ .

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟

قَالُوا بَلَىٰ .

کہیں گے ہاں ساتھ تو تھے مگر۔

وَلَكِنَّكُمْ فَتِنًا أَنْفُسِكُمْ .

تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں۔

وَتَرَبَّصُّكُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ .

اور مسلمانوں کی برائی دیکھتے تھے اور شک رکھتے تھے۔

﴿سورة الحديد آیت ۱۴﴾

اب اللہ کا حکم آچکا ہے اب تمہارے لئے کوئی رعایت نہیں ہے اور تم

جہنم میں رہو گے اور نچلے طبقے میں رہو گے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ  
بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہیں۔

﴿سورة النساء آیت ۱۴۵﴾

## سچی توبہ کر لو

پیاری بہنو! پتہ چلا منافقت نہایت جرم ہے اگر منافق آج  
منافقت سے باز آ جائیں اور رب تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کر کے حضور علیہ  
الصلوة والسلام کی غلامی اختیار کر لیں تو شاید آخرت میں ان کا معاملہ کچھ  
درست ہو جائے۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی اہلبیت اطہار کی  
گستاخی ایسے جرائم ہیں جو ناقابل معافی ہیں میں نے آپ کے سامنے درس  
قرآن میں منافقت کے حوالہ سے چند باتیں کیں اور منافقین کی نشانیاں بھی  
بتائیں اور ان کا انجام بھی آپ کے سامنے ذکر کیا۔

میری پیاری محترم اسلامی بہنو!

منافق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بغض رکھتے ہیں اور  
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی عناد رکھتے تھے اور آج بھی رکھتے  
ہیں صحابہ کرام فرماتے ہیں۔

جب ہمیں کسی کے بارے میں شک ہوتا کہ یہ

منافق ہے تو ہم اُس کے سامنے حضرت علی المرتضیٰ کا  
 ذکر کرتے اگر وہ ذکر علی سن کر شاد ہو جاتا ہے تو ہمیں  
 علم ہو جاتا کہ یہ منافق نہیں ہے اور اگر علی کا ذکر سن کر  
 اُس کی طبیعت مضحکہ خیز ہو جاتی تو ہم جان لیتے کہ یہ  
 منافق ہے۔

## منافق کی نشانی

پیاری بہنو !

جو پیمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تجویز فرمایا تھا آج  
 بھی کارآمد ہے آج بھی منافق حضرت مولا علی کا ذکر خیر سن کر جل جاتا ہے  
 اور مسلمان شاد ہو جاتا ہے۔

آپ دیکھیں کبھی منافق مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام نامی نہیں  
 لیتے اور نام سن کر حسد بھی کرتے ہیں۔  
 اور ہمارا تو عقیدہ یہ ہے۔

قاسم خلد علی ساقی کوثر ہیں علی  
 ہادی و مہدی علی حیدر و صفا ہیں علی  
 ہمارے دل و جان میں اللہ کی عزت ہے رسول اللہ کے لئے بھی  
 عزت ہے اور مومن کے لئے بھی عزت ہے۔

مومنین کی عزت کا معاملہ بعد میں ہے پہلے امیر المومنین کی عزت کا معاملہ ہے اسی لئے ہم امیر المومنین کا بھی احترام کرتے ہیں ہم حضرت مولا علی کو اور اصحابہ ثلاثہ کو امیر المومنین مانتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ

لَا يَعْلَمُونَ .

عزت اللہ کے لئے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے ہیں اور منافق یہ بات نہیں جانتے۔

﴿سورة المنافقون آیت نمبر ۸﴾

دُعا ہے اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو منافقین کے شر سے محفوظ و مامون

فرمائے۔

﴿آمین بجاہ سید المرسلین﴾

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین



# دوسری قرآن

## شاہ اولیاء و ایصال ثواب

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُونَ .

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا .

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## مکمل ضابطہ حیات

اسلامی بہنو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مسلمان کے لئے ایک مکمل

ضابطہ حیات قرآن پاک کی صورت میں نازل فرمایا۔

قرآن پاک میں انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن پاک میں زندگی گزارنے کے اصول ہیں۔

قرآن پاک میں دینیات سے لے کر معاشیات تک ہر چیز کا

بیان موجود ہے۔

قرآن پاک ہی سے ہم معاشرے میں زندہ رہنے کے اصول سیکھتے

ہیں قرآن پاک ہی سے ہر مسلمان اپنے عقائد مرتب کرتا ہے لیکن

پیاری بہنو! عجیب بات یہ ہے کہ وہ قرآن جو خود ہادی ہے ہدایت کے

بارے میں بیان فرماتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا

کہ قرآن بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر قرآن پڑھنے والا ضروری نہیں ہدایت پر

ہو۔

ہر قرآن پڑھنے والا ضروری نہیں صراطِ مستقیم پر ہو تو اب ضروری ہے

کہ ہمیں یہ بھی پتہ چل جائے کہ ہدایت والے کون ہیں اور گمراہ کون ہیں۔

تو قرآن ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ ہدایت والے وہ ہیں جن پر

میرا انعام ہے اور وہ بھی انعام والے ہیں جو ان کے پیچھے ہیں وہ ہدایت

والے ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے۔

## صراط مستقیم

قرآن پاک کی پہلی سورۃ مبارکہ جسے فاتحہ الکتاب بھی کہتے ہیں  
سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

کہ دُعا کرو یا اللہ ہم کو ہدایت والے راستے پر چلا۔

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

صراط مستقیم پر چلا !

صراط مستقیم کیا ہے۔

صراط مستقیم ہے۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اُن لوگوں کا راستہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا۔

## انعام یافتہ کون

اور اُس انعام والوں کے پیچھے چلنا ہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اس سے

سوال کرتے ہیں۔

یا اللہ یہ کن لوگوں کا راستہ ہے ؟

کن پر تو نے انعام فرمایا ہے ؟

کون گروہ ہے جس کے پیچھے چلنے کا تو حکم دے رہا ہے ؟

ارشاد ہوتا ہے۔

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ  
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ.

میرے انعام یافتہ نبیین ہیں،

میرے انعام یافتہ صدیقین ہیں۔

میرے انعام یافتہ شہداء ہیں۔

میرے انعام یافتہ صالحین ہیں۔

ولی ہیں، پرہیزگار ہیں، متقی ہیں، میرے دوست ہیں،

عزیز بہنو! اب بات سمجھ میں آگئی۔

اب معاملہ کلیئر ہو گیا اب بات سامنے آگئی۔

انعام یافتہ نبی ہیں۔

جو نبیوں کو مانتے ہیں۔

جو انعام یافتگان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں وہی سیدھے راستے

پر رہتے ہیں۔

وہ صراطِ مستقیم پر عمل پیرا ہیں۔

جو صدیقین کے ساتھ ہیں۔

جو بچوں کی بات مانتے ہیں۔

وہ ہی صراطِ مستقیم پر عمل پیرا ہیں۔

جو شہداء کو مانتے ہیں۔

جو شہداء کے عمل کو مانتے ہیں۔

وہی صراطِ مستقیم ہیں۔

جو صالحین کو مانتے ہیں۔

جو صالحین کی شان کو مانتے ہیں۔

جو اللہ والوں کو مانتے ہیں۔

وہی صراطِ مستقیم کو مانتے ہیں۔

عزیز بہنو! الحمد للہ ہمارا مسلک ہی حق ہے۔

اہلسنت انبیاء کو بھی مانتے ہیں۔

اہلسنت صدیقین کو بھی مانتے ہیں۔

اہلسنت شہداء کو بھی مانتے ہیں۔

اہلسنت اللہ کے ولیوں کو بھی مانتے ہیں لہذا صراطِ مستقیم پر اگر کوئی گم

وہ ہے تو الحمد للہ اہل سنت و جماعت ہے۔

اسلامی بہنو! قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کی شان

و عظمت بیان فرمائی۔

ارشاد ہوتا ہے!

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ

یہ رسول ہیں کہ ہم سے ان میں سے ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

## بچوں کے ساتھ ہو جاؤ

پیاری بہنو!

یہی نہیں انبیائے کرام کے ذکر کے لئے الگ سے سورۃ الانبیاء

نازل فرمائی۔

اور پھر صدیقین کا ذکر فرمایا!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ

الصَّادِقِينَ.

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچوں کے

ساتھ ہو جاؤ۔

﴿سورۃ توبہ آیت ۱۱۹﴾

یا اللہ تو نے یہ کیوں فرمایا کہ بچوں کی سنگت اختیار کرو اس لئے کہ

اچھوں کی صحبت اچھا بناتی ہے۔

بروں کی صحبت برا بناتی ہے۔

اگر جھوٹوں کی صحبت ہو تو انسان جھوٹا ہوگا۔

اگر بچوں کی صحبت ہوگی تو انسان خود بھی سچا ہو جائے گا اور سچے ہی

صدیقین ہیں۔

## شہید زندہ ہے

پیاری بہنو ! شہداء وہ جماعت ہے جو اللہ کی راہ میں فی سبیل اللہ باطل طاقت سے لڑے اور اپنی جان قربان کر دی۔

اللہ تعالیٰ شہداء کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ  
أَحْيَاءٌ وَلَكِنَّ لَا تَشْعُرُونَ.

جو اللہ کے راستے پر جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جائیں وہ شہید ہیں اور اللہ تعالیٰ شہید کی عظمت آگے بیان فرما رہا ہے۔

بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنَّ لَا تَشْعُرُونَ.

انہیں مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا  
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ.

جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ گمان بھی نے کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

عزیز بہنو ! یہ مع شہدا کی شان اور ان کی زندگی جس کا بیان اللہ



تعالیٰ قرآن پاک میں فرما رہا ہے۔

آج بے دین لوگ حضور علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کو اپنی گفتگو کا موضوع بناتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام فوت ہو گئے اور مٹی میں مل گئے اس قسم کی خرافات بکنے والے ذرا اس آیت مبارکہ پر غور کریں کہ جب حضور علیہ السلام کے غلاموں کو یہ شان مل سکتی ہے کہ وہ زندہ ہو جاتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے کہ شہداء کو مردہ گمان بھی نہ کرنا اور وہ زندہ ہیں اور اللہ انہیں رزق بھی دیتا ہے چنانچہ وہ رزق بھی کھاتے ہیں اور ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

## صالحین کون ہیں

پیاری بہنو ! جب ہم کو شہدا کی زندگی کا بھی شعور نہیں اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان کی زندگی سے کیسی ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے بارے میں گمان کرنے والا کون ہو سکتا ہے ؟  
اس آیت مبارکہ میں چوتھی جماعت صالحین کی ہے،

صالحین کون ہیں ؟

جو نیک عمل کرتے ہیں۔

صالحین کون ہیں ؟

جو اللہ اللہ کرتے ہیں۔

صالحین کون ہیں ؟

جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

صالحین کون ہیں ؟

جو ہمیشہ اللہ کی یاد میں رہتے ہیں۔

معلوم ہوا ! صالحین اللہ والے ہیں اور ان کے بارے میں بھی اللہ

کا قرآن بیان فرماتا ہے۔

## پاکیزہ زندگی

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً.

جو عمل اچھا کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور ہو مومن تو ہم

انہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے۔

معلوم ہوا ! اللہ تعالیٰ صالح مردوں اور صالح عورتوں کو بعد از

وصال بھی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا۔

عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی عبادت کا ذکر اس انداز سے

فرما رہا ہے۔

والذین یبیتون لربہم سجداً وقیاماً .

جنہوں نے اللہ کی رضا کے لئے سجدے میں رات بسر

کی کبھی قیام میں رات بسر کی۔

اور پھر فرمایا! اور جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب

والذین یقولون ربنا هب لنا من ازواجنا و

ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔

پیاری بہنو! اللہ کے ولیوں کی عظمت قرآن پاک کی متعدد آیات

میں بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کی عظمت کے حوالہ سے بیان فرماتا ہے

آلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُونَ

﴿سورة یونس آیت ۶۲﴾

خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ تو کوئی خوف ہے نہ ہی کوئی غم

یعنی کسی حادثے کی آمد کا خوف نہیں کہ کیا وقت آنے والا ہے اور ہی نہ ہی کسی

حادثہ کے گذر جانے کا غم ہوتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کی خصوصیت بیان فرمائی

کہ اللہ والے غم اور خوف نہیں رکھے بلکہ ان کے ہر ہر گھڑی اللہ کا ہی تصور دل

پہ چھایا رہتا ہے۔

عزیز بہنو! اللہ کے بندے،

اللہ کے ولی

اللہ کے پیارے

اللہ کے دوست اللہ کے نزدیک عظیم شان کے مالک ہوتے ہیں ان کی عظمت اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے اور ان کے انعام کا ذکر فرماتا ہے کہ جنت ان کے لئے بنائی گئی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے اللہ کے ولیوں میں اور عام مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔

عزیز بہنو! عام مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ کی رضا چاہتا ہے اور ولی وہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کو دراضی کرتا ہے اولیاء اللہ کا ہی مقام و مرتبہ ہے اولیاء اللہ ہی متقین کے امام ہیں اولیاء اللہ ہی مسلمین کے امام ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ ان کے بارے ارشاد فرماتا ہے۔

ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے تو پتہ چلا اللہ والے تو پرہیزگاروں کے پیشوا ہوتے ہیں ان کی عظمت عام انسانوں سے عام مسلمانوں سے یکسر مختلف ہوتی ہے۔

عزیز بہنو! آج بعض لوگ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ نبی ولی بھی انسان ہیں اور ہم بھی انسان ہیں لہذا ہم ایک برابر ہیں۔

میرا ان سے سوال یہ کہ اگر انسان انسان برابر ہیں تو کیا مسلم اور غیر مسلم برابر ہیں۔

میں کہتی ہوں۔ تمہارا عقیدہ قرآن کی منشا کے خلاف ہے۔ تمہارا

عقیدہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات کے خلاف ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تو قرآن پاک میں یہ فرما رکھا ہے کہ جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر نہیں ہو سکتے۔

اور تم تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابری کی دعویٰ دار ہو تمہارے بڑوں نے تو نبی کی شان بڑے بھائی کی سی بیان کی ہے۔ تمہیں جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا پاس نہیں تو ولی تمہارے لئے کیا ہیں لیکن میں تمہیں بتاتی چلوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”جو میرے ولیوں کا دشمن ہے میرا ان سے اعلان جنگ ہے۔“

اب تم خود غور کر لو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟  
تمہارا عمل کیا ہے؟ اور تمہیں اللہ کے ولیوں کی دشمنی کے سوا اور کچھ کیوں نہیں سوجھتا، اللہ کے ولی وہ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر گزاری جنہوں نے ساری زندگی تقویٰ میں اور پرہیزگاری میں گزاری۔ تمہیں ان سے دشمنی کیوں ہے؟

**ولیوں کی راہ صراطِ مستقیم ہے**

عزیز اسلامی بہنو!

اللہ تعالیٰ نے صالحین کی راہ کو صراطِ مستقیم قرار دیا ہے اللہ تبارک

و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے ولیوں کی راہ صراطِ مستقیم ہے اور یہی راہ انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے۔

غوثِ اعظم اللہ کے ولی ہیں آپ کی راہ صراطِ مستقیم ہے۔

داتا علی ہجویری اللہ کے ولی ہیں آپ کی راہ صراطِ مستقیم ہے

خواجہ معین الدین چشتی اللہ کے ولی ہیں اور آپ کی راہ صراطِ مستقیم

ہے۔

بابا فرید اللہ کے ولی ہیں اور آپ کی راہ صراطِ مستقیم ہے۔

جب ہم اولیائے کرام کی شان و عظمت بیان کرتے ہیں تو بعض

لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور پھر یہ عقل کے اندھے لوگ قرآن پاک

سے بتوں والی آیات اللہ کے ولیوں پر چسپاں کرنے لگتے ہیں کہ اللہ نے

فرمایا ان کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

## اللہ نے اختیارات عطا فرمائے

پیاری اسلامی بہنو! اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ ہی اختیارات عطا فرماتے

ہیں اور وہ ان اختیارات کو استعمال بھی کرتے ہیں چنانچہ آصف بن برخیا بھی

اللہ کے ولی تھے اور اللہ کی عطا ان پر ایسی تھی کہ سینکڑوں میل دور پڑا ہوا

حضرت بلقیس کا تخت ایک لمحہ گزرنے سے پہلے لے آتے ہیں یہ ولی کی طاقت ہے،

## ولی کی شان

پیاری بہنو ! یہ بھی ولی کی ہی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی دوسری اور قرآن کی سب سے بڑی سورۃ مبارکہ سورۃ بقرہ کا نام بقرہ رکھا۔

اے ابن عبد الوہاب نجدی کے چیلو ہر بات میں ”وما اہل بہ لغیر اللہ“ آیت پڑھنے والو! بتاؤ سورۃ بقرہ کا نام سورۃ بقرہ کیوں ہے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم چلو ہم بتاتے ہیں۔

بقرہ کہتے ہیں گائے کو اور یہ گائے جنت سے نازل نہیں کی گئی یہ گائے جبریل علیہ السلام نہیں لائے یا اللہ پھر اس گائے کا ذکر قرآن پاک میں اس انداز کے ساتھ کیوں فرما رہا ہے کہ پوری سورۃ ہی اس کے نام پر کر دی۔

فرمایا تمہیں پتہ نہیں یہ گائے کوئی عام گائے نہیں ہے۔

عرض کی! یا اللہ کیا خصوصیت ہے اس گائے میں۔

اللہ نے فرمایا! یہ میرے ولی کی گائے ہے۔

## گائے کی خصوصیت

عزیز اسلامی بہنو! یہ ولی کی گائے جس کی قیمت اس کے گوشت کے برابر سونا قرار پائی۔

اور پھر اس گائے کی کرامت دیکھیں کہ اس کے گوشت کو مردہ کے جسم پہ مارا اور کہا بتاؤ کہ تجھے کس نے قتل کیا تو وہ مردہ بول اٹھا۔

یہ ولی کی گائے کی کرامت ہے کہ مردہ بول پڑا تم غوث اعظم کی کرامت پر اعتراض کرتے ہو کہ مردہ کیسے زندہ ہو گیا۔

عزیز بہنو! اللہ چاہتا تو وہ مردہ خود بخود بھی بول سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے درمیان میں اپنی ولی کی گائے کا وسیلہ رکھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے لوگوں کو یہ بتایا کہ اُس کی عطا سے اُس کے ولی کی گائے کو یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے کہ اُس کی ہڈی کی ضرب سے مردہ بول پڑے تو میرے غوث کے پاؤں کی ٹھوک سے مردہ کیوں نہیں بول سکتا۔

عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو خاص شان عطا فرمائی ہے اور وہ اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے،

وہ اپنے نیک بندوں کو مخلوقات پر تصرف عطا فرمادیتا ہے۔

وہ اپنے نیک بندوں کو ہدایت کا وسیلہ بنا دیتا ہے۔

وہ اپنے نیک بندوں کو حیاتِ پاکیزہ عطا فرمادیتا ہے۔



وہ اپنے نیک بندوں اپنا قربِ خاص عطا فرماتا ہے۔

پیاری بہنو ! ان اولیاء اللہ کی دشمنِ مبلغات کا درس سُننے نہ جایا کرو کیونکہ یہ بتوں اور مشرکین کیلئے نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر اور بالخصوص اللہ کے نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کر کے اپنا مقصد حاصل کرتی ہیں اور ہماری بھولی بھالی اہلسنتِ خواتین ان کے چنگل میں پھنس جاتی ہیں اور دوسری سنی خواتین کا عقیدہ بھی خراب کرتی ہیں۔

پیاری بہنو ! خواتین کی اس عادت سے آپ بخوبی واقف ہیں کہ جو بات سُن لی اُس کو بغیر تحقیق کئے آگے بیان کرنا شروع کر دیا آج کل تو بد عقیدہ جماعتوں نے ہماری سنی خواتین کے عقائد متزلزل کرنے کے لئے ہر گلی کوچہ میں گھر گھر میں مدرسے کھول رکھے ہیں اور ان مدرسوں کا اصل مقصد تعلیمِ قرآن نہیں بلکہ لوگوں کے دلوں سے محبتِ رسول اور محبتِ اولیائے کرام ختم کرنا ہے۔

پیاری بہنو ! ان کا باطل عقیدہ جس کی یہ اشاعت کرتی ہیں اسماعیل دہلوی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ان کی معنوی اولاد دیوبندی اور ندوی گروپ کی کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں انہیں باطل عقائد کی تشہیر ڈاکٹر اسرار، جاوید غامدی، طارق جمیل اور ان کی ٹیم میں شامل نام نہاد موجد عورتیں کر رہی ہیں۔ ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ قرآن پاک کی وہ آیات جس میں اللہ کے علاوہ

مخلوقات کے ذاتی اختیارات کی نفی کی گئی ہے بیان کر کے یہ مقصد حاصل کیا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں،

اللہ کے سوا کوئی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتا۔ وغیرہ وغیرہ

## ہمارا عقیدہ

پیاری بہنو ! ہمارا عقیدہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے ہم کہتے ہیں کہ اللہ ہی حقیقی حاکم ہے۔ لیکن مجازاً حکومت انسانوں کو بھی عطا ہوتی ہے۔ اللہ ہی حقیقی مددگار ہے لیکن اُس کی عطا سے اُس کے بندے اُس کے فرشتے اور جنات بھی ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ حقیقی مشکل کشا اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے لیکن اُس کی عطا سے انبیاء و اولیاء مشکل کشائی کرتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و اولیاء گنہگاروں کی شفاعت کریں گے بلکہ احادیث صحیحہ کے مطابق معصوم بچے اور حفاظ کرام بھی گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔

پیاری بہنو ! سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ انبیاء و اولیاء کو اللہ

تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے گئے اختیارات کے منکر ہیں اور ہم اہلسنت و جماعت اللہ کی طرف سے دیئے گئے اختیارات کا اقرار کرتے ہیں حقیقتاً اللہ کے سوا کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا مگر وہ جسے چاہے عطا فرما دے اور جس کو مقام عطا ہو جائے وہ اللہ کی رضا ہی کے مطابق جب چاہے جو چاہے کر سکتا ہے اس کی دلیل بھی میں قرآن پاک ہی کو بناؤں گی۔

قرآن پاک سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِّنَ الطَّیْرِ  
کَحَیْثَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فِیْکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ  
میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی ایک مورت  
بناتا ہوں پھر اُس پر پھونک مارتا ہوں۔

پیاری بہنو! پھونک کون مارتا ہے؟ حضرت عیسیٰ جب تک پھونک نہیں ماری اُس وقت تک وہ مٹی کی مورت ہے اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک اُس مورت پر لگتی ہے تو زندہ ہو جاتا ہے باذن اللہ کے حکم

سے،

حکم اللہ کا ہے

امر اللہ کا ہے

پھونک وسیلہ ہے

پر وسیلہ ہے تو یہی ہمارا عقیدہ ہے حقیقتاً امر اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اختیارات عطا فرمائے جیسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔

وابری الا کمہ والابرص

اور میں شفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو۔

واحی الموتی

اور مردے زندہ کرتا ہوں۔

پیاری بہنو! اب بھی اگر کوئی ایسا لغو عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا اور عطاء خداوندی کا منکر بنے وہ نا صرف بے ایمان بلکہ منکر قرآن ہے اور قرآن فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا۔ عزیز بہنو! میں عرض کر رہی تھی اللہ کے ولیوں کی عظمت کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کی شان کس انداز سے بیان فرماتا ہے۔ اپنے پیارے کا تذکرہ کرتا ہے۔

سورة بقرہ میں اللہ کے ولیوں کا تذکرہ ہے

سورة عنکبوت میں اللہ کے ولیوں کا تذکرہ ہے

سورة آل عمران میں اللہ کے ولیوں کا تذکرہ ہے

سورة الکہف میں اللہ کے ولیوں کا تذکرہ ہے۔

سورة مریم میں اللہ کی ولیہ کا تذکرہ ہے

- سورۃ مومنون میں اللہ کے ولیوں کی بات ہے  
 سورۃ القصص میں اللہ کے پیاروں کا تذکرہ ہے  
 سورۃ نوح میں اللہ کے پیارے نبی کی بات ہے  
 سورۃ ابراہیم میں اللہ کے پیارے نبی کی شان ہے۔  
 سورۃ یوسف میں اللہ کے پیارے نبی کا ذکر ہے۔  
 سورۃ یونس میں اللہ کے پیارے نبی کا ذکر ہے۔  
 سورۃ ہود میں اللہ کے پیارے نبی کا ذکر ہے۔  
 سورۃ نمل میں اللہ کے پیارے نبی کا ذکر ہے۔  
 سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ کے پیارے نبیوں کا ذکر ہے۔  
 سورۃ الصافات میں اللہ کے پیارے نبیوں کا ذکر ہے۔

عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے نام کے سے اپنے قرآن کی سورتوں کے نام رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں انبیاء و اولیا کا ذکر کیا ہے لیکن بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی کا نام لینا، کسی کو صاحب اختیار سمجھنا محض شرک ہے۔

میں پوچھتی ہوں کہ تمہارا یہ عقیدہ تمہیں کہاں لے جائے گا کہ اگر کسی چیز پر اللہ کے علاوہ نام آجائے تو وہ حرام ہو جاتی ہے۔ حالانکہ قرآن کی بیشتر سورتوں کا نام غیر اللہ کے ناموں پر ہیں۔

تم توحید کی سورۃ اخلاص کا بھی انکار کرتی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ

پیدا ہونے سے پاک ہے۔

تم کہتی ہو میلاد شرک ہے یہ کوئی آیت کا ترجمہ ہے ؟

سورۃ بقرہ میں ولی کی شان ہے سورۃ اللہب میں نبی کے گستاخ کا رد ہے اگر تمہیں اللہ کے پیاروں کی شان و عظمت والی بات اچھی نہیں لگتی اور تم اُن کی پیروی نہیں کرنا چاہتیں تو ابولہب کی پیروی کر لو ابو جہل کی پیروی کر لو منافقین کی پیروی تو تم پہلے ہی کر رہی ہو۔

پیاری بہنو ! قرآن میں جہاں جہاں اللہ نے اپنے پیاروں کی شان و عظمت بیان فرمائی ہے وہاں وہاں اپنے پیاروں کے گستاخوں کا رد بھی فرمایا ہے اب یہ ان کی قسمت ہے کہ جن کا رد اللہ فرما رہا ہے یہ اُن کی پیروی میں مشغول ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ولیوں کو ماننے کے سوا نہ کوئی چارہ ہے اور نہ ہی ہدایت ملنے کی اُمید ہے۔ کیونکہ ہدایت یافتہ لوگوں کے پیچھے چل کر ہی ہدایت حاصل کی جاسکتی ہے۔

## ولیوں کا کتاب جنتی

عزیز محترم اسلامی بہنو! قرآن پاک کی سورۃ الکہف بھی اللہ کے ولیوں کی شان و عظمت کے حوالہ سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے ہجرت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن ولیوں کو یہ مقام عطا فرمایا کہ آج بھی

وہ زندہ ہیں بلکہ اُن کا ساتھی کُتا بنا تو وہ بھی پاک ہو گیا اور جنت میں جائے گا  
یہ بات میری نہیں! آئیں قرآن پاک سے آیت مبارکہ پیش کرتی ہوں۔

ذَالِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

کہ اصحاب کہف تین سو نو سال تک سوئے رہے غار میں پھر بادشاہ

ہوتا ہے۔

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

اور اُن کا کتا جو اپنی کلاںیاں پھیلائے ہوتا ہے۔

عزیز بہنو! قیامت کے دن اصحاب کے ساتھ اُن کا کُتا بھی جنت

میں جائے گا یہ ولیوں کی شان ہے کہ اگر اُن کے ساتھ کُتا بھی وفاداری

کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے بھی جنت عطا فرما دے گا۔

## ولی کا وسیلہ

عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ تو اپنے ولیوں کے ساتھ اتنی محبت فرماتا ہے کہ

اُن کی کوئی بات رد نہیں فرماتا ولیوں کے متعلق قرآنی عقیدہ پیش کرتی ہوں

ولی کا وسیلہ جائز ہے یہ قرآن ہے۔

قرآن میں ہے

ولی کی گائے بھی شعار اللہ ہے۔

قرآن میں ہے

ولی کی نسبت والی چیز فائدہ دیتی ہے۔

قرآن میں ہے

ولی کو کوئی غم اور کوئی خوف نہیں۔

قرآن میں ہے

ولی کو پاکیزہ زندگی بعد از وصال دی جاتی ہے۔

قرآن میں ہے

ولی کی نسبت جنت میں لیجاتی ہے

قرآن میں ہے

ولی کے چاہنے سے والا جاتے ہیں۔

قرآن میں ہے

ولی اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے

قرآن میں ہے

ولی مومنین کے مددگار ہوتے ہیں

قرآن میں ہے

ولی جس جگہ قدم رکھے وہ جگہ بھی عظمت والی ہو جاتی ہے

قرآن میں ہے

ولی اللہ کی عطا سے صاحب اختیار ہوتے ہیں



قرآن میں ہے

ولی کی نسبت سے نجس بھی پاک ہو جاتے ہیں

عزیز بہنو! میں نے مختصراً آپ کے سامنے اللہ کے ولیوں کی

فضیلت اور مقام مرتبہ کے حوالہ سے قرآن پاک سے چند آیات پیش کی ہیں۔

آئیے میں آپ کے سامنے اللہ کے ولیوں کے متعلق ایک واقعہ

پیش کرتی ہوں۔

## سول کرنے والا

پیاری بہنو! مسلم شریف میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے

قتل کئے تھے وہ توبہ کے ارادے سے ایک راہب کے پاس گیا اور اُس سے

پوچھا!

میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

راہب نے کہا! تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اُس شخص نے اُس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ اب سو پورے ہو

گئے۔ پھر وہ کسی اور کے پاس گیا اور اُس سے دریافت کیا کہ کیا میری توبہ

قبول ہو سکتی ہے۔

اُس نے کہا ! ہاں فلاں بستی میں چلے جاؤ، وہاں اللہ کے نیک بندے رہتے ہیں جو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

پھر وہ سو آدمیوں کا قاتل اُس بستی کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی وہ سو آدمیوں کا قاتل شخص راستے ہی میں تھا کہ اُس کا انتقال ہو گیا۔  
پھر اُس قاتل شخص کو لینے کے لئے رحمت کے فرشتے بھی آگئے اور عذاب والے فرشتے بھی آگئے۔

عذاب والے فرشتے کہنے لگے کہ اس کی رُوح ہم لے کر جائیں گے۔ کیونکہ یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے

رحمت والے فرشتے کہنے لگے کہ اس کی رُوح ہم لے کر جائیں گے۔ بے شک یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے لیکن یہ توبہ کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی طرف جا رہا تھا۔

جب فرشتوں میں یہ بحث ہوئی تو خالق کائنات نے فرمایا !

جہاں سے یہ چلا تھا وہاں سے شروع کرو اور جس جگہ تک یہ جا رہا تھا وہاں تک دونوں طرف سے زمین ناپ لو۔

اگر یہ اُس بستی کے نزدیک ہے جہاں سے یہ چلا تھا تو اسے دوزخ میں لے جاؤ اور اگر اُس بستی کے نزدیک ہے جو اللہ کے نیک بندوں کی بستی ہے تو اسے جنت میں لے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمٹ جانے کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا ! اے فرشتو ! کیا بنا ؟  
فرشتوں نے عرض کی ! اے مولیٰ یہ شخص ایک بالشت اولیاء اللہ  
کی بستی میں داخل ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت والے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور  
جنت میں داخل کر دو پس وہ گنہگار شخص بخش دیا گیا۔

﴿مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۶﴾

پیاری بہنو !

اللہ کے ولیوں سے محبت کا اجر دیکھئے کہ بنی اسرائیل کا سوتل کرنے  
والا شخص صرف اس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے اللہ کے ولیوں کی بستی کی  
طرف جانے کے لئے قدم اٹھایا۔ ابھی وہ بستی میں پہنچا نہیں،  
ابھی اُس نے اللہ کے ولیوں کی زیارت نہیں کی،  
ابھی اُس نے اللہ کے ولیوں سے دُعا نہیں کروائی۔

لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن ولیوں کے صدقہ میں جن کی  
طرف وہ جا رہا تھا اُس کی مغفرت فرمادی اور اُس کے تمام گناہ معاف فرما  
دیئے

یہ شان ہے بنی اسرائیل کے اولیاء اللہ کی..... تو ہمارے پیارے آقا  
ومولیٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اولیاء اللہ  
کی کیا شان ہوگی۔

اس کے ساتھ ہی میں آخری بات عرض کر کے اجازت چاہوں گی کہ یہ واقعہ جو میں نے ابھی بیان کیا ہے صحاح ستہ کی معتبر کتاب ”صحیح مسلم شریف“ سے بیان کیا ہے تاکہ میری بہنوں پر اولیاء اللہ کی عظمت واضح ہو جائے اور یہ معلمات کے رُوپ میں اُن خطرناک خواتین سے بچیں جو اولیاء اللہ کی شان و عظمت کی منکر ہیں اور اُن سے محبت کو بے فائدہ قرار دیتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ یہ شرک ہے

دُعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے محبوب کے صدقہ سے اولیاء اللہ سے محبت والوں میں شامل فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالا ایمان فرمائے  
آمین بجاہِ سید المرسلین

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین

دوسرا قرآن  
موت کی یاد

## خطبه

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

﴿سورة الانبياء آیت ۳۵﴾

عزیز محترم اسلامی بہنو! رب تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے نفس کو اردو میں جان کہتے ہیں۔ یعنی ہر جان کو موت آئے گی۔

## موت موت میں فرق

پیاری بہنو! موت تو ہر انسان کو آنی ہے لیکن موت کے آنے میں فرق ہے۔

موت کافر کو بھی آئے گی۔

موت مسلمان کو بھی آئے گی۔

موت بے ایمان کو بھی آئے گی۔

موت ایمان والے کو بھی آئے گی۔

موت مغضوب خدا کو بھی آئے گی۔

موت محبوب خدا کو بھی آئے گی۔

موت بشر کو بھی آئے گی۔

موت نور کو بھی آئے گی۔

موت امتی کو بھی آئے گی۔

موت نبی کو بھی آئے گی۔

موت یزید کو بھی آئے گی۔

موت شہید کو بھی آئے گی۔

لیکن موت موت میں فرق ہے۔ اور اس درس میں آپ کو یہ بھی بتایا

جائے گا کہ موت موت میں کیا فرق ہے؟

سب سے پہلے آپ کے سامنے اس آیت کریمہ کے بارے میں

کچھ عرض کروں گی اور کوشش کروں گی کہ جو بات بھی ہو قرآن پاک سے ہو

اور اس کی تشریح حدیث پاک سے ہوتا کہ کوئی بھی مسلمان کہلانے والا انکار

نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

﴿سورة الانبياء آیت ۳۵﴾

## ہر جان کو موت کا آنا کیوں ضروری ہے

پیاری بہنو!

اس لئے کہ یہ دنیا ایک عالم ہے جب انسان ایک عالم سے

دوسرے عالم کی طرف جاتا ہے تو اس کا لباس تبدیل ہو جاتا ہے۔ پہلے عالم

ارواح تھا لباس تبدیل ہوا ماں کے پیٹ میں خون کی شکل میں آئے عالم



تبدیل ہوا جسم لباس بن گیا عالم تبدیل ہوا جسم کو موت آگئی عالم برزخ آ گیا  
جب عالم تبدیل ہوگا تو پھر ایک نیا جسم عطا ہوگا وہ جسم جس میں عوارض بشریہ  
نہ ہوگا۔

## اللہ کے پیاروں کی موت

پیاری بہنو! تو عالم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ لباس تبدیل ہوتا ہے  
اور موت بھی لباس تبدیل کرنے کے لئے آتی ہے یہاں اور بھی ایک مسئلہ کی  
وضاحت کرتی چلوں کہ انبیاء اور اللہ کے پیارے لوگوں کو موت تو آئے گی  
لیکن ان کا جسمانی لباس بھی تبدیل نہیں ہوگا۔ اس کی دلیل یہ ہے حدیث  
پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الله حرم على الارض ان تكل اجساد  
الانبياء فنبى الله حى.

حضور فرماتے ہیں انبیاء موت کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور ان  
کے جسم کو مٹی بھی نہیں کھا سکتی۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

﴿سورة النساء آیت ۶۴﴾

اور اگر یہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم آپ کی بارگاہ میں آ کے مغفرت طلب کریں تو یہ اللہ کو رحم کرنے والا پائیں گے۔

## حضور زندہ ہیں

عزیز محترم اسلامی بہنو!

قرآن پاک کا حکم آج بھی مسلمانوں کیلئے موجود ہے۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بات آشکار ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اگر آپ زندہ نہ تو صحابہ کرام بعد از وصال آپ کی بارگاہ میں جا کر آپ سے التجائیں نہ کرتے۔ اللہ کے بندے آپ کے در دولت پہ حاضر ہو کر الممدد الممدد کی صدائیں نہ دیتے اور اللہ تعالیٰ بھی قرآن مقدس میں یہ نہ فرماتا وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ کہ اے رسول آپ کی ہر آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بھی بہتر آئے گی۔

## موت کے بعد زندگی

عزیز بہنو! قرآن پاک ہی میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نت تو شہدا کی زندگی کہ بارے میں فرما کر ہم پر یہ بات ظاہر فرمادی کہ اللہ کے بندے بعد از موت بھی زندہ ہوتے ہیں

حقائق و معارف کی روشنی میں یہی حکم اہل بیت صحابہ اور اولیاء کا بھی

ہے اور ان پاکیزہ نفوس کا جسم پاک بھی بالکل محفوظ رہتا ہے پتہ چلا اللہ کے پیاروں کو آنے والی موت اور مغضوبین کو آنے والی موت میں فرق ہے اللہ والوں کو موت تو آئے گی لیکن ایک لمحہ کے لئے جسے لمحاتی موت کہا جاسکتا ہے اور پھر ان کو دائمی زندگی مل جاتی ہے جو اس زندگی سے بھی بہتر اور افضل ہے۔

## موت کہیں بھی آسکتی ہے

پیاری بہنو! موت کبھی بھی اور کہیں بھی آسکتی ہے اس کے لئے جگہ کا تعین کرنا بھی محال ہے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا میں فلاں جگہ پہنچ جاؤں تب موت آئے گی موت راستے میں بھی آسکتی ہے اور منزل پر بھی آسکتی ہے۔  
موت کہیں بھی آسکتی ہے۔

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ

تم جہاں کہیں بھی ہو تمہیں موت آئے گی

﴿سورة النساء آیت ۷۸﴾

ایک اور آیت کریمہ !

قُلْ فَادْرَأْ وَاَعْنُ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتُ إِنْ كُنْتُمْ

صَادِقِينَ.

﴿سورة آل عمران آیت ۱۶۸﴾

اے محبوب فرمادیجئے اگر تم سچے ہو تو اپنی موت

کو ٹال دو۔

## موت کو یاد کیا کرو

پیاری بہنو! موت کو کون ٹال سکتا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم موت کا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں تاکہ ہمارے اعمال اچھے ہو سکیں۔

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اکثر وا ذکر ہازم اللذات

الموت.

﴿ترمذی شریف﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لذتوں کو

ختم کرنے والی چیز موت کو اکثر یاد کرو۔

## موت کو اکثر یاد کرو

عزیز اسلامی بہنو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

موت کو اکثر یاد کیا کرو۔ اگر ہم موت کو یاد رکھیں تو ہم یقیناً آخرت کے

سوچیں گے برے کاموں سے بچیں گے ہم میں برائیاں اسی لئے بہت زیادہ  
 عود کر آئی ہیں کہ ہم نے موت کو بھلا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نَحْنُ قَدَرْنَا بَيْنَكُمْ الْمَوْتَ

﴿سورة واقعه آیت ۶۰﴾

ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا

اور موت سے ہم بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔

موت سے ہم نظریں چرا کر دوسری طرف دیکھنے لگتے ہیں۔

موت کی یاد کو ہم نے ترک کر دیا ہے۔

موت ہمارے سامنے ہمارے عزیز واقارب کو گھیر رہی ہے۔

موت ہمارے سامنے ہمارے پیاروں کو ہم سے چھین رہی ہے۔

موت ہمارے سامنے ہمارے دوستوں کو ہم سے جدا کر رہی ہے۔

موت ہمارے سامنے ہسپتالوں میں زندگیوں کے گلشن اجاڑ رہی

ہے۔

موت ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور ہم اُس کی یاد کو بھلائے ہوئے

ہیں۔ یہ ہماری انتہائی غلط سوچ ہے ہمیں چاہیے کہ موت کو یاد رکھیں اور قبر کی

تیاری کے لئے نیک اعمال کا سامان تیار کریں۔

# اگر موت کو یاد رکھیں

پیاری بہنو!

اگر ہم میں موت کا خوف ہو تو ہم جرم کریں گے؟ نہیں۔ آج ہم برائیوں کی طرف کیوں جاتے ہیں۔ آج ہم اسلام سے کیوں دور ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے موت کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں موت کو اکثر یاد کیا کرو۔

## موت برحق ہے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَ نْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ.

﴿پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۴۲﴾

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے وقت میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور ایک مقررہ

میعاد تک چھوڑ دیتا ہے بے شک اس میں ضرور

نشانیوں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔

اسلامی بہنو! جب تک مسلمانوں نے موت کو یاد رکھا ان کے پاس اسلام کی محبت رہی۔ ان کے اعمال اچھے رہے۔ لیکن جب سے مسلمانوں کو موت کا احساس نہ رہا موت کی یاد نہ رہی تو خوفِ خدا جاتا رہا اور مسلمان حال مست اور مال مست ہو کر رہ گئے حالانکہ سب اس بات سے واقف ہیں کہ موت برحق ہے۔ موت ایک دن آنی ہے۔

پیارے اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہر وقت موت کو یاد رکھیں۔ جب ہم موت کو یاد رکھیں گے تو اعمال بھی اچھے کریں گے جب ہمیں خیال آئے گا کہ ہمیں موت آنی ہے تو آخرت یاد آئے گی۔

جہنم یاد آئے گا۔

عذاب یاد آئے گا۔

ہم نمازیں بھی پڑھیں گے۔

ہم چغلی سے دور رہیں گے۔

ہم گناہوں سے دور رہیں گے۔

ہم ملاوٹ سے دور رہیں گے۔

ہم جرائم سے دور رہیں گے۔

اُس کی طرف رجوع کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بے شک وہی بخشنے والا  
اور مہربان ہے۔

﴿سورة الزمر آیت ۵۳﴾

## رحمتِ الہی کا ذکر

پیارے بہنو! موت کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا  
ذکر کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہی ہمیں آسانیاں عطا فرمانے والا ہے آج  
ہم اللہ کے ذکر سے اور موت سے فرار چاہتے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ  
تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا  
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.

﴿سورة جمعہ آیت ۸﴾

اے محبوب فرما دیجئے وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو  
تمہیں ضرور ملنی ہے پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ



گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتا  
دے گا جو تم نے کیا۔

اس لئے ہمارے آقا و مولا تاجدارِ دو عالم سرورِ آدم و بنی آدم صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں موت یاد رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ گویا ہمیں جینے کا  
طریقہ بتا دیا کہ اپنی زندگیاں اس طرح گزارو کہ تمہیں موت یاد رہے۔

## نیکوں کی چاہت

جب موت یاد آئے گی تو نیکیاں کرنے کی چاہت پیدا ہوگی۔ رب  
کی بندگی میں دل لگے گا اور جب موت کا خطرہ دل سے نکل جائے گا تو ہم  
دنیا کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

ہم عبادت سے دور ہو جائیں گے۔

ہم بندگی سے دور ہو جائیں گے۔

## موت کی یاد گناہوں کو مٹاتی ہے

آئیں موت ہی کے موضوع پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
ایک اور فرمان مبارک سماعت فرمائیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو اس لئے کہ یہ

گناہوں کو مٹاتی ہے اور دنیا سے بے رغبت کر دیتی ہے۔

﴿مکاشفۃ القلوب صفحہ ۲۰۶﴾

## جسے موت یاد نہیں

عزیز بہنو! ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا بہت ذکر کیا گیا اور سب نے اس کے اعمال کی تعریف کی۔  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص موت کو بھی یاد کرتا ہے؟

لوگوں نے کہا۔

یا رسول اللہ! ہم نے کبھی اسے موت کو یاد کرتے نہیں سنا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر تمہارا ساتھی اس مقام کا نہیں ہے۔

﴿مکاشفۃ القلوب صفحہ ۲۰۶﴾

## دانا شخص کی نشانی

عزیز بہنو! معلوم ہوا کہ مسلمان کو موت ہر وقت یاد رکھنی چاہئے۔  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ سب سے دانا اور فہم و فراست والا شخص کون ہے؟

تو حضور نبی عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو موت کو

زیادہ یاد کرتا ہے۔

## موت نصیحت ہے

ہمیں چاہئے کہ موت کو یاد رکھیں اسی میں ہماری بھلائی ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موت نصیحت کیلئے کافی ہے یعنی اگر کسی کو نصیحت کرنی ہو تو اسے موت سے ڈرایا جائے۔

موت کی یاد سے ہم میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوگا کہ ہم نیکیاں کریں۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہی سچا مومن ہوتا ہے۔ عزیز بہنو! آئیں موت کو یاد رکھنے کا ایک واقعہ سماعت فرمائیں۔

## حضرت عیسیٰ کا واقعہ

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اونٹ چرا رہا تھا۔ وہاں پر ایک موٹا تازہ اونٹ ملاحظہ فرمایا جو مستی میں آکر دوسرے اونٹوں کو کاٹتا تھا آپ نے اس کے کان کو پکڑ کر اس کو فرمایا۔ انگ میت "میت تو نے مرنا ہے۔"

اس کے بعد آپ تشریف لے گئے چند دنوں کے بعد جب دوبارہ آپ وہاں سے گزرے تو دیکھا وہ اونٹ بالکل دبلا پتلا ہو گیا ہے اور دوسرے اونٹوں سے بالکل الگ کھڑا ہے اور کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چرواہے سے پوچھا کہ اس اونٹ کو کیا

ہوا؟

اُس نے عرض کی! یا روح اللہ علیہ السلام اور تو میں کچھ نہیں جانتا  
البتہ اتنی بات جانتا ہوں کہ کچھ دن ہوئے یہاں سے ایک شخص گزرا تھا اس  
نے اس کے کان میں کوئی بات کی اور چلا گیا تب سے اس کی یہ حالت ہے۔

﴿نزہۃ المجالس صفحہ ۵۲﴾

## جانور موٹے نہ ہوتے

عزیز اسلامی بہنو!

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ اگر  
حیوانات کو موت کا اس قدر علم ہوتا جس قدر انسان کو ہے تو تم کوئی فریبہ جانور  
کھانے کیلئے نہ پاتے یعنی جانور موٹے نہ ہوتے اور موت کی یاد میں موت  
کے غم میں دبلے پتلے ہی رہتے۔

آئیں ایک اور حدیث پاک سماعت فرمائیں۔

## شہدا کے ساتھ ہوگا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرتبہ عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا شہدا کے ساتھ کوئی اور بھی ہوگا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جو شخص دن رات میں

بیس مرتبہ موت کو یاد کرے گا۔

﴿مکاشفۃ القلوب صفحہ ۲۰۶﴾

## دل کی سختی کا علاج

عزیز بہنو! ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی بارگاہ میں عرض کی یا ام المومنین میرا دل بہت سخت ہے آپ نے فرمایا

موت کو بہت یاد کیا کرو تمہارا دل نرم ہو جائے گا۔

﴿شرح الصدر صفحہ ۹﴾

عزیز بہنو! اگر ہم موت کو یاد رکھیں۔

اگر ہم قبر کو یاد رکھیں۔

اگر ہم کو عذاب قبر کا خیال رہے۔

اگر ہمیں حشر کا حساب کتاب یاد رہے۔

تو ہم کبھی گناہوں کی طرف نہ جائیں گے بلکہ نیک اعمال کی طرف

توجہ دیں گے۔ ہمیں قبر روزانہ یاد کرتی ہے۔

آئیں حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

## قبر ہر روز یاد کرتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر ہر روز دن میں پانچ مرتبہ یہ کلمہ دہراتی ہے۔

میں تنہائی اور وحشت کا گھر ہوں میری طرف کوئی مونس و ہمد لے کر آؤ۔

میں اندھیرے کا مقام ہوں میری طرف چراغ لے کر آؤ۔  
میں مٹی پتھر ڈھیلے اور کنکریوں کا مکان ہوں لہذا اپنے ساتھ بچھونا لے کر آؤ۔

میں فکر و حاجت کا مکان ہوں میرے پاس خزانہ لے کر آؤ۔  
میں سانپ بچھو اور زہریلے کیڑوں والا گھر ہوں میرے پاس تریاق لے کر آؤ۔

یہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ایک اعرابی نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ ارشاد فرمائیں قبر میں مونس و ہمد کیا چیز ہوگی؟

حضور نے فرمایا۔ کلام اللہ کی تلاوت۔

قبر کا چراغ کیا ہے؟

فرمایا! پانچ وقت کی فرض نماز اور تہجد کی ادائیگی۔

عرض کی! قبر کا بچھونا کیا ہے؟

فرمایا! نیک اعمال۔

عرض کی! قبر کا خزانہ کیا ہے؟

فرمایا! صدق و اخلاص سے یہ کلمہ زبان پر لانا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ.

## قبر سات مرتبہ آواز دیتی ہے

عزیز اسلامی بہنو! ایک اور روایت ہے کہ قبر ہر روز دن میں سات

مرتبہ آواز دیتی ہے۔

پہلی مرتبہ کہتی ہے! اے آدم کے بیٹے تو میری پشت پر مجھ سے

بھاگتا ہے یاد رکھ عنقریب تو میرے پیٹ میں آ کر رہے گا۔

دوسری مرتبہ کہتی ہے! اے فرزند آدم تو میری پشت پر مجمع کے

ساتھ چلتا ہے یاد رکھ تو عنقریب میرے پیٹ میں تن تنہا آ کر رہے گا۔

تیسری مرتبہ کہتی ہے! اے فرزند آدم تو میری پشت پر ہنستا ہے

عنقریب میرے پیٹ میں آ کر روئے گا۔

چوتھی مرتبہ کہتی ہے! اے فرزند آدم تو میری پشت پر طرح طرح

کی نعمتیں کھاتا ہے یاد رکھ عنقریب میرے پیٹ میں تیرے گوشت کو کیڑے

کھائیں گے۔

پانچویں بار کہتی ہے! تو میری پشت پر روشنی میں چلتا ہے عنقریب  
میرے پیٹ میں آ کر اندھیرے میں بسر کرے گا۔

چھٹی بار کہتی ہے! اے فرزند آدم تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے  
عنقریب میرے پیٹ میں آ کر عذاب میں مبتلا ہوگا۔

ساتویں مرتبہ کہتی ہے! اے فرزند آدم تو میری پشت پر مال حرام  
جمع کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں آ کر غم سے گھلا کرے گا۔

﴿تذکرۃ الواعظین صفحہ ۲۸۱﴾

## فرشتوں کی آواز

عزیز بہنو!

ہر مسلمان کو یہی چاہئے کہ اپنے دل سے کبھی بھی موت کی یاد کو جدانہ  
کرے اگر سمجھے تو یہی اس کیلئے بہتر ہے۔ انہیں موت کے اس درس حدیث  
میں سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان  
عالیشان ملاحظہ فرمائیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر روز صبح اور شام  
کے وقت دو فرشتے آواز دیتے ہیں۔

اے دنیا والو! تم مرنے کیلئے پیدا ہوئے ہو اور برباد ہونے  
کیلئے عمارت بناتے ہو۔



تم مال و دولت جمع کرتے ہو جس پر تمہارے بعد تمہارے دشمن قابض ہو جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا تم سے حساب لیا جائے گا اور سارا وبال تم پر ہوگا۔

اس حدیث پاک سے علم ہوا کہ ہمیں چاہئے کہ اللہ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ و استغفار کریں اور مال و دولت کی حرص نہ کریں۔ قبر کو یاد رکھیں اور جب بھی کبھی جرم کا دل میں خیال آئے تو اس وقت موت کو یاد کر کے اس جرم سے دور رہیں۔ اگر ہم موت کو یاد رکھیں گے تو ہم خود بخود برے اعمال ترک کر دیں گے۔

موت کی یاد سے نیکی حاصل ہوتی ہے۔

موت کی یاد سے برے اعمال سے چھٹکارا ہوتا ہے۔

موت کی یاد سے سچا ایمان نصیب ہوتا ہے۔

موت کی یاد سے قرآن و حدیث پر عمل ہوتا ہے۔

موت کی یاد سے اعمال حسنہ انجام پاتے ہیں۔

موت کی یاد سے شیطان کا داؤد بیکار ہوتا ہے۔

موت کی یاد سے ارکان اسلام اچھے طریقہ سے ادا ہوتے ہیں۔

موت کی یاد سے برائیوں سے انسان بچ جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں موت کو اکثر یاد کیا کرو۔

## حضرت عیسیٰ کے سامنے موت کا ذکر

عزیز اسلامی بہنو! تمام انبیاء تمام صحابہ اور تمام اولیائے کرام ہمیشہ موت کو یاد فرمایا کرتے تھے۔

امام غزالی لکھتے ہیں! حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو ان کی جلد مبارک سے خون بہنے لگتا۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے سامنے جب موت کا ذکر ہوتا تو آپ اس قدر روتے کہ ان کے جوڑا لگ ہو جاتے۔

حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے موت کا ذکر کیا جاتا تو ان کے بدن کا حصہ سن ہو جاتا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز روزانہ رات کو علما سے موت کا ذکر سنتے اور اس قدر روتے کہ جیسے ان کے سامنے جنازہ پڑا ہو۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر مان ہے جس نے موت کو جان لیا اس پر دین کے مصائب اور غم آسان ہو گئے۔

## امام حسن کی محفل

حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم جب بھی حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو وہاں آخرت

کا اور موت کا ہی زیادہ ذکر ہوتا۔

عزیز بہنو! برے لوگ موت کو یاد نہیں رکھتے لیکن نیک لوگوں کی محافل میں موت کی یاد لازماً کرائی جاتی ہے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَ الشَّبَابِ أَهْلَ الْجَنَّةِ.

حسن اور حسین علیہم السلام جنت کے نوجوانوں کے

سردار ہیں۔

حالانکہ انہیں تو کوئی غم نہیں ہونا چاہئے۔ جنت اُن کی ہے۔ فرشتے اُن کے غلام ہیں لیکن اُن کی محفل میں بھی موت کا ہی ذکر ہوتا ہے۔ انبیائے کرام کا نورانی گروہ تو اس شان کا مالک ہے کہ کائنات میں سب سے اعلیٰ اور افضل مخلوق انبیائے کرام کی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے اور بعض کو رسالت سے سرفراز فرمایا لیکن انبیائے کرام کی محافل میں بھی موت کا ذکر ہوتا ہے۔ اولیائے کرام جو جنتیوں کا گروہ ہے۔ جو صراطِ مستقیم پر ہیں اُن کی محافل میں بھی موت کی یاد بالخصوص ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

## آخرت کی آسانی

عزیز بہنو! یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تو موت کے ذکر سے موت کی یاد سے اپنے آپ کو سنوار لیا اور کثرت سے موت کا ذکر اس لئے کیا جاتا کہ

ان کے حلقہ احباب میں بھی سب موت کو یاد رکھیں تاکہ ان کو آخرت کی تیاری میں آسانی ہو۔

## لذت سے پانی نہ پیو

آئیں موت ہی کے حوالہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک کہ سماعت فرمائیں۔

حضور فرماتے ہیں اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ موت کیا ہے اور مرنے کے بعد تم پر کیا گزرے گی تو کبھی رغبت سے کھانا نہ کھاؤ۔ کبھی لذت سے پانی نہ پیو احیاء العلوم ایک اور حدیث پاک ہے جس میں موت کی یاد کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو موت کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور موت اس پر آسان ہو جاتی ہے۔

## موت سے پہلے موت

حضرت طارق محاربی صحابی رسول فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ موت سے پہلے موت کیلئے تیار ہو جاؤ۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ موت کی یاد کو کبھی دل سے نہ بھلائیں۔

پیاری اسلامی بہنو! موت کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے کہ ساٹھ سال ہی عمر میں موت آئے گی۔ ستر سال ہی کی عمر میں موت آئے گی۔ نہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔ موت کسی بھی وقت کسی کو بھی آ سکتی ہے۔

موت نہ بچہ دیکھتی ہے۔

موت نہ جوان دیکھتی ہے۔

موت نہ بڑھا پاد دیکھتی ہے۔

عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی عمر میں کوئی بچہ ہوتا ہے مگر فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ موت بچے کو اور جوان کو بھی آ سکتی ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ موت ہمیں کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔ بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ موت کا پتہ نہیں کہ سانس لیا دوسرا سانس نصیب ہو یا نہ ہو تو جب موت ہر وقت آ سکتی ہے کہ ہمیں ہر وقت موت کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

ہمیں چاہئے کہ عبادت خداوندی میں کبھی غفلت اور سستی نہ کریں۔

ہمیں چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اپنے دل سے

جدانہ کریں۔

ہمیں چاہئے کہ چغلی اور غیبت سے دور رہیں۔

ہمیں چاہئے کہ بے پردگی اور فحاشی سے دور رہیں۔

ہمیں چاہئے کہ صدقہ و خیرات کیا کریں۔

ہمیں چاہئے کہ درود پاک پڑھا کریں۔

ہمیں چاہئے کہ برے اعمال سے دور رہیں۔

ہمیں چاہئے کہ نیک اعمال کے قریب رہیں۔ اگر ہم اچھے انداز سے زندگی گزاریں اور موت کی یاد سے کبھی غافل نہ ہوں تب ہی ہمیں ایسی موت نصیب ہو سکتی ہے جیسا کہ احادیث و اقوال میں ہے کہ جب مومن کو موت آئے گی تو اس کو کچھ تکلیف نہ ہوگی لیکن جب منافق اور کافر کو موت آئے گی تو اس پر اتنی سختی ہو جائے گی جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔

## منافق کی موت

عزیز بہنو!

جب منافق مرتا ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے۔ راولپنڈی میں مولوی غلام اللہ جب مرا تو اس کی شکل بگڑ گئی کیونکہ غلام اللہ گستاخ رسول تھا جب مرا تو اس کے گھر والوں نے اس کے منہ پر شیشہ چڑھایا اور اخبارات میں بھی خبر آئی کہ طہی وجوہات کی بنا پر مولوی غلام اللہ کا منہ نہیں دکھایا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب گستاخ رسول مرتا ہے تو اس کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ حضرت ملک الموت اس گستاخ پر اپنی قوت صرف فرماتے ہیں اور تکالیف کے ساتھ اس کی روح نکالتے ہیں یعنی عذاب اس وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور پھر اس مرنے والے کے بارے میں شاعر نے کہا ہے۔

یہ ہے میت کسی بے ادب کی  
 رحم پانے کے قابل نہیں ہے  
 ان کے دشمن پہ لعنت خدا کی  
 منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

مولوی فیض عالم خارجی جس نے امام حسین علیہ السلام کو ظالم اور  
 یزید کو حق پر کہا جب وہ مرا تو اس کی لاش گندی نالی میں جاگری اسے گولی لگی  
 تھی اور اس کا منہ غلاظت سے بھر گیا کیونکہ وہ رسول اور آل رسول کا گستاخ  
 تھا۔

## جب مومن فوت ہوتا ہے

پیاری اسلامی بہنو! جب مومن فوت ہوتا ہے۔ جب مومن کا  
 وصال ہونے لگتا ہے۔ تو اس کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ حضرت ملک الموت اس  
 طرح روح قبض کرتے ہیں کہ جیسے گلدستہ میں سے ایک پھول نہایت آہستگی  
 سے اٹھایا ہو۔ اس طرح روح قبض کرتے ہیں کہ وصال پانے والے کو  
 تکلیف کا ذرہ بھرا حساس نہیں ہوتا۔

## اللہ والوں کی موت

اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا لوگوں نے

دیکھا کہ کس شان سے اللہ کا ولی جا رہا ہے۔ مولانا سردار احمد شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو ان کے نورانی چہرے کو لوگوں نے دیکھا اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جب آپ کا جنازہ مبارک جا رہا تھا تو اللہ کی رحمتیں نازل ہو رہی تھیں۔

حضرت محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک سیدزادہ کس شان و عظمت سے اپنے نانا جان کے حضور جا رہا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہونے لگا آپ نے اپنی اولاد کو کمرے سے باہر نکال دیا اور ذکر رسول کرتے ہوئے واصل بحق ہوئے انہیں کا شعر ان کے وصال کی ترجمانی کر رہا ہے۔

بوقت مرگ بھی صائم رہے ذکر نبی لب پر  
یہی مرنا تو مرنا ہے یہی جینا تو جینا ہے

## وصال خواجہ اجمیری

اور لوگوں نے دیکھا کہ اللہ کا سچا ولی کس طرح وصال کی نعمت پارہا

ہے۔

عزیز بہنو! جس نے موت کا راز پالیا موت اس کا کچھ نہیں بگاڑ

سکتی۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال پاک



ہونے لگا تو آپ نے اپنے حجرہ مبارک سے تمام لوگوں کو نکال دیا اور ممانعت فرمائی کہ کوئی اس جگہ پر نہ آئے۔ سب حجرے کے باہر بیٹھ گئے اندر سے اس طرح کی آواز آئی جیسے بہت سے عاشقان خدا وجد کی حالت میں ہوں۔ پھر آواز بند ہو گئی۔ مریدین نے آواز دی لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا ناچار جب دروازہ کھولا تو دیکھا عطاءے رسول سلطان الہند خواجہ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو چکا ہے اور ان کی مبارک پیشانی پر یہ جملہ لکھا ہوا سب نے پڑھا۔

هَذَا الْحَبِيبُ اللَّهُ مَا تَ فِي حُبِّ اللَّهِ.

یہ اللہ کا دوست ہے اور اللہ کی محبت میں دنیا سے رخصت ہوا۔ روایات میں ہے کہ جس شب آپ کا وصال ہوا چند بزرگان دین نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرماتے ہیں میرے دین کا معین معین الدین حسن سنجری آتا ہے اور میں اس کے استقبال کیلئے آیا ہوں۔

﴿مراقبہ موت صفحہ ۵۵۰﴾

## موت کی دو اقسام

عزیز اسلامی بہنو! موت کی دو اقسام ہیں۔

نمبر ۱۔ کافر کی موت۔

نمبر ۲۔ مسلمان کی موت۔

اگر ہم مسلمان والی موت چاہتے ہیں تو ہمیں سچا مسلمان ہونا پڑے گا۔ ہمیں برائیوں سے اور نجاست سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔ ہمیں پاکیزگی حاصل کرنا ہوگی۔ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت حاصل کرنا ہوگی اور حقیقت میں یہ نعرہ اپنی زندگی کا مشن بنانا ہوگا۔

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے

اگر ہم محبت رسول دلوں میں بسالیں تب ہمیں وہ موت حاصل ہو سکتی ہے کہ جو اللہ کے بندوں کو ملتی ہے۔ اگر ہم نیکی کے راستے پر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر ضرور رحمت فرمائے گا۔ اس کی رحمت اس کے غضب پر بھاری ہے۔ ملک الموت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت سے بہت نرمی برتتے ہیں۔ ہمیں محبت رسول میں ہی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پیاری بہنو! موت کو اکثر یاد کیا کرو۔ موت کو یاد کرنے سے ہماری

اکثر واذکر ہازم اللدات الموت.

اللہ فرماتا ہے

کل نفس ذاقۃ الموت

وما علینا الا لبلاغ المبین

دوسری قرآن  
قیامت گاہ

## خطبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## قیامت کا دن

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی

پیاری بہنو! وہ دن کیسا دن ہے جس کی قسم اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

پیاری بہنو !

قیامت کا دن عجیب دن ہے اور اس دن ایسے عجائبات وقوع پذیر ہوں گے جو درحقیقت بے مثل ہیں آج میں آپ کے سامنے قیامت کا منظر قرآن پاک سے پیش کروں گی اور اس ضمن میں فرامین رسول اور اقوال صحابہ اور واقعات کا ذکر بھی آئے گا۔

میری پیاری اسلامی بہنو !

قیامت کا دن برحق ہے اور لازماً وقوع پذیر ہونا ہے۔

قیامت کا دن وسیع ترین دن ہے۔

قیامت کا دن عدل کا دن ہے۔

قیامت کا دن انصاف کا دن ہے۔

قیامت کا دن کفار کی رسوائی کا دن ہے۔

قیامت کا دن مومنین کے لئے سب سے بہترین دن ہے اس دن

کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ قیامت کے دن رب تعالیٰ کا دیدار نصیب

ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے !

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلَىٰ رَبِّهَا

نَاصِرَةٌ ﴿٢٣﴾

بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے

اپنے رب کی زیارت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی

زیارت نصیب ہونا بڑی بات ہے۔

﴿سورة القيامة﴾

## قیامت کب آئے گی

پیاری اسلامی بہنو! قیامت کب آئے گی یہ تو اللہ جانتا ہے یا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہو لیکن قیامت کے روز پیش آنے والے واقعات کی خبر قرآن پاک نے بھی دی ہے اور رسول خدا حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث طیبہ میں بھی واقعات ملتے ہیں۔

قیامت کے حوالہ سے چند باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گی اور آخر پہ یہ عرض کروں گی کہ آج ہمیں اُس دن کی تیاری کس طرح کرنی چاہیے۔

قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا۔

ارشاد ہوتا ہے!

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ .

﴿سورة الانفطار آیت ۱﴾

وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَشَرَتْ .

اور ستارے جھڑ جائیں گے۔

تو قیامت کے دن کی یہ بات بھی ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا اور

ستارے آسمان سے جھڑ جائیں گے۔

## جب آسمان پھٹے گا تو کیا ہوگا

پیاری بہنو! آج سائنس یہ کہتی ہے کہ اگر کوئی ستارہ زمین پر گر جائے تو زمین ویسے ہی نیست و نابود ہو جائے ستارے زمین سے زیادہ بڑے ہیں تو جب اتنا وسیع آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑیں گے تو وہ کیسا ہولناک منظر ہوگا۔

قیامت کے دن کی ایک نشانی یہ ہے کہ زلزلہ آئے گا اور زمین تباہ و برباد ہو جائے گی زمین الٹ پلٹ ہو جائے گی۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

﴿سورة الزلزال آیت اپارہ ۳۰﴾

جب زمین تھر تھرا دی جائے گی جیسا اس کا تھر تھرا نا ٹھرتا ہے یعنی زمین الٹ جائے گی اور جو کچھ زمین میں مُردے وغیرہ ہیں سب باہر نکل پڑیں گے۔

## اللہ کی نشانی

حدیث پاک ہے!

روایت ہے حضرت ابوزین عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں

نے عرض کی یا رسول اللہ خدا تعالیٰ مخلوق کو کیسے لوٹائے گا۔

حضور نے فرمایا کیا تم اپنی قوم کے جنگل میں خشک سالی میں نہیں گذرے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔

فرمایا جب دوبارہ گذرے تو وہ زمین سبزہ سے لہلہا رہی تھی میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا یہ اللہ کی نشانی ہے۔

فی خلقہ کذالک یحیی اللہ الموتی

اسی طرح اللہ تعالیٰ مردے زندہ فرمائے گا۔

﴿مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۵۹﴾

## پہلے حضور قبر اطہر سے تشریف لائیں گے

پیاری بہنو!

قیامت کے دن تمام مردے اپنی قبور سے نکلیں گے اور اسی حالت میں نکلیں گے جس حالت میں ان کی موت آئی ہوگی۔

ایک اور حدیث پاک میں ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلی اپنی قبر اطہر سے میں اٹھوں گا۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ اُس وقت تک اپنی قبر سے کوئی نہ نکلے گا جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہ لائیں گے۔

ہمارے آقا و مولیٰ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی الگ



شان کے ساتھ اٹھیں گے اُن کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے پھر سبھی لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے ایک روایت ہے کہ عام لوگوں کی قبروں سے جو اللہ والے نہ ہوں گے ایک ایک قبر سے ستر ستر مُردے نکلیں گے وہ منظر بھی عجیب ہوگا۔

## سورۃ تکویر پڑھا کرو

پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے جو چاہے کہ میں تصور کروں کہ قیامت کا منظر کیسا ہوگا وہ سورۃ تکویر سورۃ انشقاق کا مطالعہ کرے۔

سورۃ تکویر میں رب تعالیٰ قیامت کے دن کی منظر کشی یوں فرماتا

ہے!

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ.

جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ

پڑیں۔

﴿سورۃ التکویر آیت ۱، ۲﴾

## ورج سیاہ ہو جائے گا

قیامت کے دن سورج کو سیاہ کر دیا جائے گا جیسے بلب فیوز ہوتا ہے

کبھی رات کو آپ دیکھیں اچانک جلتا ہوا بلب ایک دم فیوز ہو جاتا ہے تو کمرے کا کیا حال ہوتا ہے بالکل یہی معاملہ ہوگا اور سورج سیاہ ہو جائے گا۔

حدیث پاک ہے !

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سورج کو قیامت کے دن سیاہ کر دیا جائے گا۔

﴿مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۷۰﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا !

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ .

جب دھوپ لپیٹی جائے یعنی جب ہم کس چیز کو کہیں رکھنا چاہتے ہیں کپڑا وغیرہ وہ پھیلا ہوتا ہے اُسے ہم لپیٹ کر نہایت مختصر کر لیتے ہیں تو ہمیں سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم دھوپ کو لپیٹ لیں گے حتیٰ کہ دھوپ ختم ہو جائے گی۔

پیاری محترم اسلامی بہنو !

قیامت کے دن کا خاص واقعہ یہ بھی ہے کہ سورج کو سیاہ کر دیا جائے

گی۔

ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے سورج کو سیاہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ

کیا کرے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں سورج کو چراغ سے

تشبیہ دی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے !

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ

فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا .

آسمان پر برج بنائے اس میں چراغ اور چاند رکھا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿سورة الفرقان آیت ۶۱﴾

وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا .

اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا۔

﴿سورة النبا آیت ۱۳﴾

جیسے ہم پھونک مار کر چراغ بجاتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے سورج کو نہیں

بجھائے گا بلکہ وہ اپنی قدرت سے امر فرمائے گا اور سورج کو سیاہ رنگ کا

ہو جائے گا لہذا قیامت کے دن امور میں سورج اور چاند کا سیاہ ہو جانا بھی

ہے۔

## صور کیا ہے

پیاری بہنو! قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا۔ صور کیا ہے؟

فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ .

﴿سورة الحاقة آیت ۱۳﴾

اور پھر جب صور پھونک دیا جائے گا۔

حدیث پاک ہے اُس کی شکل سینت جیسی ہے اور اُسے حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے جیسے طبل بجایا جاتا ہے۔

اُس کی آواز نہایت مسحور کن ہوگی اور جب لوگوں کے کانوں میں پڑے گی تو سب نہایت ذوق کے ساتھ وہ آواز سماعت کریں گے وہ آواز بڑھتی جائے گی بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ اتنی زیادہ بڑھ جائے گی کہ لوگوں کو گراں گذرنے لگے گی لیکن اُس کی آواز مزید بڑھے گی اور کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

پیاری بہنو!

صرف یہیں تک بات ختم نہ ہوگی بلکہ وہ آواز اتنی زیادہ بڑھے گی کہ سب لوگ دہشت سے مرجائیں گے۔

چنانچہ صورِ اسرافیل کا ذکر قرآن یوں فرما رہا ہے۔

فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ نَفْحَةٌ وَاحِدَةٌ.

﴿سورة الحاقة آیت ۱۳﴾

پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے

پیاری بہنو!

امور قیامت کا خاص واقعہ صورِ اسرافیل کا پھونکے جانا ہے۔

آگے ارشاد ہوتا ہے۔

وَحَمَلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً.

﴿سورة الحاقة آیت نمبر ۱۲﴾

اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعہ چور کر دیئے جائیں گے۔

محترم اسلامی بہنو!

قیامت کے دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے حدیث پاک میں

ہے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے۔

﴿قیامت کی نشانیاں ص ۱۲﴾

پہاڑوں کا زمین کے ساتھ تباہ ہو کر روئی کی طرح بن جانا اور پھر

اڑنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور اس بات کو قرآن پاک کی ۷۷ ویں

سورة المرسلات میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ .

اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں گے۔

﴿سورة المرسلات آیت ۱۰﴾

سورة تکویر میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ .

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

﴿سورة التکویر آیت ۳﴾

پہاڑوں کا غبار بن جانا اور روئی کے گالوں کی طرح اڑنا بھی امور قیامت میں سے ہے اور قیامت کے منظر میں پہاڑوں جیسی طاقتور چیز کا فضا میں اڑنا شامل ہے اور یہ بھی قیامت کے خاص واقعات میں سے ایک ہے۔ یہ وہ دن ہے قیامت جس دن ہر ہونے والا کام ہو کر رہے گا۔ ارشاد ہوتا ہے !

فِيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ .

یہ وہ دن ہے ہونے والا وقوع پذیر ہو جائے گا۔

﴿سورة الحاقة آیت ۱۵﴾

وَأَنْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ .

وَالْمَلِكُ عَلَىٰ آرْجَاءِهَا .

اس دن آسمان کا حال ایسا پتلا ہوگا کہ یہ پھٹ جائے اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے۔

﴿سورة الحاقة آیت ۱۶﴾

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَةٌ .

اور اُس دن تمہارے رب کا عرش آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائیں

گے۔

﴿سورة الحاقة آیت ۱۷﴾

آسمان کے پھٹنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ﴿تخت یا﴾ عرش فرشتے اپنے

بازوں پر اٹھائیں گے قرآن پاک نے ان فرشتوں کی تعداد آٹھ بتائی ہے۔  
وہ فرشتے کیسے طاقتور ہوں گے جو عرش الہی کو اپنے کاندھوں پر  
اٹھائیں گے۔

## فرشتوں کی ہیبت

حدیث پاک میں ہے بعض فرشتے اپنی جسمانی ساخت کے مطابق  
ایسے ہیں کہ سرساتوں آسمانوں سے اوپر ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں سے  
نیچے ہے ایک پر مشرق میں ہے تو دوسرا پر مغرب میں ہے اتنے کحیم و شحیم و ضخیم  
فرشتے ہیں تو جنہوں نے عرش الہی اٹھانا ہے وہ کیسے فرشتے ہوں گے۔

پیاری بہنو !

یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے جو اس دن وقوع پذیر

ہوگا۔

## قیامت کو جھٹلانے والا

پیاری بہنو !

قیامت کے دن کو جھٹلانے والا شخص کافر و بے دین قیامت پر یعنی

یوم الآخرت پر ایمان لانا اسلام میں داخل ہونے کا بنیادی عقیدہ ہے اسی لئے

صفات ایمان میں بھی حکم ہے۔

والیوم لاخره .

یوم آخرت پر ایمان لانا۔

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور یہ کہتے ہیں کہ یوم آخرت یعنی قیامت کا کوئی وجود نہیں وہ لوگ گمراہ ہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

الَّذِي يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ .

جو انصاف کے کو جھٹلاتے ہیں۔

﴿سورة المطففين آیت ۱۱﴾

اور سورة المرسلات میں ارشاد ہوتا ہے۔

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ

الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۵﴾

روز فیصلہ کے لئے اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے جھٹلانے

والوں کی اس دن خرابی ہے اور سورة المطففين میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ .

﴿سورة المطففين آیت ۱۵﴾

## دیدار الہی سے محروم

ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رہیں



گے یعنی قیامت کے دن جب اللہ مومنین کو دیدار عطا فرمائے گا لیکن یہ لوگ محروم رہیں گے کون لوگ۔

آگے ارشاد ہوتا ہے !

ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ .

پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

﴿المطففين آیت ۷۱﴾

پیاری بہنو !

یوم قیامت کو جھٹلانے والوں کے لئے رب تعالیٰ نے وعید فرمائی ہے جو لوگ آج تسلیم کرتے ہوئے اچھے انداز میں اپنی زندگی گزارتے ہیں وہ بعد میں بھی بہتر رہیں گے اور جوگ لوگ آج جھٹلاتے ہیں اس روز حساب کو جب اللہ تعالیٰ عدل فرمائے گا جو فیصلہ کا دن ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السُّرُورُ .

﴿سورة الطارق آیت ۹﴾

## محشر کا دن

پیاری بہنو !

محشر کا دن بہت سخت دن ہے یہ وہ دن بچس دن چھپی باتوں کی

جانچ ہوگی۔

یہ حشر کا دن ہے۔

یہ نیکیوں کے اجر کا دن ہے اور برائیوں کی سزا ملنے کا دن ہے۔  
یہ جزاء و سزا کا دن ہے اس دن بڑے بڑے معاملات ہوں گے۔  
یہ انصاف کا دن ہے۔

سورۃ الانفطار میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ

الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾

بے شک نیکو کار ضرور چین میں ہیں اور بے

شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔

يَصْلَوْنَ نَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾

انصاف کے دن اس میں جائیں گے۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾

اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٧﴾

اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن۔

ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٨﴾

پھر اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا.

جس دن کوئی جان کسی جان کا اختیار رکھے گی۔

وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے۔

﴿سورة الانفطار آیت ۱۹ تا ۱۳﴾

## مومن مسکرائیں گے

پیاری اسلامی بہنو!

یہ ہے وہ قیامت کا دن اس دن نیک لوگوں کے چہرے مسکراتے ہوں گے اور یہ بھی اُس دن کا خاص منظر ہوگا کہ جب سورج زمین کے قریب ہو جائے گا ہر طرف تپش ہوگی۔

زبانیں باہر آجائیں گی دوست دوست کو نہ پہچانے گا بھائی بھائی کو نہ پہچانے گا ہر شخص کو اپنی فکر ہوگی تو اس عجیب سے وقت میں کچھ لوگ اس لئے مسکرائیں گے کہ انہیں اطمینان حاصل ہوگا کہ ہمارا انجام الحمد للہ بہتر ہی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے!

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ

کتنے ہی چہرے اس دن چین میں ہوں گے۔

﴿سورة الغاشیة آیت ۸﴾

اور سورۃ قیامہ میں ارشاد ہوتا ہے !

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ .

کتنے ہی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔

﴿سورۃ القیامۃ آیت ۲۲﴾

پیاری بہنو !

یہ کون سے چہرے ہیں جو قیامت کے دن تروتازہ ہوں گے ان لوگوں کے چہرے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔

یہ مرسلین کے چہرے ہیں۔

یہ انبیائے کرام کے چہرے ہیں۔

یہ صحابہ کرام و آل اطہار کے رخسار مبارک ہیں۔

یہ اولیائے کاملین اور ان کے غلاموں کے چہرے ہیں۔

یہ مومنین کاملین کے چہرے ہیں جو اس دن اطمینان میں ہیں۔

جو اس دن سکون میں ہے۔

جو اس دن چین میں ہے۔

جو اس دن قرار میں ہے۔

جو اس دن خوشی میں ہے۔

جو اس دن حسین ترین جذبے میں ہے اور یہ جذبہ ہے دیدار الہی

کے حاصل ہونے کا۔

ارشاد ہوتا ہے !

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ .  
اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

﴿سورة القیامہ آیت ۲۳﴾

## دیدارِ الہی کی خوشی

پیاری بہنو ! یہ بات ہی سکون و اطمینان کے لئے کافی ہے کہ وہ اللہ جس پر ہم غیب میں ایمان لائے تھے جس کو ہم نے دیکھے بغیر سجدہ کیا جس کو دیکھے بغیر اپنی جان دے دی اور شہادت حاصل کی آج اُس خالق کائنات کے حضور ہم اس حالت میں ہیں کہ وہ ہمیں اپنا دیدار عطا فرما رہا ہے اور یہ بات ہی انہیں چین و قرار کے لئے کافی ہے۔

## دو جنتیں

میری پیاری اسلامی بہنو ! ان مبارک لوگوں اور ان کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَيْنِ .

جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو

﴿سورة الرحمن آیت ۴۶﴾

جنتیں ہیں۔

آگے ارشاد ہوتا ہے !

وہاں انواع و اقسام کے پھل ہیں ان میں چھلکتے ہوئے چشمے ہیں  
ان میں عورتیں ہیں نیک عادت کی اور اچھی صورت کی جنہیں کسی آدمی یا جن  
نے ہاتھ تک نہ لگایا۔

وہاں جنتی تکیہ لگا کر سبز پھونوں اور سفید چاندنیوں پر بیٹھیں گے۔

﴿سورة الرحمن اقتباس﴾

## جنت انعام ہے

پیاری بہنو !

اگر جنت کے خصائص بیان کرنے لگوں تو پوری تقریر ہو سکتی ہے  
لیکن صرف یہ بات عرض کر کے اپنے موضوع پر آتی ہوں کہ جنت اللہ تعالیٰ  
کے خصوصی انعامات میں سے ایک منفرد انعام ہے لہذا قیامت کے دن وہ  
لوگ نفس مطمئنہ کے ساتھ ہوں گے ان کے چہرے چمکتے ہوں گے۔

## افسردہ چہروں والے

پیاری بہنو !

قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے افسردہ ہوں گے ان کا ذکر  
بھی قرآن پاک میں ملتا ہے سورة القیامہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَجُودٌ يُؤْمِنُ بِأَسْرَةِ ﴿٢٢﴾

اس کچھ چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے۔

سورۃ الغاشیہ میں ارشاد ہوتا ہے !

هَلْ أُنْكِرُ حَدِيثَ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾

بے شک تمہارے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی۔

وَجُودٌ يُؤْمِنُ بِخَاشِعَةٍ ﴿٢﴾

اس دن کتنے چہرے ذلیل ہوں گے۔

﴿الغاشیہ آیت ۲۱ تا ۲۲﴾

## یہ کون لوگ ہیں

پیارے بہنو ! یہ وہ لوگ ہوں گے جو توحید کو جھٹلاتے اور شرک

کرتے ہوں گے۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے ہوں

گے۔

جو انبیاء کو اور فرشتوں کو جھٹلاتے ہوں گے۔

جو قیامت کے دن کونہ مانتے ہوں گے۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور ان کے خصائص کا

انکار کرتے ہوں گے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لا کر پھر ارتداد کرتے ہوں گے۔  
جو اللہ کے محبوب میں نقائص تلاش کرنے کا ناقابلِ معافی جرم  
کرتے ہوں گے۔

جو آلِ اطہار کے بغض میں ڈوبے ہوں گے۔  
جو صحابہ کرام کے بارے میں باطل نظر یہ رکھتے ہوں گے۔  
جو اللہ کی جماعت پر طعن زنی کرتے ہوں گے۔  
جو اعمالِ صالحہ نہ کرتے ہوں گے۔  
جو نماز قائم نہ کریں گے جو اللہ کے فرامین کو جھٹلائیں گے۔  
یہ سب لوگ اس دن ذلیل ہو جائیں گے۔  
قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ان کا ذکر کر کے ہمیں سیدھا  
راستہ اختیار کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے۔

## جہنمیوں کا کھانا

اسلامی بہنو!

ان جہنمیوں کو کھانا کیا ملے گا سورۃ الغاشیہ میں ارشاد ہوتا ہے!

تُسْقَى مِنْ عَيْنِ اِنِيَّةٍ ﴿٥﴾

نہایت جلتے چشمے کا پانی پلاتے جائیں گے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾



اور ان کے لئے کھانا نہیں مگر آگ اور کانٹے۔

یعنی ان کا کھانا آگ ہے اور کانٹے ہیں اگلی آیت میں ان کانٹوں

کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے !

لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ﴿٤﴾

کہ نہ فریبی لائیں گے نہ بھوک میں کام دیں گے۔

انسان کھانا دو جوہات سے کھاتا ہے ایک تو بھوک مٹانے کے لئے

اور دوسرا اپنے آپ کو فریب یعنی موٹا اور طاقتور کرنے کے لئے جو کھانا اللہ تعالیٰ

نے ان جہنمیوں کے لئے رکھا ہے۔

وہ نہ تو فریب کرتا ہے اور نہ بھوک مٹاتا ہے۔

سورة الانشقاق میں ارشاد ہوتا ہے اے محبوب ان نافرمانوں کو

بشارت دو۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ .

کہ تمہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

﴿سورة الانشقاق آیت ۲۲﴾

اور مومنین کے لئے سورة توبہ کی ۲۱ ویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے !

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ

وَجَنَّتْ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَالِدِينَ

فِيهَا أَبَدًا .

ان کا رب انہیں خوشخبری سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی۔

﴿سورۃ توبہ آیت ۲۱، ۲۲﴾

اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ملے گی ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

## قیامت میں دو گروہ

پیاری بہنو!

قیامت کے دن ساری کائنات دو گروہوں میں بٹ جائے گی۔

ایک جنتیوں کا گروہ ہوگا۔

ایک جہنمیوں کا گروہ ہوگا۔

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ .

﴿سورۃ المؤمن آیت ۷۱﴾

آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اسلامی بہنو!

تو قیامت کے خاص واقعات میں یہ بھی ہے کہ اس دن حساب و

کتاب کیا جائے گا اور ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا برے کو اس کے

جرم کی سزا دی جائے گی اور اچھے کو اس کی نیکی کا اجر ملے گا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ .

﴿سورة الرحمن آیت ۶۰﴾

نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نیکی کا بدلہ نیکی ہی سے فرمائے گا۔

پیاری بہنو !

قیامت کا دن یوم جزا ہے۔

قیامت کا دن یوم سزا ہے۔

قیامت کا دن عجیب تر بھی ہے اور حسین تر بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے !

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ .

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔

﴿سورة القيامة آیت ۱﴾

## قیامت کے دن کیا ہوگا

پیاری بہنو ! قیامت کے دن پہاڑ ذرات میں تبدیل ہو جائیں

گے۔

سورج اور چاند ملا کر بچھا دیئے جائیں گے۔

ستارے ختم کرتے دیئے جائیں گے۔

سیارے عدم ہو جائیں گے۔

قبریں پھٹ جائیں گی۔

یہ زمین ختم ہو جائے گی آسمان ختم ہو جائے گا اور اس زمین کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ چاندی کی زمین پیدا فرمائے گا اور سونے کا آسمان پیدا فرمائے گا۔

قرآن پاک کی سورۃ مبارکہ ابراہیم میں ارشاد ہوتا ہے جو ترتیب کے اعتبار سے چودھویں سورۃ ہے اس کی آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد ہوتا ہے !

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

وَالسَّمَوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ .

ترجمہ!

جس دن قیامت زمین میں بدل جائے گی

اس زمین کے سوا اور آسمان اور سب لوگ کھڑے

ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔

خزائن العرفان میں ہے۔

﴿سورۃ ابراہیم آیت ۲۸﴾

## زمین کا حال کیا ہوگا

زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کرام کے دو قول ہیں ایک یہ کہ

ان کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے یعنی زمین مسطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارات نہ بستی اور کسی اقلیم شہنشاہی کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا۔

یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں یعنی زمین یہی رہے گی لیکن دوسرا قول ہے کہ زمین و آسمان کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک چاندی کی زمین آجائے گی سفید و شفاف جس پر کبھی کوئی جرم نہ ہوگا جس پر کبھی زنا کاری نہ ہوگی جس پر چوری چکاری قتل و غارت نہ ہوئی ہوگی۔ نہ کسی کا خون بہایا گیا ہوگا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا گیا ہوگا۔

اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دونوں قول درست ہیں پہلی تبدیلی صفات کی ہوگی یعنی یہی زمین رہے گی لیکن اس پر سے تمام بوجھ ہٹا دیئے جائیں گے اور دوسری تبدیلی جو زمین کے بدلہ نئی زمین کی ہوگی یہ حساب و کتاب کے بعد کی جائے گی۔ ﴿واللہ اعلم﴾

﴿خزائن العرفان ص ۴۷۰﴾

زمین و آسمان کا تبدیل ہونا بھی امور قیامت میں سے ہے۔

## میدان عرفات میدان قیامت

پیاری بہنو!

میدان عرفات میں قیامت قائم ہوگی اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

عدالت نافذ فرمائے گا مقدمات سماعت کئے جائیں گے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے !

هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَكُمْ وَالْأَوْلَيْنَ .

یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا اور تم

سے پہلوں کو جب سب لوگ جمع ہو جائیں گے تو

اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔

﴿سورة المرسلات آیت ۳۸﴾

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ .

اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔

﴿سورة التکویر آیت ۱۰﴾

## اعمال نامہ ملے گا

پیارے بہنو! ہم نے دنیا میں جو عمل بھی کیا ہوگا اچھا ہو یا بُرا ہو

قیامت کے دن پر عمل کا بدلہ مل جائے گا اچھے اعمال والوں کو اعمال نامہ اُن

کے اُن کے دائیں ہاتھ دیا جائے گا اور بُرے لوگوں کو اعمال نامہ پیٹھ میں دیا

جائے گا۔

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿۷﴾

اور وہ جس کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ دیا جائے گا۔

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾

اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا۔

﴿سورة الانشقاق آیت ۷، ۸﴾

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾

اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

فَسَوْفَ يَدْعُوا بُرُورًا ﴿١١﴾

وہ عنقریب موت مانگے گا۔

وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿١٢﴾

اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔

﴿الانشقاق آیت ۱۰ تا ۱۲﴾

## موت نہ ملے گی

پیاری بہنو!

مجرم اس وقت موت طلب کرے گا لیکن اُسے موت نہ آئے گی اور

وہ جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ

الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

ہاں جو منہ پھیرے اور کفر کرے تو اللہ اسے بڑا عذاب دے گا۔

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾

بے شک انہوں نے ہماری طرف پھرنا ہے۔

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

اور بے شک ہماری طرف ہی ان کا حساب ہے۔

﴿سورة الغاشية آیت ۲۳ تا ۲۶﴾

جب قیامت آجائے گی تو سب کو ان کے اعمال کا بدلہ مل جائے گا۔

## قیامت دور نہیں

پیاری بہنو ! قیامت کا دن دور نہیں ہے بلکہ قریب ہے حقیقت تو یہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے جو شخص مرجاتا ہے اس کے لئے تو قیامت کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ اب وہ اچھے اعمال نہیں کر سکتا لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی مسلم ہے صدقہ جاریہ ثواب مرنے کے بعد بھی حاصل ہوتا ہے لہذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے کام کریں جن کا اجر و ثواب ہمیں بعد از وصال بھی ملتا رہے۔

## فرمانِ رسول ہے

پیاری محترم اسلامی بہنو ! میں عرض کر رہی تھی زمین اور آسمان بدل دیئے جائیں گے حدیث پاک ہے۔



وعن عائشه قالت سألت رسول الله  
صلى الله عليه وآله وسلم عن قوله يوم تبدل  
الارض غير الارض والسموات فين يكون  
الناس يومئذ قال على الصراط .

روایت ہے حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے رب تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق  
پوچھا کہ جس دن زمین دوسری زمین سے اور آسمان  
بدل دیئے جائیں گے کہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے۔  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بل صراط پر۔

﴿مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۵۸﴾

## سورج ایک میل کے فاصلہ پر

پیاری بہنو!

بل صراط پر پہنچنے سے پہلے سب لوگ سفید چاندی کی زمین میں جمع  
کئے جائیں گے جس پر کسی قسم کا کوئی نشان نہ ہوگا اور سورج کو مخلوق کے قریب  
کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ لوگوں سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔

﴿مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۴۱﴾

## مومنین سجدہ کریں گے

پیاری بہنو ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی مبارک اپنی قدرت کے مطابق کھولے گا اور اسے ہر مرد مومن اور عورت مومنہ سجدہ کریں گے۔

اور وہ لوگ رہ جائیں گے جو اسے دکھلاوے کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے۔

﴿مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۲۳﴾

## حضور کی رحمت کام آئے گی

پیاری بہنو ! اللہ تعالیٰ اس دن جلال میں ہوگا سب لوگ اُس کے حضور فریاد کرنے سے ڈریں گے اُس دن عام شخص تو ویسے ہی عام ہے انبیائے کرام بھی اللہ کے حضور بات کرنے سے ڈریں گے صرف ایک ہی ذات ایسی ہوگی جو قیامت کے دن غریبوں ناداروں اور اُن مفلسوں جن کے پاس نیکی کی دولت نہ ہوگی کام آئے گی اور وہ ہستی اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری ہستی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن گنہگاروں پر کرم فرمائیں۔

وہ لوگ جو کفر و شرک سے پاک لیکن گنہگار ہوں گے۔

وہ لوگ جن کے نامہ اعمال کے صفحات نیکیوں سے بھر پور نہ ہوں گے۔

وہ جو جرم کر کے بعد میں توبہ کرتے ہوں گے۔  
 وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے  
 ہوں گے مگر ان کے نامہ اعمال میں نمازوں کی کمی ہوگی حقوق اللہ کی ادائیگی  
 میں کوتاہی ہوئی ہوگی لیکن یہ لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں گے۔

## سب بارگاہ رسالت میں آئیں گے

پیاری بہنو!

اُس عجیب دن جب ان لوگوں کا کوئی کارساز نہ ہوگا وہ سب بارگاہ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے یا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ کے محبوب ہیں جتنی قربت آپ کو ہے اتنی کسی اور کو  
 حاصل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ آج صفت قہاری و جہاری میں ہے کسی نبی میں بھی ہمت  
 نہیں کہ سفارش کرے۔

آپ کرم فرمائیں آپ کی کوئی بات اللہ تعالیٰ رو نہیں فرماتا چنانچہ  
 قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شان محبوبی اور ناز کے ساتھ  
 بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو کر سجدہ فرمائیں گے۔ حدیث پاک ہے۔

میں اُس وقت تک سجدے سے سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک میرا ایک

بھی گنہگار اُمتی بخشا نہ جائے گا۔

# اللہ حضور کی رضا چاہتا ہے

اللہ تعالیٰ کہے گا میرے پیارے محبوب سر اٹھائیے جو آپ چاہتے ہیں ہم آپ کی کسی بات کو رد نہیں فرمائیں گے۔

ہم آپ کو مقام محمود عطا فرماتے ہیں آپ اس پر جلوہ افروز ہوں گے ہم آپ کو راضی کریں گے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى .

﴿سورة النضحیٰ آیت ۵﴾

## حمد کا پرچم حضور کے ہاتھ میں

پیاری بہنو !

قیامت کے اس ہولناک دن میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا اظہار مقام محمود عطا فرما کر فرمائے گا پھر کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام محمود پر تشریف فرما کر اپنے امتیوں کی بخشش فرماتے جائیں گے۔

اور الحمد کا پرچم حضور کے ہاتھ میں ہوگا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے آپ کے غلام آپ کے صحابہ آپ کے امتی آپ کی شان و عظمت دیکھ کر خوش ہوں گے اُس دن امت محمدیہ کا معاملہ دیکھ کر انبیاء بھی کہیں گے کہ کاش ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہوتے اللہ تعالیٰ انبیائے کرام کو بھی شفاعت و سفارش کا

اختیار فرمائے گا کہ اپنے ماننے والوں کی شفاعت کرو۔

## یہ اللہ کا انعام ہے

میری پیاری اسلامی بہنو!

ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ انعام ہے کہ ہمیں اُس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں پیدا فرما کر ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے کہ اُس ہولناک وقت میں اُس میدانِ حشر میں۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن  
خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا  
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے  
سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا

پیاری بہنو!

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میزان پر اپنے گنہگار اُمتوں کی نیکیاں زیادہ فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن مسلمان گنہگاروں کے فدیہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جہنم میں داخل فرمائے گا اور مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا۔

اور پھر اس مقام اُس باغ جسے جنت کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام دائمی زندگی رہیں گے اور مشرکین و کفار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھنے والے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ابلیس کو جہنم

میں داخل کیا جائے گا۔

## حضور کا کرم ہوگا

پیاری بہنو!

قیامت کا دن خواہ کتنا گرم ہوگا لیکن جب اللہ کی رحمت بھری ہو، ہم مسلمانوں کو ملے گی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم حاصل ہوگا حضور کا سہارا ہوگا تو گرمی ٹھنڈک میں بدل جائے گی۔

تلخی حشر کیا ہم کو تڑپائے گی  
خود ہی قدموں میں جنت چلی آئے گی  
بات بگڑی ہوئی سب کی بن جائے گی  
بس تیرے نام کا آسرا چاہیے  
میری پیاری اسلامی بہنو!

موت کچھ بھی نہیں موت سے کیوں ڈروں  
ایک جاں کیا فدا لاکھ جانیں کروں  
روز مر کر جیوں روز جی کر مروں  
پر مدینہ میں صائم قضا چاہیے  
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقہ سے ہمیں جنت عطا فرمائے گا۔

خَالِدِیْنَ فِیْهَا .

﴿سورة البینة آیت ۸﴾

اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو قیامت کا دن تمام عجائبات کے باوجود  
 ہمارے لئے ایک اچھا پیغام لے کر آئے گا ایک خوشخبری لے کر آئے گا۔  
 اس دن ہمیں سرکارِ مدینہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔  
 خوشی نہ کیسے مناؤں میں حشر میں صائم  
 میرے رسول کی تقریب رونمائی ہے

## ہماری بھی ذمہ داری ہے۔

پیاری بہنو ! گو ہم پر سرکارِ مدینہ کی نوازشات ہیں اور ہوں گی  
 لیکن ہم پھر بھی کچھ فرائض ہیں ہم پر بھی ذمہ داریاں ہیں اگر ہم چاہتے ہیں  
 کہ یومِ قیامت ہمیں سُرخ روئی حاصل ہو اور رب کے سامنے ہم سفید چہرے  
 والوں میں شمار ہوں تو اس کے لئے ہمیں اپنی اصلاح کرنی پڑے گی قرآن  
 پاک پر عمل کرنا پڑے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی محبت اپنے دل میں رکھنا ہوگی  
 آل اطہار کا پیارا اپنے سینے میں رکھنا ہوگا۔

نیک اعمال کرنے ہوں گے اور سب اعمال کی جان عملِ عشقِ رسول  
 ہے اس کو اپنانا ہوگا حضور کا عشق ہی تمام ظلمت کدوں میں نور بکھیر سکتا ہے۔  
 اپنے دل کے اندھیروں میں عشقِ رسول کی شمع جلائی ہوگی۔

ہماری پیشانیوں پر رب کے آگے کئے گئے سجدوں کے نشان ہونے

حائیں۔

ہماری زبان پر اللہ کا ذکر ہونا چاہیے۔

ہماری زبان پر اللہ کے رسول کی نعت ہونی چاہیے،

ہماری زبان پر اللہ اور اُس کے رسول کی آل پر درود ہونا چاہیے۔

ہمارے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ہونی چاہیے۔

اگر یہ اعمال ہمارے ساتھ ہوں تو ہمیں قیامت کے دن کا خوف

نہیں ہو سکتا یہ دن ہمارے لئے بہار کا دن ہوگا قرار کا دن ہوگا اور دیدار الہی کا دن ہوگا۔

محترم اسلامی بہنو !

اس کی تیاری ابھی سے شروع کر دی جائے اپنے اعمال کو درست

رکھو اور ایمان بالرسول حقیقی پر اختیار کرو تا کہ عالم برزخ میں بھی کامیابی ہو اور

عالم حشر میں کامرانی حاصل ہو اور اس عظیم دن جس کی قسم اللہ فرما رہا ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ .

﴿سورة القیامۃ آیت ۱﴾

ہماری نجات ہو اور ہمیں لواء الحمد کا سایہ نصیب ہو۔ جام کوثر عطا ہو

اور جنت میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو۔

دُعا ہے قیامت کا دن ہماری کامیابی کا مبارک دن بنے کہ یہ دن

بہت سخت ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی سختی سے محفوظ و مامون فرمائے۔

﴿آمین﴾

وما علینا الا البلاغ المبین





محترمہ ساجدہ بیٹول کی دیگر تصنیفات

خاتون کیلئے  
دلگشاہی

معلمات مبلغات و طالبات کے لئے تقاریر کا مجموعہ

خاتون کی محفل مسلاہ

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سچ کئے  
دروا کرنے اور فکر کو طاقت پر اڑانے والا نسخہ کمینا

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی  
واحد منفرد شرح  
العروف

حجۃ الاسلام

تاریخ و بیانیہ  
تعمیراتی

تعمیراتی

جامعہ المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول

الاسلامیہ

ادارہ اللہ تعالیٰ مع الیہ وبارک ایاامہ ویکالیہ

شعبہ  
لاہور  
اردو بازار لاہور

زبیہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول، ایم۔ اردو بازار لاہور  
فون: 042-7246006

عبیر برادرز